قال رسول اللہ صلعم اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم
نسخہ لاجواب عجالہ انتخاب مخزن اسانید معتبر شیعون کے اقوال کی تردید موسوم بہ
الضرب المنکر
مصنفہ مولوی حاجی سید قسیم الدین احمد صاحب متوطن موضع اندس ضلع سارن
مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بہزاران خوبی طبع ہوا

اطلاع ۔ اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب متفرقات دینیہ اردو وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو ۔

کتب متفرقات دینیہ اردو

شبیہ احمدی ۔ سراپاے خاتم المرسلین کا بیان مولفہ جمال الدین حسن خان ۔

مثنوی لائر ۔ دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علی خان ۔

دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الاطہار فی احوال سید الابرار ۔ مولفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی ۔

اسرار کربلا ۔ حالات معرکہ کربلاے معلے مولفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی ۔

مہر نبوت ۔ نعت پیغمبر مین تصنیف نواب محمد مردان علی خان نظام ۔

رموز القرآن ۔ اوقات قرآن کا بیان مولفہ مولوی محمد حسین علی ہاتفی شاہجہان پوری ۔

آثار محشر ۔ علامات قیامت کا حال ۔

صبح کا ستارہ ۔ حالات بہشت و دوزخ و قیامت مولفہ مولوی عباس علی ۔

قیامت نامہ ۔ بہشت نامہ ۔ مولفہ مولوی فیاض الحق ۔

آثار قیامت ۔

اکسیر ہدایت ۔ ترجمہ کیمیاے سعادت مترجمہ مولوی فخر الدین ۔

مذاق العارفین ۔ ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد ترجمہ مولوی محمد احسن صاحب ۔

ہدایۃ الکونین ۔ الی شہادۃ الحسنین ۔ مولفہ ابو الخیر مولوی معین الدین مشہدی ۔

تحفہ درود ملقب بتحبیر الکلام ۔ مولفہ مولوی منظور احمد ۔

رسالہ کسب الانبیا مصنفہ مولوی ظہور الحق ۔

شجرہ طغراے اسمای دوازدہ امام علیہم السلام از صنعت کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی ۔

مولد شریف منظوم ۔ از مرزا علی بہادر ۔

اغلاط نامہ کتاب مستطاب الضرب المنکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ٹیٹل و لوح	۴	موضع اندر ضلع سارن	موضع بہپورہ ضلع پٹنہ
۳۲	۱۶	الحمد للہ	الحمد اللہ
۳۹	۸	ترجمہ	ترجمعہ
〃	۲۱	غلطی	غطلی
۴۰	۲	ترجمہ	ترجمعہ
۴۲	۶	پوچھتے ہین	پوچھتے ہین
۴۳	۲	〃	〃
۴۶	۱۹	شیعہ	شیعہ
۴۷	۲	〃	〃
۵۰	۱۱	ودونہ خرط القتاد	ودونہ خرط القتاد
〃	۱۹	کسی لقب	کس لقب
۵۲	۱۹	ذہن	ذہن
۸۳	۱۹	اتول	[illegible]
۹۷	۱۳	اُخری	[illegible]
۱۱۳	۱۵	اُلسٹھ کاپچھو	[illegible]
۱۲۰	۸	تفصیل اسکی یہ ہے کہ	[illegible]

قال رسول اللہ صلعم اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم
نسخہ لاجواب عجالہ انتخاب مخزن اسانید معتبر شیعون کے اقوال کی تردید موسوم بہ
الضرب المنکر
مصنفہ مولوی حاجی سید فسیم الدین احمد صاحب متوطن موضع اندس ضلع سارن
مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکھنو مین بہزاران خوبی طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شئی وہو السمیع البصیر خالق کل شئی وہو علی کل شئی قدیر - الذی جعل طاعتہ واجبۃ علی العباد فقال فی کتابہ المجید وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون وان من شئی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون - ولم یجب علیہ شئی فقال عز من قائل لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون وہو الذی ہدانا الصراط المستقیم صراط الذین انعم علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین ونجانا من النصب والرفض والتشبیہ والتعطیل والاعتزال والارجاء والجبر والقدر وغیرہا من البطالات بلطفہ العمیم وفضلہ المتین - وہو الذی ارسل الینا رسلا مبشرین ومنذرین - وجعلہم ائمۃ یہدون وانزل علیہم الکتب ہدی للمتقین المستعدین للوصول الی منازل الیقین لعل الامم بہا یہتدون وخص من بین الرسل الکرام والانبیاء العظام حبیبہ ورسولہ الذی صلی اللہ علیہ وسلم لولاہ لم تخرج الدنیا من العدم من ہو نورہ مظہر انوار التجلیات ومنبع اسرار الخفیات - وبہ اظہر اللہ العالم وجعلہ سابقۃ النبوۃ والرسالۃ وشہد علیہ بانہ خاتم النبیین ورحمۃ للعالمین وشفیع للمذنبین وسید ولد آدم اجمعین - وجعل امتہ

خیر امم الماضین۔ ووعد اصحابہ الکرام خصوصاً منہم الخلفاء الراشدین بالاستخلاف فی الارض
بعد النبی الکریم۔ وتمکینہم علی الدین المرضی القویم۔ وتبدیل خوف من الامن وان یعبدوہ ولا یشرکوا
بہ شیئاً الی یوم الدین ورضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک الفوز المبین۔ فانجز وعدہ ولا یخلف اللہ المیعاد
فسبحان ربک رب العزۃ عما یصفون۔ وسلام علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العالمین۔ والصلوۃ
والسلام علی خیر خلقہ سیدنا محمد ن المصطفیٰ افضل الانبیاء المرسلین۔ وحبیب رب العالمین
الذی قال مثل اہلبیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق۔ واصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔ وانی تارک فیکم الثقلین ان تمسکتم بہا لن تضلوا بعدی احدہما اعظم من الآخر
کتاب اللہ حبل الممدود من السماء الی الارض وعترتی اہلبیتی لن تفرقا حتی یردا علی الحوض۔
انظر کیف تخلفونی فیہما فبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بہذہ الاحادیث الثلاثۃ
ان الشریعۃ کالبحر لا یمکن عبورہا بغیر اتباع القرآن علی تفسیرہا التی ثبتت بالتحقیق من الصحابۃ
العظام واہلبیتہ الکرام۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین فتبین بہذا ما قال اللہ تعالیٰ فی شانہ العظیم
بالمؤمنین رؤف رحیم۔ وجعلہ اللہ سراجاً منیراً وانزل علیہ نوراً مبیناً فصار النا امامین فی کل حین
واوان وکل مکان وزمان۔ لانہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نبی آخر الزمان۔ وکتابہ آخر ما انزلت
من الملک المنان ما جعل اللہ بہ اتباعہما موقوفۃ ومقیدۃ بزمان دون زمان بل ہی الآن کما کانت
من وقت البعث متزایدۃ فی کل مکان۔ ولما کانت الہدایۃ واحدۃ فہما الامام لا الامامان ونبینا
وشفیعنا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم امام الانبیاء والمرسلین فقال کنت نبیاً وآدم بین الماء
والطین۔ وعلی آلہ واصحابہ ہداۃ الاسلام ودعاۃ الانام لاسیما الخلفاء الراشدین وتابعیہم وتبع
تابعیہم الی یوم الدین خصوصاً منہم الاربعۃ المجتہدین الائمۃ المتقین رضوان اللہ علیہم اجمعین وصلی اللہ
علی سیدنا محمد ن النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واولیاء امتہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً
اما بعد امیدوار رحمت غفار صمد سید قسیم الدین احمد رضوی حنفی قادری شمسی مغفرت کرے اللہ تعالیٰ
اسکی اور اسکے اسلاف کی خدمت میں منصفین حق پسند کے التماس کرتا ہے کہ حضرات علما سے

شیعہ ہداہم اللہ زمان کثیر سے علماء اہل سنت وجماعت کثرہم اللہ سے دست وگریبان ہوئے
بمصداق آیت کریمہ۔ ان الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا۔ تفریق جماعت مین انکی سعی ہے مین لیکن
بقول مخبر صادق۔ ید اللہ علی الجماعۃ یعنی ہاتھ خدا کا جماعت پر ہے جسکا محافظ خدا ہے پاک
ہو اسکو مقابلہ سے اہل بطالات کے کیا باک ہو۔ برابر اہل حق یعنی علماء اہل سنت و جماعت
کے زبر ہی رہے ہین چنانچہ شاہد عدل اس قول کا رسالہ نصیحۃ المومنین وفضیحۃ الشیاطین
الملقب بہ تحفۂ اثنا عشریہ ہے کہ تصنیف لطیف خاتم المحدثین والمفسرین مولانا عبد العزیز دہلوی
علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ہے۔ اگرچہ مقابل مین اسکے مومن جائسی ونقال کشمیری و موارم۔ و
تزہۃ اثنا عشریہ مین ہرزہ درائی کر گئے ہین مگر خاک آفتاب پر ڈالنے سے کیا روشنی اسکی چھپتی ہے
خود منہ کی کھا گئے۔ اور فاضل ملتانی رحمہ اللہ نے تنبیہ السفیہ و مولانا رشید المتکلمین انار اللہ برہانہ
نے رجوم الشیاطین مین خوب ہی انکی تنبیہ وتادیب کی اور انکو ذلت فاش دی۔ اسپر بھی سر
بگریبان ہوئے وفرزند مومن جائسی نے بحکم ؎ اگر پدر نتواند پسر تمام کند ؛ تشئید المبانی
وطعن الرماح۔ وغیرہما سے بنائے عناد اسلام کی قائم کی مگر امام المتکلمین مولانا حیدر علی حاجی
حرمین شریفین مصنف منتہی الکلام۔ وازالۃ الغین وغیرہما و مولانا لطف اللہ مصنف تفسیر
مظہر العجائب ورقیقاب وغیرہما رحمہما رب المشرقین والمغربین نے نقض الرماح فی کید النباح
وطعن اللسان وغیرہما سے بیخ وبنیاد اسکی کھود ڈالی لیکن بنائے مذکورہ سے ایک خشت شکستہ
خشتک استقصار الافحام کے ذریعہ سے صاحب فاروق الاکبر علی اظہر کے ہاتھ لگی کہ اسی مادہ سے
اسنے بنائے فاسد علی الفاسد قائم کرکے اہل حق کو دھوکا دینے کی فکر کی الا بحکم محکم ان الباطل
کان زہوقا یعنی باطل تحقیق گم ہونے والا ہے بقول شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ ؎
کس نیاید بزیر سایہ بوم ؛ ور ہما از جہان شود معدوم ؛ کوئی دام مین اسکے نہ آیا اور قادر
توہی نے استیصال کا اسکے سامان کر دیا اور ایک بندہ ضعیف کو قوت دے کر مستعد کیا کہ
اس بنائے اوہن البیوت کبیت العنکبوت کو منقلب علی اوبار وادبار کرے۔ اور

بانی کو آسکے ہدایت طریق حق کی آراستہ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بہادر سجادہ برابر
مجمع الطاف منبع اوصاف معدن اخلاق پسندیدہ مخزن خصائل برگزیدہ منبع جود و سخا
سرچشمہ کرم و عطا جیحون علم سیحون فضل مقبول حضرت حق بہادر مولوی شیخ محمد عبدالحق سلمہ
رب الفلق ابن الامیر الکبیر مولوی محمد عبدالحی ادام اللہ مجدہ وحفظہ من آفات الثقلین ابن
الحاج البار مشہور فی الآفاق صاحب الجود والاخلاق مولوی قاضی رمضان علی غفر ذنوبہ
الخفی والجلی ساکن موضع سلطان پور پرگنہ آندر ضلع سارن عرصہ دو ماہ کا ہوا کہ ایک
رسالہ ابتر مسمی بہ فارق الاکبر بین عارف الامام والمنکر پاس اس ضعیف عباد المالک
یوم التناد کے لائے اور خواستگار ہوئے کہ اہل حق کی موافقت تا بلد ازراہ تالیف اس
رسالہ ابتر کی تمام تر ظاہر کی جاوے کہ کوئی اہل حق اسکے دام مکر مین نہ آجاوے اور
جوابات کلہ شکن ایسے دیے جاوین کہ بار دیگر ان مولیان ادبار سے کوئی شپرچشم مقابل
تاب آفتاب کے نہ آجاوے بلکہ وہ اپنے خانہ تاریک ہی مین بعافیت بسر کرین اور
اہل حق کو ایذا نہ دین چونکہ اس فقیر کو [illegible] ہر گونہ مناظرہ
بالفعل عنقا صفت مفقود و [illegible] ہے اول انکار کیا مگر بسبب خاطر داری بہادر موصوف
کی غرض بھی خصوصاً جبکہ انھون نے مذہب حق کی [illegible] ہمت کی باندھی ہے
خداے کریم انکو اجر عظیم عطا کرے اور [illegible] خیر کی علی الدوام ہمت فرماوے واسطے
انجاح مرام انکے بدل مستعد ہوا اور رسالہ مذکور کو بنظر غور دیکھا ظاہر مین رسالہ مختصر
نظر آیا لیکن باطن مین تحریفات و لغویات و افترا [illegible] و جہالات
کا دفتر سراسر پیش نظر ہوا فی الواقع مولف [illegible] مسیلمہ کذاب
و ابن سبا مرتاب کی بھی ناک کاٹی اور یہ رسالہ ابتر لکھکر جہالت کو اپنے مشتہر و
طشت از بام کیا۔ اگرچہ نابلدان مذہب مین اپنے نام کیا۔ الا علماے [illegible] استعداد
اس مذہب کے بھی کبھی اس رسالہ ابتر کو پسند نہ کرینگے۔ بجاے آفرین کے نفرین کل

ہوشمند کرینگے۔ ہر عاقل اسکو رائے سلیم سے اپنی بشرط دیکھنے رسالۂ مزبورہ کے تسلیم
کریگا۔ کہ مولف متعسف کو نحو و صرف کی بھی استعداد نہیں ہے شاہد اس قول کا تسمیہ رسالہ اتبر
بفاروق الاکبر میں عارف الامام والمنکر ہے کہ اسمیں نقول کسے خود غلط انشا غلط املا غلط
حضرت مولف متعسف ایک دو خطا سے تو متجاوز ہوگئے ہیں انسے دریافت کرنا چاہیے
کہ اسمیں قافیہ کا بھی لحاظ ہے یا انکا قافیہ تنگ ہوگیا منکر بکسر کاف صیغہ اسم فاعل معطوف
عارف الامام ساتھ اکبر بفتح البا صیغہ اسم تفضیل کے کیونکر ہم قافیہ ہوسکتا ہے۔ شاید
مولف متعسف انی سمشتم کے عموم میں اکر واسطے قافیہ بندی منکر بکسر کاف کے زیر و زبر
اکبر مقولہ اپنے میں تمیز نہ کرسکا اور بے بصری میں زیری کو اختیار کیا اگرچہ خلاف قواعد
صرفیہ ہوا حتی کہ جائے خندہ ہر ابجد خوان علوم عربیہ ہوا۔ مگر مولف متعسف عامل مثل مشہور
ہوا کہ گند جھک با خشکہ اگرچہ گندہ است ایجاد بندہ است لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسی علم پہ
حضرت کو تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے سچ ہے سہ گر ہمین مکتب ست و این ملا۔ کار
طفلان خراب خواہد شد۔ یہ تو انکی پہلی خطا ہے علم صرف میں اور دوسری خطا کہ نحوی ہے
اور انسے صادر ہوئی یہ ہے کہ موصوف و صفت میں خیال تعریف و تنکیر کا نہ کیا لفظ اکبر معرف
باللام کیا اور اسکے موصوف میں سے حرف تعریف کو حذف کر گئے یہ نادانی کا کام کیا اگرچہ
عم بزرگوار انکے اپنی تقریظ میں کہ اسی رسالہ اتبر پہ دس گیارہ سطر بطور تبرک دست مبارک سے
اپنے لکھ گئے ہیں خواہ بیداری یا غفلت میں ہو اصلاح خطائے ثانی کی کر گئے ہیں مگر غلطی
اولی میں وہ بھی گرفتار ہیں اور الزام اول کے زیر بار ہیں۔ اور وقت تفصیل خطا سے
مجمل انکے ظاہر ہوگا کہ وے بھی اپنے برادر زادہ کے ہم قطار ہیں اور کس قدر متحمل
اور زیر بار ہیں کہ ناصح برادر زادہ نافہم انا انجام کار ہیں اور تیسری خطا کہ خطا ئے منکر
اور حابط اعمال حسنہ مولف متعسف رسالہ اتبر ہے محصل تسمیہ رسالہ علی اظہر اعنی فاروق
الاکبر میں عارف الامام والمنکر ہے۔ صاحبان عقل ودانی و فہم کامل خوب واقف ہیں کہ اس

خطاے ثالث ثلاثہ میں صرف مولف منصف ہی خطاوار نہیں بلکہ اسلاف سعدن اختلاف اسکے بھی طعن ولعن کے سزاوار ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علیکم وعلی شرکم وادا کم انتہی یعنی جب دیکھو تم اُن لوگون کو کہ بُرا کہتے ہوں اصحاب کو میرے پس کہو تم لعنت خدا کی تم پر اور شرارت وانیدا پر تمھاری انتہی سچ کہا ہے کسی نے کہ دشنام نہ بہ بیکہ طاعت باشد مذہب معلوم واہل مذہب معلوم اس فرقہ سبابیہ رافضہ کو خدا کا کچھ خوف ودہشت نہیں رسول کی ذرہ برابر محبت نہیں جن لوگون کے زور تلوار نے اسلام کا نام بلند کیا اور کوشش بلیغ نے آنکی ارکان دین کو ارجمند کیا چاردیواری ایمان کی جنکی قوت سے قائم ہوئی۔ بناے ذکر کلمہ طیبہ کی جنکی ذات سے دائم ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنکی محبت کو اپنی محبت فرماتے ہیں اور آنکی عداوت کو اپنی عداوت قرار دیتے ہیں چنانچہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوہم غرضا من بعدی من احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم انتہی یعنی ڈرو اللہ سے شان اصحاب میں میرے نہ بناؤ اُنکو دشمن بعد میرے جو دوست رکھے اُنکو پس میری محبت سے دوست رکھتا ہے اُنکو اور جو بغض رکھے اُنسے پس میرے بغض کے ساتھ دشمن رکھتا ہے اُنکو۔ انتہی۔ اُنکو یہ مقلدین ابن سبا برا کہتے ہیں وکلمات لایعنی شان میں اُنکی استعمال کرتے ہیں قولہ تعالی کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا انتہی یعنی فرمایا خداے تعالی نے بڑا ہے کلمہ کہ نکلتا ہے منھ سے اُنکے نہیں بولتے وے مگر دروغ انتہی افترا پردازی کو ... قید شیعہ خصوصاً مولف منصف رسالہ ابتر کے خیال کرنا چاہیے کہ دو اعتراض مخدوش ایک اہل علم نے فرقہ حق اہل سنت وجماعت سے وارد کیا جب جواب باصواب پایا جواب اعتراض دوم کے بارے سے سر نہ اُٹھا سکا وبقول محقق دروغ گو را حافظہ نباشد جواب مذکور کو نسیاً منسیاً کر گیا اور جواب اعتراض اول کے ابطال میں عادت جبلی وشرارت ذاتی کو اپنی دخل دیا یعنی طعن وتشنیع

اور زبان درازی حضرت میں اجل اصحاب نبی امین وسلف صالحین کے شیوہ اپنا اور
تحریف کلام مجید واقوال متقدمین کو پیشہ اپنا کیا اور کیون نہو راس رئیس اس فرقہ شنیعہ کا
عبد اللہ ابن سبا صنعانی اخبث محرفین سے تھا کہ جنکی شان میں خدائے عز وجل اپنے
کلام پاک مین فرماتا ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ یعنی یہودیان تحریف کرتے ہین کلمون کی
جگہون سے انکی خیر وے تو یہود جو دتھے بعد آنکے باعث تقلید ابن سبا نامسعود کے یہ
فرقہ شنیعہ بھی محرف عنود ہوا چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ عند التفصیل حال اضلال و تضلیل ظاہر
ہو گا۔ آمدم برسر مطلب انکہ جب مولف متعسف تسمیہ رسالہ ابتر مین اپنی حد سے متجاوز ہوگیا
اور یہ نام اختراع کیا کہ شیطان الطاق و زرارہ کے (جو اشر من الیہود والنصاریٰ ہیں بقول ائمہ
حضرات آئمہ معصومین رضی اللہ عنہم کے) وہم و گمان مین بھی نہ آیا ہو گا اور شیخ صدوق و شیخ
حلی کے کان نے بھی یہ نام نہ سنا ہو گا پس بمصداق آیہ کریمہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا۔ یعنی
بدلا بدی کا مثل بدی آسکے ہے بمصداق مصرع بدی را بدی سہل باشد جزا۔ اور بمفہوم شیخ
کے نکوئی با بدان کردن چنان ست * کہ بد کردن بجائے نیکمردان * نام اس رسالہ
وافیہ کا بلحاظ نیہ کاکہ مودب مولف متعسف رسالہ ابتر ہے۔ الضرب المنکر علی فرق الاحمر
رکھا گیا اگرچہ تکلم بہ کلمات غیر مہذبانہ طریقہ اپنا نہیں لیکن الضرورات تبیح المحظورات
کلوخ انداز را پاداش سنگ ست * اصل مطلب تحریر رسالہ ہذا سے یہ ہے کہ مولف متعسف
بعد مطالعہ اسکے طریق حق کو اختیار کرے۔ اور ایذا دہی سے اہل حق کی احتراز کرے
اور سب و شتم سے مومنین صالحین کی زبان اپنی روکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے سباب المومن فسوق یعنی برا کہنا مومن کو فسق ہے اور فرمایا خدائے علیم نے کتاب
کریم مین بئس الاسم الفسوق بعد الایمان * ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون۔ یعنی
برا ہے نام فسق بعد ایمان کے اور جو نہ توبہ کرے پس وہی لوگ ظالمین ہین۔ ربنا افتح
بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین واجعل الفرق الباطلۃ الی الصراط المستقیم

شارعین واجعلنا واخواننا من عبادک الصالحین واجعل رسالتنا ہذہ مقبولۃ عند عبادک

المقبولین وان رد الفاسطون فانت احکم الحاکمین واجعل کائدہ غیرنا فقۃ بفضلک

المبین یا ارحم الراحمین ووفقنی للخیر وباعدلی عن الشر واحفظنی من الآفات والبلیات

اعنی فی الدارین وکن لی معیناً فی الکونین یا موفق یا مہیمن یا حفیظ یا معین وآخر دعوانا

ان الحمد للہ رب العالمین وسلام علی المرسلین وعلی عبادہ الصالحین الآن اشرع

فی المقصود مستعیناً باللہ المعبود انہ مفیض الخیر والجود۔ واضح راے ارباب عقل سلیم وفہم

مستقیم ہو کہ جس وقت اس اضعف العباد نے رسالہ ابتر مذکورۃ الصدر کو سراسر

دیکھا جواب مجیب مصیب میں سے کہ جواب میں سوالات سائل کیئب کے ہے اور لگا

اسی قدر عبارت کو مولف متعسف نے لکھا ہے اور اسپر اعتراضات کیئے ہیں کہ جواب

خدشۂ اول انتہی اس عبارت کے دیکھنے سے شک گذرا کہ مولف متعسف نے یہان پہ

طریقہ اسلاف معتدین اختیار کی اپنے اختیار کیا ہے اور رواد تحریفا کی دی ہے چنانچہ

ہرگاہ ہر ادر یجان ہرابر باعث تردید رسالۂ ابتر اعنی برادرم مولوی محمد عبدالحق سلمہ اللہ

الاکبر نے اصل جواب مجیب مصیب کا نوشتہ دست خاص مجیب مصیب میرے پاس

بھیجا صاف روشن کالشمس فی نصف النہار ہو گیا کہ مولف متعسف محرف بعدیل

او متعسف بے مثیل ہے الغرض ایسی حالت میں اول نقل کرنی اصل عبارت جواب

مجیب مصیب کی ضرور ہوئی تاکہ تحریف مولف متعسف ظاہر اور نیز اس کے بیچ سے آپکے شخص کا سر ہو جاوے

نقل عبارت مجیب مصیب مغفرہ اللہ در جواب سوال سائل کئیب بہ الاامر بالحدیثہ بالا رسیدہ

حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ یہ حدیث فریقین ہے اسمین کچھ شک

نہیں ہے پس اب بتائیے کہ آپ لوگ کا امام زمانہ کون ہے بیان فرمائیے جبکہ امام زمانہ

آپ کا کوئی ہوا اور بغیر پہچانے ہوئے امام زمانہ کے مرگئے تو موت آپ کی جاہل کی ہوئی

اور جاہل کے واسطے نہیں ہے مگر جہنم + اور حدیث صحابی کی صحاح ستہ مین آپ کی موجود ہے

مگر یہ نہین اس وقت بخوبی معلوم ہو کہ صحیح مسلم یا بخاری مین ہو اس حدیث کا کوئی انکار نہین کرسکتا ہے۔ اور حدیث اوپکی صحیح مسلم صحیح بخاری ورواور کتاب مین بھی موجود ہو واضح رہے نحل دبل جواب خدشۂ اول۔ قولہ من مات الخ۔ اقول ترجمہ اسکا یہ ہو کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اسنے اپنے زمانہ کے امام کو مرا مانند موت اہل جاہلیت کے قولہ یہ حدیث فریقین ہو الخ اقول ہم انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب امام زمانہ کو بتا وینگے اور اس حدیث کا جواب شافی دینگے لیکن باقرار آپہی کے ثابت ہو کہ یہ حدیث آپ کے یہان بھی ثابت ہو اب ہم استفسار کرتے ہین کہ آپ امام زمانہ کو پہچانتے ہین یا نہین اگر نہین پہچانتے۔ اور بغیر پہچانے ہوے امام زمانہ کے مرے تو موت آپ کی مثل موت اہل جاہلیت کے ہوئی اور آپ خود مقر ہین کہ جاہل کے واسطے نہین ہو مگر جہنم اور اگر پہچانتے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ وہ کون ہین ائمہ اثنا عشر ہین یا سوا انکے اگر سوا انکے ہین تو یہ ممکن نہین کس واسطے کہ امامت آپ کے یہان منحصر ہو ائمہ اثنا عشر ہین پس غیر انکا امام زمانہ نہین ہوسکتا اور اگر ائمہ اثنا عشر ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ گیارہ امام سابقین سے ہین یا امام مہدی آخر الزمان لیکن شق اول پس باطل ہو اس واسطے کہ زمانہ ائمہ احد عشر اولین منقضی ہوچکا پس انہین کا کوئی اب امام زمانہ نہین ہوسکتا۔ باقی رہی شق ثانی وہ بھی ممنوع ہو اس واسطے کہ اگر مراد امام مہدی آخر الزمان ہون تو ضرور ہو آپ پہ اثبات انکے وجود کا اسواسطے کہ وجود اصل ہو اور معرفت فرع اور وجود فرع کا بدون اصل کے ممکن نہین و ورنہ خرط القتاد۔ اور اگر فرض کیا جاوے وجود امام مہدی کا پس ہم آپ سے استفسار کرتے ہین کہ امام موصوف کی صورت و شکل کیسی ہو اور قد کتنا بڑا ہو اور داڑھی کیسی ہو اور کتنی بڑی ہو اور رنگ آپ کے بدن کا کیسا ہو اور کب پیدا ہوے اور کہان پیدا ہوے اور بالفعل کہان ہین و قس علی ذلک غیرہا من الحالات اور جب آپ اسکو بدلیل بیان نہ کرسکے تو عارف امام زمانہ کے نہوے اور جو مرے

تو بغیر پہچانے ہوئے امام زمانہ کے مرے اور ایسے شخص کے واسطے آپ خود ارشاد فرما چکے ہین
کہ نہین ہی مگر جہنم من حضر سبیر الاخیہ فقد وقع فیہ **قولہ** پس اب بتائیے الخ **اقول** ہم لوگ
کے امام زمانہ جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین کس واسطے کہ امام
کا اطلاق نبی پر بھی آیا ہی فرمایا اللہ تعالی نے خطاب کر کے طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے انی جاعلک للناس اماما ترجمہ مین تجھکو کرونگا سب لوگون کا پیشوا۔ انتہی اور حضرت ابراہیم
نبی تھے پس ترجمہ حدیث مذکور کا یہ ہوا کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا اُسنے نبی آخر الزمان کو مرا مثل مرنے
اہل جاہلیت کے اور اہل سنت وجماعت نبی آخر الزمان کو خوب پہچانتے ہین تو موت
اُنکی مثل مومنین کے ہوگی نہ مثل اہل جاہلیت کے۔ یا مراد امام سے حدیث موصوف مین
قرآن ہی اور اہل السنت والجماعت قرآن کو خوب جانتے ہین اظہر من الشمس ہی کہ کس قدر
حفاظ اس فرقہ سنیہ مین موجود ہین بلکہ یہ نعمت عظمی انھین کے نصیب مین ہی اور ناظرہ خوان
تو لاتعد و لاتحصی ہین پس موت اہل السنت والجماعت کی مثل موت مومنین کے ہوگی
نہ مثل اہل جاہلیت کے۔ اور اگر امام سے حدیث موصوف مین خلیفہ ارادہ کیا جاوے
تو بھی مضائقہ نہین اسواسطے کہ معنی حدیث مسطور کے یہ ہین کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا
اپنے زمانہ کے خلیفہ کو درصورت وجود خلیفہ کے تو مرا مثل موت اہل جاہلیت کے کیونکہ
معرفت شخص موقوف ہی اوپر وجود شخص کے کما لایخفی **قولہ** جب امام زمانہ الخ **اقول**۔
امام زمانہ ہمارے یہان کیون نہین ہین ہم ثابت کر چکے کہ امام زمانہ پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا قرآن مجید اور اگر خلیفہ مراد ہین تو بھی کچھ قباحت نہین کما مر
ہان آپکے یہان البتہ کوئی امام زمانہ نہین معلوم ہوتا اگر ہو تو دلیل سے ثابت کیجیے۔
قولہ اور بغیر پہچانے ہوئے امام زمانہ کے الخ۔ **اقول** ہم ثابت کر چکے امام زمانہ کو لیکن مگر
آپکے یہان ابھی تک امام زمانہ ثابت ہوا تو خبر ابھی اسکی آپ ہی کو [illegible]
قولہ تو موت آپکی الخ **اقول** جواب یہ ہی کہ کہا جاوے تو موت آپکی [illegible]

سے ہوئی فتدبر۔ **قولہ** اور جاہل سے الخ **اقول** یہ قضیہ غلط ہے ہم پوچھتے ہین کہ ایک شیعہ جاہل ہے
اور عزاداری امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خوب کرتا ہے اور وقت ذکر واقعہ کربلا کے خوب سا روتا
پیٹتا ہے تو ایسا شخص جنتی ہے یا جہنمی اگر جنتی ہے تو یہ قول آپ کا باطل ہوا کہ جاہل کے واسطے نہین ہے
مگر جہنم اور اگر جہنمی ہے تو من بکی علی الحسین او ابکی او تباکی دخل الجنۃ کے کیا معنی ہین ہان اگر
جاہل سے مراد اہل جاہلیت لیا جاوے تو البتہ یہ خدشہ دفع ہو جائیگا لیکن یہ ارادہ خلاف
ظاہر ہے فتامل ولا تکن من الغافلین۔ **جواب خدشہ ثانی** ۔ **قولہ** اور حدیث اصحابی کی الخ
اقول۔ اول و آخر حدیث کو حذف کرکے ایک لفظ حدیث کا لکھا اور اپنے مطلب کو بھی بیان
نکیا کہ مطلب اس حدیث کے نقل کرنے سے کیا ہے لیکن ہم کہتے ہین کہ غرض اس حدیث
سے یا طعن کرنا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر منظور ہے یا کوئی غرض آخر ہے۔ اگر کوئی غرض
آخر ہے تو اسکو بیان کرنا چاہیے کہ اسمین نظر کی جاوے اور اگر طعن کرنا صحابہ پر منظور ہے
پس کلا و حاشا کہ اس حدیث سے کسی طرح مذمت صحابہ ثابت ہوتی ہو اب ہمین ضرور
ہوا کہ بالکل حدیث کو نقل کرین بعد اسکے رفع خدشہ کرین فیجاء برجال من امتی فیوخذ بہم
ذات الشمال فاقول اصحابی اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال
العبد الصالح وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی
کل شئی شہید۔ فیقال لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم۔ ترجمہ لائے جاوینگے بعض
مرد امت میری سے پس پکڑ لے جاوینگے انکو بائین طرف تو کہونگا مین یار میرے ہین یار
میرے ہین پھر کہا جاویگا تو نہین جانتا ہے جو کچھ نو پیدا کیا ان لوگون نے بعد تیرے
تب کہونگا مین جیسا کہ کہا بندہ صالح یعنی عیسی علیہ السلام نے (ترجمہ آیت) مین انسے
خبردار تھا جب تک انمین رہا پھر جب تو نے مجھے پھیر لیا تو تو ہی ہے خبر رکھتا انکی اور تو ہر
چیز سے خبردار ہے (انتہی) پس کہا جاویگا یہ گروہ رہے پھرے اپنی ایڑیون پر جب سے
جدا ہوا تو انسے انتہی۔ اب غور کرنا چاہیے کہ برجال من امتی کا لفظ فرمایا اور یہ دلالت

کرتا ہی قلت پر سپھر آگے چل کے اصیحابی کا لفظ فرمایا کہ وہ صیغہ تصغیر کا ہی دلالت کرتا ہی تقلیل
پر اس سے معلوم ہوا کہ اشخاص قلیل ہین اب اس حدیث سے بالکل صحابہ کا ارتداد سوا
پانچ چھہ شخص کے سمجھنا نہایت بعید ہی۔ آگے چلکے اخیر حدیث مین لفظ لن یزالوا مرتدین
کا فرمایا یہ دلالت صریح کرتا ہی کہ مراد اشخاص مذکور سے مرتدین ہین کہ موت انکی کفر پر ہوئی اب
سیاق وسباق حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ان اشخاص مذکور سے مراد چند قوم ہین کہ عہد
خلیفۂ اول و خلیفۂ ثانی مین مرتد ہو گئے اور انکے ساتھ خلیفۂ اول و خلیفۂ ثانی نے قتال کرکے
زیر وزبر کیا اور ان لوگون کو کسی نے اہل سنت وجماعت سے صحابہ نہین کہا ہی اور نہ
کوئی انکی عظمت وبزرگی کا معتقد ہی۔ اگر کوئی کہے کہ لفظ اصیحابی کا فرمایا کہینگے ہم کہ اصحاب
کے معنی لغت مین ساتھی کے ہین اور چند اشخاص انکے برسم رسالت وایلچی گری ہکے
زیارت سے آنحضرت صلعم کی مشرف ہوجاتے تھے اور چند اشخاص منافقین بطمع حصول
غنیمت کے لڑائیون مین آپ کا ساتھ دیتے تھے تو لغۃً انپر اصحاب کا لفظ صادق آگیا
اور کلام اہل السنت والجماعت کا ان مین نہین ہی بلکہ کلام انکا ان صحابہ مین ہی کہ قائلین
انکے ہین اور جب تک زندہ رہے خوب اجراے اسلام کیا اور کفار کو مسلمان کرتے گئے
اور تاحین حیات انکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ شریک انکے رہے اور نماز وغیرہ احکام
دینی مین اتباع انکا کیا اور انکے ساتھ لڑائیون مین شریک رہے ہان اگر انکے حق مین
کوئی روایت موجود ہو تو پیش کیجیے ورنہ خرط القتاد۔ اور کیونکر کوئی انکے حال مین کوئی
روایت پیش کریگا حالانکہ قرآن مجید واحادیث صحاح مین واقوال عترت مین جابجا
انکے فضائل ومناقب مذکور ہین اگر بالکل لکھین دفتر طول ہوجاوے لہذا ایک روایت
پر نہج البلاغت کی کہ اصح الکتب شیعون کے نزدیک ہی اکتفا کرتے ہین۔ حضرت علی
رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا تھا اسمین کی یہ عبارت ہی

اما بعد فانہ بیعتی یا معاویۃ لزمتک وانت بالشام فانہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر وعمر

وعثمان علی ما بایعوہم علیہ فلم یکن للشاہد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان للہ رضا فان خرج منہم خارج بطعن او بدعۃ ردوہ الی ما خرج منہ فان ابی قاتلوہ علی اتباعہ غیر سبیل المومنین وولاہ اللہ ما تولی واصلاہ جہنم وساءت مصیرا انتہی ترجمہ اما بعد پس تحقیق بیعت میری اے معاویہ لازم ہوئی تجھکو اور تو شام مین تھا اس واسطے کہ بیعت کی میرے ساتھ اس قوم نے کہ بیعت کی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو اس چیز پر کہ بیعت کی انکی اسپر پس نہین ہی حاضر کو جگہ اسکی کہ پسند اپنا داخل کرے اور نہ غائب کو جگہ اسکی کہ رد کرے اور سوائے اسکے نہین ہی کہ کار مشورہ واسطے مہاجرین و انصار کے ہی پس اگر جمع ہووین یہ کسی شخص پر اور نام کرین اسکا امام ہوگا آگے خدا کے پسندیدہ پس اگر خروج کرے کوئی خروج کرنے والا بسبب طعن یا بدعت کے پھیر لاوین اسکو طرف اسکے کہ نکلا اس سے پس اگر قبول نہ کرے قتال کرین ساتھ اسکے اسپر کہ تبیعت کی اسنے غیر راہ مسلمانون کی اور پہونچاوے اسکو خدائے تعالے طرف جدھر کو منہ کیا اسنے اور داخل کرے اسکو دوزخ مین اور بری بازگشت ہی انتہی اس سے بوجوہ متعددہ فضیلت خلفائے ثلثہ اور مہاجرین اور انصار کی ثابت ہوتی ہی کہ اظہر من الشمس ہی۔

اول یہ کہ دلیل لائے اپنی خلافت کی حقیت پر بیعت مہاجرین وانصار سے تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ مومنین عادلین تھے ورنہ کافرین اور فاسقین کی بیعت سے انعقاد خلافت راشدہ شرعاً محال ہی اور چونکہ انعقاد خلافت خلفائے ثلثہ انھین مہاجرین اور انصار کی بیعت سے ہوئی تھی تو خلافت خلفائے ثلثہ کی بھی راشدہ ٹھہری نہ باطلہ - دوسرے یہ کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہین ہی کسی حاضر کو کہ پسند اپنا داخل کرے اور نہ کسی غائب کو کہ رد کرے یعنی بعد بیعت مہاجرین وانصار کے کسی کو شرعاً رد و بدل کرنا جائز نہین ہی پس چونکہ خلافت خلفائے ثلثہ انھین مہاجرین وانصار کی بیعت سے منعقد ہوئی تھی تو اب کسی کو انکار خلافت خلفائے ثلثہ جائز نہین تیسرے یہ کہ ارشاد کیا نہین شوری مگر واسطے

مہاجرین اور انصار کے یعنی سواے انکے اگر کوئی کسی امر کا شوریٰ کرے تو نہ وہ شوریٰ جائز ہو
نہ وہ امر اس سے فضیلت مہاجرین وانصار اور حقیت خلافت خلفاے ثلثہؓ بوجہ اکمل ثابت
ہوئی۔ چوتھے یہ کہ آگے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ مہاجرین اور انصار کسی پر جمع ہون اور نام کرین
اسکا امام تو ہوگا وہ پسندیدۂ خدا کا اس سے معلوم ہوا کہ جو کام یہ لوگ کرین پسندیدۂ خدا ہو اور
یہ لوگ خود پسندیدۂ درگاہ احدیت اور مقبول بارگاہ صمدیت ہین ورالا فعل انکا کیون مقبول
ہوتا اور چونکہ خلافت خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم بھی انھین کے اجماع سے منعقد ہوئی تھی پس یہ خلافت
بھی پسندیدۂ خدا ٹھہری اور انکار اس خلافت کا انکار کرنا پسند خدا کا ہے۔ پانچوین یہ کہ ارشاد
فرمایا کہ جو شخص خروج کرے خلافت اجماعی مہاجرین اور انصار سے اور نہ پھرے طرف اسکے
قتال کرین اس سے اور بہ متابعت کرنے غیر راہ مومنین کے داخل کریگا اسکو اللہ دوزخ مین
اس سے کالشمس علی نصف النہار روشن ہے کہ یہ لوگ مومنین ہین اور مخالفت انکی مخالفت
مومنین کی ہے اور سبب ہے دخول جہنم کا پس انکار خلافت خلفاے ثلثہؓ کہ باجماع مہاجرین
وانصار منعقد ہوئی ہے تبعیت غیر راہ مومنین کی ہے اور سبب ہے دخول جہنم کا فاعتبروا یا
اولی الابصار اب چاہیے کہ جو لوگ عداوت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے رکھتے ہین
یا انکار خلافت خلفاے ثلثہؓ کرتے ہون توبہ کرین ورالا مصداق ہونگے قول اللہ تعالے
ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا کے وما علینا الا البلاغ فقط
انتہی بلفظ المجیب المصیب۔ واضح رہے کہ جواب خدشۂ ثانی مین جو حدیث نہج البلاغت سے
کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ نزدیک اکثر محققین فرقۂ شیعہ کے اور بعض شیعون کے نزدیک
قبل مصحف عثمانی کے ہے منقول ہے۔ صاف صاف زبان مبارک سے حضرت ابو الائمۃ
المعصومین کے مظہر ہے کہ امامت مین حاجت نص صریح کی جانب شارع سے نہین ہے موقوف
اجماع پر مومنین صالحین کے ہے اور امامت وخلافت حضرت ممدوح کی فرع امامت وخلافت
حضرات خلفاے ثلثہ رضوان اللہ علیہم کی ہے۔ کہ خود آن حضرت کرم اللہ وجہہ انشاء اللہ تعالے

علی نبوں الاشہاد حقیقت خلافت و امامت پر اپنی اجماع صحابہ کرام سے دلیل پکڑسی اور
ظاہر ہی کہ یہ قول مبارک آپ کا محمول تقیہ پر نہین ہو سکتا کس واسطے کہ جب امام واسطے
اظہار کلمہ حق کے باشمشیر و سنان مستعد ہو تقیہ اُسپر حرام ہوتا ہی اور اس وقت مین آنحضرت
مکرم واسطے قتال اہل شام کے طیار ہو چکے تھے پس تقیہ آنپر حرام ہوا جیسا کہ اصول سے
اس فرقہ شیعہ امامیہ ہداہم اللہ کے مبرہن ہی ورنہ نزدیک ہر ذی عقل سلیم و رائے مستقیم
کے نسبت تقیہ کی طرف حضرات آئمہ کرام کے امر سخیف اور قول باطل و ضعیف ہی جب کہ
حضرات شیعہ اثنا عشریہ موت و حیات کو اختیار و قبضۂ قدرت مین حضرات ائمہ معصومین
علیہم وعلی آبائہم السلام کے جانتے ہین پھر نسبت تقیہ نامرضیہ آن حضرات کی جانب کیون
کرتے ہین۔ تقیہ حالت خوف و خطر مین ہوتا ہی جسکے قبضۂ قدرت مین سلطنت دارین کی ہو
اسکو کس کا خوف ہی کہ عار تقیہ کا اپنی گردن پر لے اور کتمان حق کرے اور کلام حق ولا تکتموا
الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ یعنی اور نہ پوشیدہ کرو امر حق کو اور جس نے چھپایا اسکو پس بالتحقیق
شان یہ ہی کہ گنہگار ہی قلب اُسکا۔ کہ نہی شدید ہی اسکی مخالفت کرے حاشا جنابہم ثم حاشا
جنابہم یہ فرقہ شیعہ ایسا ہی نسبت واہی تباہی طرف آن حضرات علیہم وعلی آبائہم السلام کے
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن کرتے چلے آتے ہین اور حضرات ممدوحین کو بسبب اس نسبت
باطل کے ایذا پہونچاتے آتے ہین یہانتک کہ کلینی اصول الکافی مین باوجود شدت تشیع
اپنے مقر ہی کہ الشیعۃ کانوا یکذبون علی الائمۃ ویؤذونہم یعنی شیعہ دروغ باندھتے تھے ائمہ پر
اور وے حضرات ایذا پاتے تھے انسے اور خود آنحضرت مکرم نے جیسا کہ نہج البلاغت مین ہی
فرمایا ہی علامۃ الایمان ان تؤثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک یعنی علامت
ایمان کی یہ ہی کہ اختیار کرے تو صدق کو جہان ضرر کرے کذب پر جہان نفع دے اس
قول متبرک سے تقیہ بہ اسرہ باطل ہو گیا اور باطل ہوا عقیدۂ خلافت و امامت بلا فصل
حضرت علی کرم اللہ وجہہ الشریف اور وجوب تعین و تقرر امام کا اوپر باری عزاسمہ کے جیسا کہ

معتقد ہین یہ فرقہ اثنا عشریہ جو عنقریب بیان اُسکا آویگا انشاءاللہ تعالی اور قبل تردید اقوال باطلہ مولف متعسف کے ضرور ہی مجملاً بیان کرنا حال احداث کا اس فرقۂ شیعہ کے پس اصل حقیقت اسکی از روے روایات معتبر کے یہ ہی کہ جب کہ عہد مین حضرات خلفاے ثلثہ رضی کے شہر و بلاد کفار کے ہاتھ سے صحابہ رسول اللہ کے مفتوح ہوئے اور کمال ذلت اُن کفار کو لاحق ہوئی یہانتک کہ زنان دوشیزہ اُنکی فراش ادانی اہل اسلام ہوئین اور اطفال اُنکے کنیزک و غلام اجلاف عرب ہوے نا چار عہد مین خلیفۂ اول رضی و خلیفۂ دوم رضی کے بسبب غیرت کے ساتھ قتال و جدال سیفی و سنانی کے مصروف رہے چونکہ نصرت الٰہی پی در پی مددگار فرقۂ اہل اسلام تھی ذلیل و خوار ہوے پس ناچار ہوکر عہد مین خلیفۂ سوم کے حیلہ و مکر شروع کیا چنانچہ بہت جماعت اُنکی بظاہر اسلام لاکر تخریب مین فرقۂ اہل اسلام کے متوجہ ہوئی تا آنکہ جم غفیر مردمان نے خلیفہ سوم رضی سے بغاوت کی پس وہ جماعت فرصت پاکر اطراف و جوانب کوفہ و نواحی عراق سے مدینہ منورہ مین داخل ہوئی اور تقریر فتنہ انگیزی کی کہ سالہا سال سے تجویز کر رہے تھے بر ملا کہنے لگے پس جس وقت خلیفۂ چہارم رضی مسند نشین خلافت ہوے اُس جماعت نے اپنے تئین بشیعیان علی ملقب کیا اور اپنے کو محبین سے اُس جناب کے ظاہر کیا اور سرگروہ اس جماعت کا عبداللہ ابن سبا یہودی یمنی صنعانی تھا اُسنے ہر ایک کو اہل فتنہ سے ترغیب دی کہ اول تم لوگ اظہار کمال محبت و اخلاص بجناب مرتضوی اور تحریص اوپر محبت اہل بیت کے شروع کرو پس اس جماعت نے ایسا ہی کیا پس یہ معنی مقبول خاص و عام و مرغوب کافہ اہل اسلام ہوئے جبکہ لوگون کو اس دام مین پھنسا لیا بعدہ ابن سبا نے اُس جماعت کو ترغیب دی کہ اب تم لوگ کہو کہ جناب مرتضی علی رضی بعد پیغمبر کے افضل اور قریب اور وصی اور برادر اور داماد پیغمبر ہین پس جبکہ یہ مطلب بھی بر آیا اور دیکھا کہ تلامذہ اُسکے ساتھ تفضیل حضرت علی رضی کے راسخ الاعتقاد ہو چکے اُس وقت

ابن سبا نے جماعت کو ایسی ترغیب دی کہ جناب امیرؓ وصی پیغمبر تھے اور پیغمبر خدا نے انکو
بنص صریح خلیفہ کیا تھا اور آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ الخ سے یعنی سواے اسکے نہین کہ ولی
تم لوگون کا خدا اور رسول اسکا ہی الخ خلافت انکی ثابت ہی لیکن صحابہ نے ساتھ غلبہ و مکر کے
وصیت پیغمبر کی ضایع کی اور حق جناب امیر کا تلف کیا اور دوسرے مطاعن صحابہؓ کے مثل
باغ فدک وغیرہ کے ظاہر کیے پس اس جماعت نے ایسا ہی کرکے لوگون کو ورغلانا پس لشکر مین حضرت
امیرؓ کے لعن وطعن یاران پیغمبر پر شروع ہوا یہانتک کہ حضرت امیر نے منبر پر تشریف لاکر بر ملا
خطبہ پڑھا اور اس جماعت سے بیزاری ظاہر کی اور بعض کو ساتھ ضرب کے حد تہدید کی دی
اور بعض کو آگ مین جلوا دیا پس ابن سبا نے جب دیکھا کہ یہ مطلب بھی حاصل ہوا اور اس
فساد نے عقیدہ مین اہل اسلام کے مداخلت کی پس بعض جماعت سے اپنی بعد عہد و قسم لینے
کے بیان کیا کہ جناب امیرؓ سے وہ امور ثابت ہوتے ہین کہ مقدور بشر کا نہین ہی خوارق عادات
اور تم جانتے ہو کہ یہ کہان سے ہی سب کے سب معترف بعجز ہوے ابن سبا نے بیان کیا کہ یہ
تمام خواص الوہیت ہی کہ لاہوت نے کسوت ناسوت مین جلوہ فرمایا ہی۔ فاعلموا ان علیا ہو اللہ
لا الہ الا ہو یعنی پس جانو کہ بتحقیق علیؓ خدا ہین اور نہین معبود سواے انکے پس وہ جماعت حضرت
امیرؓ کو خدا کہنے لگی حتی کہ رفتہ رفتہ یہ معنی بگوش حضرت امیرؓ کے پہونچے حضرت نے اس جماعت کو
مع ابن سبا کے توبہ کراکر جلا وطن کیا بعدہ ابن سبا نے اطراف واکناف ملکون مین جاکر
ورغلانا شروع کیا اور شاگردون کو اپنے آذربیجان۔ وعراق۔ وکوفہ مین منتشر کیا تا آنکہ
اس فتنہ سبائیہ نے رواج پایا پس معلوم کرین کہ لشکر ہی حضرت امیر کے بسبب وسوسہ اندازی
عبد اللہ ابن سبا کے چار فرقہ ہوگئے ایک جماعت کثیر شیعہ اولی مخلصین ہین کہ پیشوایان
اہل سنت ہین اور اوپر اس جناب امیرؓ کے معرفت حقوق صحابہ کبار اور ازواج مطہرات
کی رکھتے ہین اور مکر سے ابن سبا کے مبرا ہین پس یہ فرقہ بحضور حضرت امیرؓ کے ساتھ شیعہ
مخلصین اور شیعہ اولی کے مشہور تھا جب دیکھا کہ دوسرے فرقون گمراہ نے بھی اپنا لقب

شیعہ کر لیا ہی اس واسطے شیعہ اولی نے اپنا لقب اہل سنت والجماعت مقرر کر لیا ہی۔ اور دوسرا فرقہ تفضیلیہ ہی کہ جناب امیرؓ کو جمیع صحابہ پر تفضیل دیتے ہین یہ فرقہ بھی اونی تلامذہ اُس ابن سبا کا ہی ولیکن اہل سنت سے خارج نہین ہوا ہی۔ اور جناب امیر نے اس فرقہ کو تہدید کی اور فرمایا کہ اگر کسی سے سنونگا کہ مجھکو شیخین پر تفضیل دیتے ہین اُسکو حد افترا کے اسّی دُرّے مارونگا تیسرا فرقہ شیعہ سبیہ ہی کہ اُسکو فرقۂ تبرائی اور فرقۂ لعنتی بھی کہتے ہین جمیع صحابہ پر لعنت اور تبرا کرتے ہین اور تمام صحابہ کو ظالم اور غاصب بلکہ کافر اور منافق جانتے ہین پس جس وقت کہ یہ مقالات اس فرقۂ سبیہ کے بسمع مبارک حضرت امیرؓ کے پہونچے خطبہ فرمایا اور سزا دی اور بعض کو آگ مین جلوایا۔ چوتھا فرقہ شیعہ غلات ہین کہ حضرت امیر کو خدا کہتے ہین بالجملہ شیعہ تفضیلیہ اور شیعہ لعنتیہ یعنی سبیہ اور شیعہ غلات سے بہت فرقے پیدا ہوے کہ تعداد مذاہب اور اسامی کی اُنکے کتاب ملل ونحل۔ ودیگر کتب مطولہ مین مثل تحفۂ اثنا عشریہ وغیرہ کے مندرج ہین من اراد تفاصیلہا فلیرجع الیہا۔ چونکہ شیعہ امامیہ کا نام ازاد حضرت زید شہید نے اُنکا لقب رافضی رکھا ہی ہندوستان مین بہت کثرت سے ہین لہذا کچھ احوال ظہور اس فرقہ کا ان اوراق مین درج کرنا ضرور ہوا کیونکہ درنیولا اس فرقے سے ہندوستان مین اہل اسلام کو بحث رہتی ہی خصوصاً مولف متعسف بھی انھین کا یادگار ہی پس معلوم کرین کہ اول احداث اس فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کا [illegible] ہجری مین ہوا۔ وبعدہ عہد خلفاے عباسیہ مین چند بار داخل وخارج ہوکر مطرود گویا نابود ہوے بعد ازان جس وقت سلطان خدابندہ اولاد چنگیز خان تخت نشین ہوا ناگہان ایک شخص مذہب اثنا عشری نے کہ نام اُسکا اسم غیر مسمی تاج الدین تھا ساتھ سلطان مذکور کے ملازمت حاصل کی اور اُسکو ترغیب مذہب شیعہ کی دی اور علما کو اُس مذہب کے پاس اُسکے حاضر کیا خصوصاً ابن مطہر حلی کو۔ پس اس شخص نے حاضر ہوکر نہج الحق ومنہج الکرامت وشرح تجرید واستبصار ونہایہ اور خلاصہ اور بہاری اصول جمع کیے اور بعد رفات سلطان مذکور کے

بیٹا اسکا تخت نشین ہوا اور اُسنے سنہ ۷۱۷ھ مین رفض سے توبہ کی اور مشرف باسلام ہوا اور تمام شیعون کی ناک اور کان کٹوا کے دربان سے خارج کیا اور زنان کو انکی کنیزک اور ہم فراش اہل اسلام کیا بعدازان سنہ ۷۹۶ھ مین دولت تراکمہ اثنا عشری نے ظہور پایا پھر علما اس فرقہ کے اس دربار مین جمع ہوے قریب پچاس سال تک دولت تراکمہ مین سب وتبرا کا چرچہ رہا بعد زوال دولت تراکمہ کے پھر اس مذہب نے زوال پکڑا تا آنکہ سنہ ۹۰۶ھ مین سلاطین حیدریہ ملقب بصفویہ نے از سر نو ظہور پایا اور عراق وعجم وگرجان ومازندران وآذربیجان وایران وخراسان وتبریز پر مسلط ہوے اسوقت مین علمانے اس فرقہ کے کمال ظہور پایا اور بہت فتنہ وفساد اہل اسلام پر برپا کیا پس اُن شہرون کے مسلمانون نے ظلم وتعدی سے اس فرقہ کے شکایت بحضور خاقان اعظم عبید اللہ خان کے کی انہوں سلطان مذکور نے متوجہ خراسان ہوکر اس فرقہ پر جہاد کیا اور اطفال اور زنان اس فرقہ کو غلام اور کنیزک اہل اسلام کیا اور ہر متنفس اس فرقہ کو ان شہرون سے ناک اور کان کٹوا کر اور تشہیر کرکے بدر کیا اور شہر سے شہر سے علما اس فرقہ کو عوض تبرا کہنے کے پاپخانہ اور پیشاب خاک سے روبیون سے کہ کر انکے منھ مین ڈلوادیا اور منھ کالا کرکے شہر در شہر تشہیر کیا پس بعد وفات عبید اللہ خان کے پھر سلاطین صفویہ خراسان پر مسلط ہوے اُس روز سے پھر زوال اس فرقہ کا نہین ہوا بعدازان یہ فرقہ ہندوستان مین بحمایت ملوک تیموریہ کے منتشر ہوا اور وزارت اور صوبہ داری اور امارت ہندوستان کی نصیب انکے ہوئی پس گویا ظہور اس فرقہ کا سلاطین صفویہ سے ہی کہ قریب چار سو برس کے ہوے ہین اسی واسطے دانشمندان بخارا نے مذہب ناحق بمادہ تاریخ ظہور اس فرقہ کا نکالا ہے۔ اور اسی واسطے اس فرقہ کو ایرانی اور غول بیابانی بھی کہتے ہین۔ منہ خلاصۃ مافی کتب السیر عن العلماء الکاملین من امۃ خیر البشر اور جب حال احداث وتفضیح اضلال وتضلیل اس فرقہ شیعہ پر مذہب ناحق کا اجمالاً معلوم ہوچکا اور بقیہ حالات کو روات اور محدثین اور مخبرین مزورین اس مذہب ناحق اور اساتذہ اور مُعلمین ومجتہدین اس قوم شیعہ کے اثناے تردید رسالہ کا تبرین بیان کرونگا انشاء اللہ تعالی

پس اب شروع کرتا ہون مین تردید رسالہ ابتر کی اور تفضیح اقوال مولف متعسف اعمی علی اعمہ
کی بعون اللہ تعالے و توفیقہ و چونکہ عم بزرگوار نے مولف متعسف کے چند سطر خبط کو مثل تسلسلہ
بے ربط کے شروع رسالہ ابتر مین ضم کیا ہی اسواسطے اول اصلاح خراج کی آنکے ضرور ہی کہ صلاح الآباء
صلاح الابناء قول مشہور ہی۔ اور مولف متعسف کو بھی یہ اصلاح نافع ہوگی انشاء اللہ تعالی واللہ یہدی
من یشاء الی صراط مستقیم۔ انہ تعالی جواد کریم ملک برءوف رحیم۔ قال المقرظ عم المولف المتعسف
ہداہما اللہ الی صراط مستقیم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ احمد اللہ حمداً مستقاً متواتراً متوالیا
واصلی علی محمد وآلہ مجداً موالیاً اما بعد پس صاحبان فہم وعقل وسالکان مسالک اثر ونقل سے
مخفی و محتجب نہ رہے کہ رد جواب مسمی بالفاروق الاکبر بین عارف امام الزمان والجاہل المنکر
مولف العزیز الرشید السعید الحمید ذی العقل السلیم والطبع المستقیم الذکی الفہیم قرۃ العین السید حسین
المدعو بعلی الاظہر صانہ اللہ ما طلع نجم وسطع قمر وسقاہ من معین الکمال ووقاہ من عین الکمال کو
جسوقت عزیز موصوف نے ہماری نظر سے گذرانا اور ہم نے اسکو دیکھا ماشاء اللہ بہت سرور
حاصل ہوا الحمد اللہ تعالی باوصف حداثت سن وعدم مہارت فن کما حقہ مناسب لکھا ہر چند
پہلے پہل اسکا اتفاق ہوا لیکن بضعف ولغویت جواب مخالف کی نظر سے تحریر انکی بہت
چند بلکہ بے مثل ہی لیکن ہماری نصیحت انسے یہ ہی کہ ساتھ اشغال ایسے لوگون کے جو فقط
شرح سلم و میبذی پڑھ کے ملا بنتے ہین اور رموز احادیث واخبار سے خبر نہین رکھتے
مناظرہ و بحث مذہبی مین مشغول ہونا موجب تضییع اوقات اور باعث حرج تحصیل علوم
واسطے تمہارے ہین وآخر الکلام الحمد للہ والصلوۃ علی محمد وآلہ الکرام ہذا ما قرضہ بہ العبد
الضعیف المتمسک بالثقلین الحقیر السید صادق حسین رزقہ اللہ خیر الدارین بجدہ وآلہ المصطفین
اقول مستعینا باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ومتوکلا علی لطفہ العظیم القدیم
علاوہ خبط ربط عبارت کے مقرظ نے بہت غلطیان کی ہین اسواسطے ضرور ہی کہ اسکے کل اقوال
کو منقسم بچند قول کرکے تعقیب انکی مصدر بلفظ اقول کرکے اصلاح خراج مقرظ کی جاوے

اور چونکہ مولف متعسف نے خلاف واقع غلطیان حروف وغیرہ مین عبارت مجیب مصیب کی پکڑی ہین پس واجب ہی کہ عبارت تقریظ عم بزرگوار مین انکے بھی ایسی ہی غلطیان کہ واقعی ہین ظاہر کردی جاوین **قولہ** احمد اللہ الخ **اقول** یہ حمد نعت جملہ فعلیہ کے ساتھ کہ دلالت حدوث پر کرتا ہی جملہ اسمیہ ترک کرکے کہ دال اوپر ثبات و دوام کے اور منطوق کلام رب العالمین کا ہی کہ آمر تبکلم وقت تحمید ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے ہی دلالت کرتی ہین اوپر جہالت وسفاہت مقرظ اور عدم متابعت اسکے قول احکم الحاکمین کو فتفکر **قولہ** محبًا الخ **اقول** محبت درجہ اوسط کی جیسے کہ بفضل خدا ہم لوگ فرقۂ اہل سنت والجماعت مین ہی مقبول خدا و رسول ہی کہ خیر الامور اوسطہا یعنی بہتر امور مین درجہ اوسط ہی قول پاک جناب رسول ہی صلعم ورنہ غلو محبت جیساکہ درمیان روافض کے ہی خلاف طبیعت حق طویت جناب امیر رض کے ہی اور موافق ارشاد صدق بنیاد آنجناب رض کے جیساکہ کافی کلینی وغیرہ مین اسدی سے مروی ہی کہ ایسی محبت رکھنے والا آنجناب وائمہ اہل بیت سے ملعون ہی قال اسدی قال علی رض اللھم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال یعنی کہا اسدی نے فرمایا حضرت علی رض نے یا اللہ لعنت کر ہر دشمن پر میرے اور ہر دوست پر میرے کہ غلو کرنے والا ہی فتبصر **قولہ** سالکان مسالک اثر ونقل بر مخفی الخ۔ **اقول** لفظ پر مین باے موحدہ عوض باے پارسی کے دال اوپر چوری مقرظ کے تین نقطون سے دو کے اور پر اسرار یا مقرظ نے باعث قرب مخفی کے شیوۂ اختفا اختیار کیا۔ اہل سرقہ مین داخل ہونے سے زعاً **قولہ** مسمی بالفاروق الاکبر الخ **اقول** اول رسم خط لفظ بالفاروق الاکبر جاے غور ہی زیادتی الف کی دال اوپر سفاہت مقرظ کے ہی۔ دوم تسمیہ کتاب کا زیادہ اس سے کہ مولف کتاب لکھے مقرظ کی شان سے باہر ہی اگر منظور اصلاح دینا تھا مولف متعسف کو سمجھا دیا ہوتا کہ یہی نام رکھے لیکن مقرظ بیچارہ کیا کرے ؎ لن یصلح العطار ما افسدہ الدہر ہرگز نہین اصلاح دیگا اوسکو عطار جسکو بگاڑا زمانہ نے سواے مطابق کردینے موصوف لفظ الاکبر کو ساتھ لفظ الاکبر کے کچھ اس سے نہو سکا جیساکہ دیباچہ اس کتاب مین بیان ہو چکا کیونکہ عموم۔ انی ثم ثم

مین یہ بھی مبتلا اور عدم تمیز زیر و زبر بر لفظ اکبر و منکر مین گھبرا گئے ہین اور اتنا بھی نہو سکا کہ
حداثت سن کی وجہ سے مولف متعسف نے جب یہ تسمیہ رسالہ ابتر کا اپنے کہ متضمن شر اشر ہی رکھا
کیون نہ منع کیا شاید عدم مہارت فن کی وجہ سے مولف متعسف کو خبر نہو مقرظ تو گرگ باران دیدہ
و سرد و گرم زمانہ چشیدہ ہی کیا اقوال سے ائمہ معصومین کے خصوصاً حضرت امیر المومنین کے خبر نہین
رکھتا تھا جیسا کہ شرح تجرید و نہج البلاغت مین ہی۔ قال علیہ السلام یوماً علی المنبر انا الصدیق
الاکبر انا الفاروق الاعظم یعنی فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے ایک روز منبر پر مین صدیق اکبر
ہون مین فاروق اعظم ہون پس غور کرنے کا مقام ہی کہ جس لقب مبارک کو حضرت امیر المومنین
اپنی ذات کے واسطے پسند فرمادین اور بر سر منبر اعلان اسکا کرین اس لقب مبارک کے ساتھ
یہ بے ادبی کی جاسے کہ بَین بَین جو صفت منافقون کی ہی اس لقب پاک پر اطلاق بزبان
ناپاک کیجاوے اور بااین ہمہ دعوی موالات انکا ایک امر عجیب ہی۔ الا لعنت اللہ علی الکاذبین
یعنی آگاہ ہو لعنت خدا کی جھوٹون پر ہی۔ علاوہ برین دوسرے صحابون پیغمبر کی جناب مین
اطلاق الفاظ بے ادبی موجب دخول نار بکلام نیک انجام ائمہ اطہار ہی تفسیر امام حسن عسکری رض
مین ہی۔ ان اللہ اوحی الی آدم ان اللہ لیفیض علی کل واحد من محبی محمد و آل محمد و اصحاب محمد
ما لو قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدہر الی آخرہ وکانوا کفارا لاداہم الی عاقبۃ محمودۃ
و ایمان باللہ حتی یستحقوا بہ الجنۃ وان رجلا من یبغض آل محمد و اصحابہ او واحد منہم لیعذبہ اللہ عذابا
لو قسم علی مثل خلق اللہ لاہلکہم اجمعین یعنی اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف آدم علیہ السلام کے
کہ بہ تحقیق اللہ تعالی عنایت فرماتا ہی اوپر ہر ایک محبان محمد و آل محمد و اصحاب محمد کے وہ چیز کہ
اگر تقسیم کیجاوے وہ چیز اوپر ہر مرد مخلوق خدا کے ابتداے دنیا سے آخر دنیا تک اور ہون
وہ لوگ کافر البتہ پہونچاویگی وہ چیز انکو طرف عاقبت بخیر اور ایمان بخدا کے یہانتک کہ وہ کفار
مستحق بجنت ہون اور جو کوئی آدمی دشمن رکھے آل محمد اور اصحاب محمد کو یا ایک کو ان مین سے
البتہ عذاب دیگا اسکو خداے تعالی ایسا عذاب کہ اگر تقسیم کیا جاوے اوپر برابر مخلوق خدا کے

البتہ وہ عذاب انکو ہلاک کردیگا پس غور کرو اس روایت مین امام یازدہم علیہ السلام کی کہ
کیسا وعید سخت کلام قدسی سے اُس امام عالیمقام نے ثابت کیا ہی واسطے دشمنان صحابہ
رضوان اللہ علیہم کے بے ادبیان جناب مین انکی علامت بغض ہین اور جامع الاخبار مین کہ
کتب معتبرہ سے شیعون کی ہی مروی ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سبنی فاقتلوہ ومن سب
اصحابی فاجلدوہ یعنی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو برا کہے مجکو پس مار ڈالو اُسکو اور جو
برا کہے صحابہ کو میرے پس درہ مارو اُسکو۔ الآیہ کہ تم کہو کہ ہم انکو صحابہ نہین مانتے ہین تو یہ بھی
باطل ہی حدیث نہج البلاغت سے جواب خدشہ ثانی مین مجیب مصیب نے لکھا ہی کہ حضرت امیر المومنین
سب یاران پیغمبر کو صحابہ فرماتے تھے اور اقوال کو اُنکے پسندیدۂ خدا جانتے تھے فتامل و
لاتکن من الغافلین قولہ ما طلع نجم الخ۔ اقول معرفی الف لام سے نجم و قمر کو لانا دلیل تعریف
عقل یعنی العقلی معترض کی اور انحراف اُسکے منطوق کلام مجید سے ہی کہ اُس کلام پاک مین والنجم
والقمر معرف باللام آیا ہی معہذا اُنکیر نجم کی صحیح بھی ہو سکتی ہی لیکن قمر کو معترض نے کہان سے متعدد
سمجھا ہی مالک القمر کو کیا مالک الاقمار کا مخفف جانتا ہی۔ دورصورت تنکیر نجم دعا بھی ناتمام
رہ جاتی ہی کہ حفاظت مدعولہ کی طلوع ایک ہی نجم تک۔ داخل دعا مذکور ہی کیونکہ جیسا جاء رجل سے
آنا ایک مرد کا ثابت ہوتا ہی ویسا ہی طلع نجم سے طلوع ہونا ایک ستارہ کا مفہوم ہوتا ہی فتبصر قولہ
سقایۃ الخ اقول رسم خط لفظ سقاۃ بھی جاے خندہ ہی مبتدیان علم ہی معترض نے مولف کو
دعا دی ہی یا خوش طبعی کی ہی کہ داخل سقایۃ الحاج کرکے مخالفون مین مومنین موقنین کے شامل
کلام مبین مین محدود کیا ہی قال اللہ تعالی۔ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ
والیوم الآخر یعنی فرمایا اللہ تعالی نے کیا بنایا تم نے پانی پلانے والے کو حاجیون کے اور تعمیر
کرنے والون کو مسجد حرام کے مثل اُسکے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ تعالی اور دن قیامت کے
حاصل یہ ہی کہ دونون فریق ایک منصب کے نہین ہین معترض نے بیچارہ مولف سے ایسی
خوش طبعی کی کہ مرتبہ اہل ایمان سے اُسکو بدر کیا یہ باعث شدت جہالت ہی دشمن دانا بہ از دوست

نادان تول مسلم ہی قولہ و وفاہ الخ **اقول** اس لفظ سے بھی مقرظ نے ایک نقطہ سرقہ کیا ہی ورنہ
یہ دعا نہین بد دعا ہی یعنی لفظ وفات خیال کرکے مقرظ کو چاہیے کہ تقویت عقل پر اپنے کلمہ استرجاع
پڑھتے **قولہ** الحمد اللہ تعالی الخ **اقول** ظاہر ہین اس جملہ مین الف لفظ اللہ سے طغیانی قلم مقرظ سے
زائد ہو گیا ہی الا انتظر عظمت مرتبہ مقرظ کے کہ عم بزرگوار مولف متعسف مجتہد روزگار کا ہی یہ کوئی
لطیفہ ہوتا ہی مثل فاعلموا ان علیا ہو اللہ کے یعنی پس جانو یہ تحقیق علی وہی خدا مین فتعقل **قولہ**
صداقت سن الخ **اقول** البتہ تقریظ لکھنا کام مقرظ رسالہ ابتر کا ہی تالیف تصنیف کو کیا بازیچۂ
طفلان سمجھا ہی کہ مولف متعسف کی ایسی تعریف پوچ و بیہودہ کی ہی اور جس فن کی مہارت مولف کو
حاصل ہی نہ تھی سپر تعریف لغویات کی انکے کہ حالت بے تمیزی مین انسے صادر ہوئی کام مقرظ ایسے
مرد معمر کا ہی ~ وزیر چنین شہریار چنان ✤ جہان چون نگیرد قرار چنان ✤ فنعم المادح
والممدوح **قولہ** بہت چند الخ **اقول** اگر کوئی مقرظ عاقل جید ہوتا لفظ جید اس مقام مین لکھتا لیکن
چونکہ مقرظ صاحب سادہ لوح ہین اگر لغویات و ہزلیات مولف متعسف کا نام جید بلکہ بے مثل
رکھدین عقل سے انکی دور نہین ہی **قولہ** فقط شرح سلم الخ **اقول** مقرظ صاحب کی عبارت
صاف صاف کہ رہی ہی کہ مقرظ صاحب شرح ملا سے بھاگ کر مجتہد فرقہ اپنے بن بیٹھے ہین حالانکہ
مشہور کچھ اور ہین یعنی کاشت کارون کو انسے مدد پہونچنا چاہیے تھی ولیکن کیا کرین طور زمانہ
ایسا ہی ہی ~ طوق زرین ہمہ در گردن خر می بینم ✤ **قولہ** مناظرہ بحث الخ **اقول** مقرظ نے
مناظرہ کا نام کسی سے سن لیا ہی ورنہ شرح ملا سے بھاگے ہوسے کو علم مناظرہ سے کیا علاقہ ہان
اسکو مجاہدہ با جسم تبعیت کاشتکاران ضرور سکرنا ہوتا ہی لفظ مناظرہ اور بحث کا ایک جا لانا باوجود
حاصل ہونے مقصود کے ایک ہی لفظ سے تحصیل حاصل اور فعل عاطل ہی اور خصوصا اس جملہ
کی مین لفظ جمع کا لانا دال اوپر اختلال حواس مقرظ کے ہی اول اصلاح حواس کر لیتے بعد اسکے
قلم پکڑتے البتہ شایان تھا **قولہ** ہذا ما قرضہ بہ الخ **اقول** تعریظ با لظا کو بالضاد لکھنا دال جہالت
و نادانی پر مقرظ کی ہی گویا مقراض عنایت سے اپنے عزیز مولف رسالہ ابتر کی اصلاح سر کی ہی

کہ مصداق مثل مشہور ہوا۔ گھر رہا نہ تیر تہ گیا سر مونڈا فضیحت ہوا۔ اور واقعی تقریظ مقرظ کی حق
موءلف مین معترض سے بڑھکر فاضح ہی جیسا کہ جملہ حداثت سن و عدم مہارت فن سے ثابت ہوتا ہی
فتامل **قولہ** الضعیف التمسک بالثقلین الخ **اقول** اول ایک الف رسم خط بالثقلین مین
زیادہ ہی دوم بجا تھا مقرظ کو بجاے ضعیف التمسک کے غیر التمسک لکھنا اسواسطے کہ دعوی تمسک
بالثقلین اس فرقۂ شیعہ سے افراد کاملین سے اسکے بالفعل مقرظ و سرادر زادہ آنکے موءلف
شعسف رسالہ انثر مین سراسر باطل و بلاسند ہی حتی کہ مقرظ ضعیف التمسک ہونے کا معترف ہوتا
ہو دلیل بطلان دعوی تمسک بالثقلین کی یہ ہی کہ خلاصہ مطلب حدیث ثقلین کا جو کہ دیباچہ اس
کتاب مین مقام لعنت رسول کریم مین بلفظہا مذکور ہو چکی ہی یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ مین نے اپنی امت کے واسطے دو شی معظم کہ ایک انمین سے اعظم دوسری سے ہی چھوڑا ہی تاکہ
تعظیم کرین انکی اور عمل کرین انکے ارشاد پر یعنی قرآن شریف اور اہل بیت کو بیان پر مقدم ہی
تعظیم و توقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ اس مقام مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
غیب ہین اور نائب چھوڑا ہی آنحضرت نے قرآن شریف اور اہل بیت کو اور جب تک کہ غیب کی
توقیر ذہن مین نہ آوے توقیر نائبون کی اسکے ذہن مین آنا محال ہی اور توقیر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی جیسے ذہن مین اس فرقۂ شیعہ کے مرکوز ہی قابل غور ہی نعوذ باللہ منہا۔ انکے اصول
روایت سے تو آنحضرت صلعم نبوت و رسالت سے بھی معزول ہو چکے ہین مشتے نمونہ از خروارے
ایک روایت صحیح کتاب معتبر سے انکی لکھتا ہون۔ مناقب مرتضوی مین ہی کہ حضرت جبرئیل
امین نے دربارۂ اقامت جناب مرتضوی کے منصب امامت پر پیغام رب العالمین کا پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچایا لیکن کچھ فائدہ نہوا یعنی جناب پیغمبر صلعم نے عذر کیا
اور فرمایا کہ اگر مین ایسا کرون قریش مجھے تہمت کرین اور کہین کہ قرابت قریبہ باعث اس
امامت کی ہوئی ہی اور اسی قدر پر قناعت نہ کرین بلکہ ایک دوسرے سے جدا ہون اور بغض اور
حسد کو اپنے ظاہر کرین جب مدینہ مین پہونچونگا اس مہم کو انجام دونگا اس سفر مین مجھے معذور

رکھو اس خطاب عظیم و عتاب شدید پہونچا کہ فلعلک تارک بعض ما یوحی الیک وضائق بہ صدرک یعنی شاید تو ترک کرنے والا ہے تو بعض اُس چیز کو کہ وحی کی گئی ہے طرف تیرے اور تنگی کرنے والا ہے ساتھ اُسکے سینہ تیرا پھر تاخیر اور توقف عمل مین آئی اور مراجعت ہوئی یہانتک کہ اس مضمون کی وحی الٰہی پہونچی کہ اے رسول جلد علی کو خلیفہ کرو ورنہ دفتر رسالت سے نام تیرا بدر کیا جاویگا انتہی اور محقق ہے کہ اسکے بعد بھی رسول خدا نے حضرت علی کو منصب امامت وخلافت پر متمکن نہین کیا پس نعوذ باللہ منہا از روے اس روایت نا درایت جناب حضرت رسالت صلعم نبوت و رسالت سے معزول ہو گئے۔ الا لعنت اللہ علی الکاذبین۔ الغرض اصل کی حالت اس فرقہ شیعہ کے نزدیک یہ ثابت ہوئی اب فروع کو کہ عبارت ثقلین سے یعنی قرآن شریف واہل بیت سے انکی قدر ومنزلت جس درجہ اس فرقۂ شیعہ کے نزدیک ہے اُسکو بھی بغور ملاحظہ فرمایئے قرآن شریف جسکو رسول خدا صلعم نے اعظم الثقلین بیان فرمایا ہے اور اسکی حفاظت کا ذمہ حفیظ علیم نے اپنے اوپر لیا ہے جیسا کہ فرمایا خداے علیم نے کلام قدیم مین اپنے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی بہ تحقیق ہم نے نازل کیا قرآن کو اور بہ تحقیق ہم اُسکے ہر آئینہ حفاظت کرنے والے ہین نعوذ باللہ منہا اُس حفیظ علیم حی قیوم کو خلاف وعدہ سمجھکر قرآن شریف کلام پاک کو اُسکے محرف مثل توریت وانجیل اور صحف ماضیہ کے جانتے ہین چنانچہ یہ جملہ کتاب معتمد علیہ فرقہ شیعہ مین مکتوب ہے کہ این بیاض عثمانیست نہ کلام آسمانی پس آنرا چہ اعتبار چنانچہ اسی جانب عبارت حضرت حیدریہ کی مشعر ہے پس جس چیز کا اعتبار نہو اُسکا وقار کیا ہے اور تمسک اُس سے کیونکر صحیح ہو اور عقلا پر بھی ظاہر ہے کہ جب نعوذ باللہ منہا حضرت عثمانؓ جامع آیات قرآن اس فرقۂ شیعہ کے نزدیک کافر وغاصب ٹھہرے تو انکی ترتیب دی ہوئی کتاب کیونکر تمسک اور عین ایمان ہوگی جبکہ اعظم ثقلین کا تو تمسک اس فرقہ کے یون رہا باقی رہے اہل بیت عترت رسول کریم کے انکی تعظیم کی حالت سنیئے کہ عترت باجماع اہل لغت اقارب کو کہتے ہین اور شیعہ بعض اقارب سے پیغمبر خدا کے انکار کرتے ہین مثل حضرت ام کلثوم و حضرت رقیہ صاحبزادیان رسول اللہ صلعم کی اور بعض اقارب پیغمبر خدا کو داخل عترت نہین کرتے

مثل حضرت عباس عم رسول خدا صلعم کو اور اولاد کو انکی اور مثل حضرت زبیر ابن صفیہ پھوپھی
رسول اللہ کو کہ پھوپھی زاد بھائی آنحضرت صلعم کے تھے اور سوا اسکے ازواج مطہرات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہر دو خسر اور داماد سے پیغمبر خدا کے اور اکثر اولاد سے حضرت خاتون جنت
کے بغض رکھتے ہین مثل حضرت زید شہید پوتے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کہ بیٹے حضرت امام
زین العابدین و بھائی حضرت امام محمد باقر کے کہ نہایت پرہیزگار اور عالم تھے اور پسر انکے حضرت
یحیی سے کینہ و دشمنی رکھتے ہین حتی کہ پیشواؤن نے اس فرقہ ناحق شناس کے آن امام زادہ
مظلوم یعنی زید شہید کو کہ بمقابلہ امرایان ہشام بن عبد الملک مروانی کے صف آرا ہوئے تھے
تنہا چھوڑ کر فرار بر قرار اختیار کیا کہ انجام کار آن امام زادہ مظلوم نے آن لوگون کو خطاب رافضیون کا
دیکر خلعت شہادت آبائی زیب بدن کیا یعنی وقت کنارہ کشی آن لوگون کے میدان معرکہ سے
فرمایا رفضونی رفضا یعنی چھوڑا مجھکو رافضیون نے اور علی ہذا القیاس حضرت ابراہیم اور حضرت جعفر
بیٹے حضرت امام موسی کاظم کو ملقب بکذاب کرتے ہین و علی ہذا القیاس حضرت جعفر بن امام علی نقی کو
کہ بھائی حضرت امام حسن عسکری کے ہین اور اسی طرح حسن مثنی بن امام حسن اور پسر انکے عبد اللہ
کو معاذ اللہ مرتد و کافر کہتے ہین اور حضرت ابراہیم بن عبد اللہ اور حضرت زکریا بیٹے حضرت
امام محمد باقر کو اور محمد بن قاسم بن حسین اور یحیی بن عمر کو کہ فرزند زادگان اور معتقدان حضرت امام
زید شہید بن علی بن حسین تھے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین معاذ اللہ کافر کہتے ہین اور حضرت
امام حسن مثنی بیٹے حضرت امام حسن سے یہانتک حسد ہی کہ ان امام زادون کو اہل بیت سے خارج
کر دیا ہی بلکہ ان حضرت کو پسر متبنی کہتے ہین نہ پسر حقیقی امام حسن کا پس اس جگہ ناصبیت اس
فرقہ کی تماشا کرنی چاہیے کہ بجناب آن بندگان پاک کے کہ لخت جگر ائمہ اور برادران ائمہ اور
بضعہ سیدۃ النساء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین کس قدر اہانت اور حقارت کرتے ہین
اب جاننا چاہیے کہ جن اہل بیت متعدد کو یعنی دوازدہ امام کو شیعہ معتقد اپنا جانتے ہین اور ساتھ
انکے بظاہر محبت رکھتے ہین اور حضرات ائمہ کی جناب مین بھی پیشوایان شیعہ باطن مین در پردہ

محبت حسد یا عیوب وقبائح بیان کرتے ہین اور بجناب انکے اہانت زیادہ تر خوارج اور نواصب سے کرتے ہین
لہذا بطور مشتی نمونہ از خروارے کے چند لغویات انکے کہ بجناب ائمہ کے در پردہ ثابت کرتے ہین یہان پر تحریر ہوتے ہین
ازانجملہ آن لغویات کے ایک یہ ہی کہ بجناب امام صادقؑ کی نسبت کرتے ہین کہ فرمایا حق مین حضرت ام کلثوم بنت حضرت
خاتون جنت کے اول فرج غصبت منا یعنی پہلا مقام مستور ہی کہ غصب ہوا ہم لوگون سے سبحان اللہ یہ
کیا کلمہ ہی کہ زبان سے انکی نکلتا ہی قریب ہی کہ زمین شق ہو اور آسمان ٹوٹ پڑے پس اس کلام سے
حق مین چند بزرگان پاک کے اہانت ثابت کرتے ہین۔ اول حق مین آن سیدہ پاک بضعۃ رسول اللہ
جگر پارۂ بتول کے کس قدر فحش اور سوء ادبی ہی اور اس خصلت خبیثہ کو ساتھ دامن پاک اس
طاہرہ کے ثابت کرتے ہین دوسرے حق مین حضرت امیرؑ اور حسنینؑ کے کس قدر حقارت وبیغیرتی
ثابت کرتے ہین ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص کیسا ہی رذیل وکمینہ ہو حتی کہ خاکروب سے کوئی قوم
رذیل نہین ہی اگر اس قوم کی بہو بیٹی کوئی غیر شخص جبراً اپنے گھر مین ڈالے وہ رذیل بھی ننگ
ناموس کا خیال کرکے غیرت کو راہ دیگا اور مارنے مرنے کو طیار ہو جائیگا بخلاف ان بزرگون
کہ باوجود حضرت علیؑ کے کہ شیر خدا ہین اور مصداق حقیقی لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار یعنی
کوئی جوانمرد مثل حضرت علیؑ کے نہین اور کوئی تلوار ذو الفقار سی نہین کیا آپکو خیال نہوا اور
غیرت نہوئی بیٹی اپنی حوالہ غیر کے کردی تیسرے حق مین حضرت امام جعفر صادق کے اس کلمۂ فاحشہ
کو نسبت کرتے ہین ایسا کلمہ کوئی بزرگ زبان پر نہین لا سکتا علی الخصوص اپنے عضو مستور الام
کو ساتھ قریب بزرگ اپنے کے بلکہ اوباش بھی ایسے کلمہ سے نسبت قرابتدار اپنے کے شرم کرتے ہین
ازانجملہ روایت ہی کلینی سے کہ حضرت امام صادق نے قرآن شریف کو اندر دسے اہانت کے
زمین پر ڈالدیا نعوذ باللہ منہا ازانجملہ نسبت تقیہ کی کہ اسمین ارتکاب کذب صریح کا ہی طرف ائمہ
معصومین کے باوجود علامت ایمان بیان کرنے حضرت علیؑ کے صدق کو گرچہ مضر ہو نہج البلاغہ
مین جیساکہ یہ روایت بتمامہا اوپر بیان ہو چکی ہی۔ ازانجملہ روایت صاحب المحاسن کی ہی حضرت
امام موسی کاظمؑ سے انہ قال لا تعلموا انہا الخلق اصول دینہم یعنی تحقیق امام موسی کاظمؑ نے فرمایا

کر سکتا تو اس خلق کو اصول دین کا آنکے سبحان اللہ اس روایت مین کیسی نسبت تبلیغ طرف
ائمہ کے کی ہے جو حضرات ہادی ورہنما خلق ہین اور وجود باجود آنکا محض واسطے رہنمائی اور
ہدایت خلق اور اظہار حق اور ابطال باطل کے ہے تعلیم کو اصول دین خلق کی منع فرماوین سے
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ٭ الغرض ایسی ہجو قبیح اور عیوب اس قسم کے ہزار ہا اسکے
کتب مین مندرج ہین ان اوراق مین گنجایش نہین رکھتے ان حضرات کے ذوات طیبات
کی توقیر تو اس فرقہ شیعہ کی روایات سے ثابت ہوچکی باقی ماحصل اس فرقہ کا اوپر اقوال متبرکہ
عترت طاہرین کے اسکو بھی بغور ملاحظہ فرمائیے اول جتنے اقوال متبرکہ حضرات ائمہ خصوصا حضرت
امیر کے کہ مدح مین صحابہ اور بیان حقیقت خلافت خلفاے ثلثہ مین منقول ہین انکو نہین مانتے ہین
دوم جو روایتین کہ بتاکید حضرت علی رض نے باب پیروی جماعت مین کہین ہین اس فرقہ کے سلف نے
انکو بھی تسلیم نہین کرتے چنانچہ نہج البلاغت مین ہے کہ فرمایا حضرت علی رض نے الزموا السواد الاعظم
فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم
للذئب یعنی لازم پکڑو تم جماعت اور گروہ بڑے کو پس البتہ ہاتھ خدا کا جماعت پر ہے اور بچو تم جدا
ہونے سے پس تحقیق جدا ہونے والا آدمیون سے حصہ ہے واسطے شیطان کے جیسا جدا ہونے والی
بکری بکریون سے حصہ واسطے گرگ کے ہے۔ اور کلینی اور قمی اور طوسی وغیرہ نے لکھا ہے اور نہج البلاغت
مین بھی ہے ان امیر المومنین قال ان للناس الجماعۃ ید اللہ علیہا وغضب اللہ علی من خالفہا
یعنی فرمایا حضرت علی رض نے البتہ واسطے لوگون کے جماعت ہے ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہے اور غضب اور
غضب اللہ تعالی کا اوسپر ہے کہ مخالفت کرے جماعت کی اور معلوم ہے کہ زمانہ حضرت علی رض مین بھی مقبول
یہی فرقہ شیعہ اولی اہل سنت وجماعت کا تھا اور جماعت کا اطلاق بھی انھین پر ہے پس یہی
عامل قول پاک حضرت علی رض کے ہین اور خدا کا ہاتھ بھی اسی جماعت پر ہے اور یہ فرقہ شیعہ مخالف
قول آنحضرت کا اور منصوب بخدا حسب فرمودہ حضرت ممدوح کے ہے پس دعوی تمسک ثقلین ہر ا
مقرظ ومولف اور تمامی اہل مذہب سے ان دونون کے باطل ہوا اور ظاہر ہے کہ مجرد دعوی محبت

اہل بیت بغیر اطاعت دیسیر رہی اقوال انکے ہمارا مشہور ہے مقولہ کسی بزرگ کا ہے ۵ تعصی
الالہ وانت تظہر حبہ ✽ ہذا العمری فی القیاس بدیع ✽ لو کنت صادقا لاطعتہ ✽ ان المحب لمن یحب مطیع
یعنی نافرمانی کرتا ہے تو خدا کی اور تو ظاہر کرتا ہے محبت اسکی یہ قسم ہے عمر کی میری کہ عقل سے بہت
دور ہے اگر سچا ہوتا تو ہر آئینہ اطاعت کرتا اسکی بتحقیق محب جسکو دوست رکھتا ہے تابعدار اسکا
ہوتا ہے فتامل وتشکر قولہ الحقیر السید الخ اقول اس کلام سے معترض کی جہالت نسب مین
اسکے ثابت ہوتی ہے سیادت کو نعوذ باللہ حقارت سے کیا علاقہ جب اس نسبت مین انکو شک
ہی تھا سید لکھنا کیا ضرور تھا کیا انہوں نے قول رسول اللہ صلعم کا نہین سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے
من ادعی قوما لیس لہ فیھا نسب فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی جو شخص دعوی کرے داخل ہونے کا
اپنے اس قوم مین کہ نہین ہے واسطے اسکے اس قوم مین نسب پس چاہیے کہ ٹھہرالے جگہ اپنی
دوزخ سے ٹھہرالے غرض یہ ہے کہ جو اپنی ایسی قومیت ظاہر کرے کہ جس قوم سے اسکو تعلق ہی
نہین ہے مقام اسکا دوزخ ہے پس اس صورت مین معترض کو مجرد نام اپنا لکھنا کافی تھا اور جب نقص
نسب مین اپنے ننگ رکھتے ہین تو مولف متعصب کو کہ برادرزادہ انکے ہین سیادت سے استعفا
دینا چاہیے کس واسطے کہ جب جڑ ہی متزلزل ہوگئی شاخ کا وجود کہان سے ثابت رہیگا ۵
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت ✽ خلا تغفل قولہ صادق الخ اقول برعکس نہند نام زنگی کافور
اولاً جب دعوی تمسک بالثقلین مین کذب صریح انکا یعنی معترض کا ثابت ہوچکا تو اب انکو چاہیے
کہ لقب صادق اپنا کاذب رکھین اور ثانیاً کتب سے انکے فرقہ شیعہ کی ثابت ہے کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مین صادق ہون بعد میرے جو لقب اپنا صادق رکھے یا مسمی
صادق ہو وہ کاذب ہے اس بیان صداقت بنیان سے بھی بقول امام معصوم معترض کاذب
ٹھہرے اور انکے واسطے یہ مثل صادق آتی ہے کردہ خویش آید پیش ✽ یعنی انھین کے مذہب
کی کتاب سے کاذب ہونا انکا ثابت ہوا فتصدق قولہ محمد وآلہ الخ اقول نوبت تحریف معترض
کی یہانتک پہونچی کہ رسول خدا صلعم کے اسم مبارک سے حرف میم کو محو کر دیا اور دور دخطاب

سے چہل سال عمر عزیزت گذشت * مزاج تو از حال طفلی نگشت دیکھے ہوئے استغفر اللہ ہم پاک کے ساتھ یہ بے ادبی ع بے ادب محروم گشت از فضل رب * اور یہ فعل مقرظ کا سہواً نہین ہی بلکہ عمداً حالت درستی ہوش وحواس مین موافق عقیدہ بعض پیشوایان مستقدین اپنے کے لکھا ہی اسواسطے کہ العیاذ باللہ بعض رہی لوگ حلول ذات خدا کے حضرات پنجتن پاک مین قائل تھے ظاہر ہی کہ مقرظ نے بھی اسی تقریظ مین الحمد اللہ لکھا ہی اور جب یہ جملہ آنکے نزدیک صحیح ہوا تو حمد نعوذ باللہ تنہا خدا ٹھہرا پس باعتبار حلول واتحاد کے محمد رسول اللہ صلعم کو بھی حمد کہنا بجا ہوا نعوذ باللہ من ہذہ العقائد الفاسدۃ ای حضرت مقرظ خدا اور رسول کو پہچانو اور تنقیص اور توہین سے ذات ذوالجلال اور نبی ذوالکمال کی باز آؤ اور طریقہ اسلم حضرت علی مکرم یعنی سواد اعظم کو اختیار کرو کہ عذاب نار جہنم سے بچو و ما علینا الا البلاغ المبین اور اگرچہ اصلاح کلام مقرظ کی بہت دشوار ہی بایں ہمہ جس قدر لکھا گیا ہی واسطے ہدایت اُنکی کے کافی ہی بشرط تقدیر الٰہی اور جب اصلاح مقرظ سے کہ ضمن مین اُسکے اصلاح مولف متعسف کی بھی ہی بفضل خدا فرصت حاصل ہوئی اب اصلاح تحقیقی مولف متعسف کی جانب عنان قلم کو منعطف کرتا ہون اور اول چند سطور عبارت پر شرارت رسالہ ابتر کو نقل کرکے پارہ پارہ کرکے اسکی دھجیان اڑاتا ہون شاید مولف متعسف کو شرم دامنگیر ہو اور بیہودہ گوئی سے باز آوے اور طریقہ حق اختیار کرے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف

بسم اللہ الرحمن الرحیم سا الحمد للہ علی ما ہدانا و عرفنا امام زماننا وحفظ من ایادی الاعادی جعل غیبتہ وسیلۃ التوافر الحسنات ووعدنا انتقام الاعدا وبسیفہ الفارق بین الحقیات والکفریات وبہ یملا الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا علی رسولہ محمد وآلہ لاسیما قائمہم اکمل الصلوۃ والتحیات اما بعد پس مخفی نہ رہے او پر طالبان حق کے کہ کسی مخالف نے جواب حدیث نبوی من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ کا بوساطت : خنا المعظم جناب شیخ محمد ذکی ولد اور یوسی مع سوال اہل حق کے نزدیک حقیر کے بھیجا ہر چند قابل التفات وتوجہ بوجہ سخافت دلیل

سن کے تو دل مشقون ہین اور باعتبار لقب و منصب اجتہاد کے ثانی شیطن فرقہ غلات شیعہ
اُنسے فہم مین ہزار درجہ بہتر ہین وے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نعوذ باللہ منہا خدا کہتے ہین تو
مناسبت و مشارکت اسمی بھی وہان پائی جاتی ہو اور حمد جو ایک شی اضافی ہو اس سے اور ذات وجب الوجود
سے کیسا توحد ہو جو دونون چچا بھتیجے بے موقع کہ گئے ذرا یہ بھی خیال نہ کیا قال اللہ تعالی ومن
یدع مع اللہ الہا آخر لا برہان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ انہ لا یفلح الکافرون فرمایا اللہ تعالی نے اور
جو پکارے ساتھ خداے تعالی کے دوسرا خدا کہ نہین دلیل واسطے اُسکے یعنی ساتھ اُسکے سوا
اسکے نہین کہ حساب اُسکا نزدیک پروردگار اُسکے ہو تحقیق نہین رستگار ہوتے کافرین امت
محمدیہ سے نکل کر کافرون مین داخل ہونے سے نہ ڈرے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات
اعمالنا بچائیو خداے ڈرو زبان سنبھال کر کلام کرو اللسان عدو الانسان یعنی زبان دشمن
انسان کی ہو قول رسول پاک ہو ایسے دشمن درونی سے احتراز واجب ہو نجانا اللہ من شرہا
قولہ ہدانا الخ **اقول** ہدایت اگر سب و شتم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تکفیر حضرات اہل بیت عظام
کا نام ہو جیسا طریقہ مولف متعسف اور ہم مشربون کا اُنکے ہو تو ضلالت کس کا نام ہوگا رب فیما
اغویتنی لاغوینہم اجمعین یعنی کہا ابلیس نے پروردگار میرے پس بسبب اُس امر کے کہ بہکایا
تو نے مجھکو سر آئینہ بہکاؤنگا اُن سب کو یعنی بنی آدم کو اسی جملہ کا سبق مولف متعسف کو یاد کرنا
ضرور تھا کہ مجتہد فرقہ شیعہ کا اُستاد ہو ہدانا کہنا غلط تعقل **قولہ** عرفنا امام زماننا الخ **اقول** کوئی
دلیل پیش کرنی چاہیے از روے وحی کے اسواسطے کہ جب امام کا تقرر کرنا اللہ پر واجب ہو
نزدیک فرقہ مولف متعسف کے تو سند امامت بھی اُسکے ساتھ بھیجنا اللہ پر ضرور ہو پس وہ سند
مولف تک پہونچی ہوگی جسکے ذریعہ سے مولف متعسف نے امام زمانہ کا دعوی کیا ہو ایسی صورت
مین اُنکو لازم ہو کہ وہی سند پیش کردین سوال وجواب لایعنی سے کیا فائدہ ہو تعقل **قولہ**
حفظہ الخ **اقول** اول امر غیر واقع کو اللہ تعالی کی جانب نسبت کرنے سے مولف متعسف نے
کچھ باک نہ کیا ثانی اللہ حفیظ علیم کرے بقدرت نگہدار بالا و شیب + خداوند دیوان روز حسیب

ہی جیسے دوست دشمن کی حفاظت کرتا ہی تخصیص کی کیا جگہ ہی اور مقام حمد مین تعریف ناقص بیان
کرنے سے کیا امید ثواب فتفکر قولہ وجعل غیبتہ الخ اقول غیبت امام کو وسیلہ توافر حسنات
ٹھہرانا مصداق ع برعکس نہند نام زنگی کافور ثابت کرتا ہی کیا امت محمدیہ کا جہالت مین
پڑا رہنا و مختلف راہون مین چلنے کا نام توافر حسنات ہی بلکہ یہ غیبت تو نزدیک فرقہ مولف
متعسف کے ذات بے عیب مین وحدہ لاشریک لہ کی الزام لگاتی ہی کس واسطے کہ اصلاح
خلائق کی اس فرقہ کے نزدیک اللہ تعالی پر واجب ہی اس صورت مین غیبت امام کی خلاف
اصلاح ہی پس مولف متعسف نے حمد کو بیان نہ کیا بلکہ جملہ اضافیہ کو اللہ غنی کی جانب منسوب کیا
اور ایک او عا محض کو ثابت کرنے کے واسطے استعمال کفریات کا کیا اور سیف فارق سے
امام آخر الزمان کی کچھ خوف نہ کیا اللہ تعالی مولف متعسف کو سمجھ کامل عطا کرے کہ ایسی بیباکیون سے
توبہ کرے اللہم احفظنا قولہ التوافر الخ اقول یہ بھی الف زائد ہی ورنہ مضاف پر الف لام کیسا
جہالت کی تو دوا یہی ہی یعنی تحصیل علم بیدانشی کی کوئی دوا نہین ہی چاہیے کہ بار دوم خدمت استاد
کامل کی بجا لاکر مولف متعسف تحصیل علم کرین فتبصر قولہ وعد انتقام الاعدار الخ اقول بشیلک
یہ سب صفات صادق آتی ہین ذات بابرکات پر حضرت امام محمد بن عبد اللہ مہدی آخر الزمان
کی کہ اولاد امجاد سے حضرت امام حسن مجتبی صاحبزادہ اکبر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے ہونگے
اور قریب خروج دجال لعین اور نزول حضرت عیسی کے سپہر برین سے ظہور آنکا سرمایۂ سرور ہوگا
جیسا کہ مفصلاً بیان آنکا آیندہ ہوگا اسی رسالہ مین اور انکی پیدایش کی کوئی خبر ابھی تک تحقیق
نہین ہوئی ہی کہ غیبت انکی وجہ توافر حسنات ہو اور حضرت محمد بن امام حسن عسکری کو جو یہ گروہ
ناحق شیرہ وہ امام آخر الزمان سمجھتے ہین اور غائب عن الابصار وحاضر فی الامصار جانتے ہین
یعنی غائب نظرون سے حاضر شہرون مین ہین محض تخیل باطل وراے عاطل ہی ایسی
خیالی اور وہمی امامت سے نہ اصلاح خلائق کی متصور ہی بلکہ افساد عالم کی مصدق ہی اور
نہ ذات باری تعالی کو بوجہ ترک اصلح کے الزام سے برارت ہو سکتی ہی تعالی اللہ عما یقول

بخوبی نہ سمجھا قابل عدم التفات بیان کیا مثل اُس لومڑی کے کہ واسطے لینے انگوروں کے ٹٹی پر اُسکی جست کی جب وہان نہ پہونچ سکی بیان کیا کہ ترش ہے **قولہ** تزییف جواب الخ **اقول** مولف متعسف نے جواب مجیب مصیب کو تسلیم کرلیا ہے کہ ابطال مین اُسکے یہ چند سطور نہین لکھی ہین بلکہ اپنے ضعف قلب و دماغ کے باعث سے تزییف جواب مین اُسکے فعل عبث کیا ہے کما لایخفی **قولہ** نصر المومنین الخ **اقول** مولف متعسف کو اپنے جملہ دعائیہ مین اس کلمہ کے داخل کرنے کی حاجت نہ تھی کہ اللہ تعالی نے خود کلام پاک مین اپنے فرمایا ہے۔ وکان حقا علینا نصر المومنین یعنی ہے حق ہم پر مدد مومنین کی پس اس صورت مین اول مولف متعسف کو ایمان اپنا درست کرنا چاہتا تھا جسکے باعث مستحق نصرت الٰہی ہوتے نہ کہ مادہ خلاف جمع کرکے امیدوار اعانت خدا ے تعالی کے ہوتے ؎ ہر آنکہ تخم بدی کشت چشم نیکی داشت دماغ بیہدہ پخت و خیال باطل بست ❊ **قولہ** یہ قول ثالث الخ **اقول** جبکہ رسالہ ابتر مولف متعسف کا بیان حق و باطل ہے نام اسکا لاحق ولا باطل بل امر بین بین یعنی نہین حق ہے نہین باطل ہے بلکہ ایک شے درمیانی ہے رکھنا چاہتا تھا خلاصہ یہ ہے کہ معدن النفاق رسالہ ابتر کا نام رکھنا بہت مناسب تھا نہ فاروق اکبر **قولہ** بالفاروق الاکبر الخ **اقول** اس جگہ پر مولف نے پیروی چچا کی اپنے کی ہے کہ موصوف کو معرف باللام لائے مگر پیروی بھی کامل طور پر کی ہے کہ اگر انھون نے ایک الف کی زیادتی کی ہے انھون نے بھی اُنکی تقلید سے چچا کی داد دی ہے **قولہ** قال السائل اللبیب الخ **اقول** صفت سائل مین بلندیائی قلم مولف متعسف کی معلوم ہوتی ہے اسواسطے کہ سائل جیسا کہ مجھے معلوم ہوا پدر بزرگوار اُنکے ہین لفظ الاب کا اللبیب ہوجانا دلیل لغزش قلم و دست مولف متعسف کی ہے فتفکر **قولہ** پس اب بتائیے الخ **اقول** حضرت سائل بھی علم کے پتلے معلوم ہوتے ہین بتائیے اور بیان فرمائیے مین کیا فرق سمجھے کہ تقریر کو طول بیجا سے آشنا کیا ع سا لیکہ نکو ست از بہارش پیدا ❊ کیون نہو سائل اور مولف متعسف ایک ہی تھیلی کے سبحے ہین ع

پدر نامجو و پسر نامدار * ایسے ہی موقع مین صادق آتا ہی **قولہ** اور جاہل کے واسطے نہین ہی مگر جہنم الخ **اقول** جاہل سے مولف متعسف نے کیا مطلب سمجھا ہی اگر جاہل ذات و صفات حضرت خدا و رسول خدا سے مراد ہی البتہ یہ جملہ صادق آتا ہی مگر یہان پر یہ مراد ہو نہین سکتی اوپر مذہب لکھ چکے جیسا کہ خود اسنے اپنے رسالہ اشتر مین امام سے مراد امام مہدی آخر الزمان حضرت محمد بن حسن عسکری کو لیا ہی باقی رہی جہالت عرفان امام آخر الزمان و دیگر آئمہ معصومین کی پس وہ جہالت بقول معتبر پیشوایان مذہب مولف متعسف کے موصل جہنم نہین جیسا کہ بالتفصیل وقت لکھنے فیصلہ امامت بیان کرونگا انشاء اللہ تعالی الایمان پر واسطے تنشیط اذہان ناظرین کے ایک جملہ تقریر فاضل کاشی سے ملخص کر کے لکھتا ہون یعنی فاضل کاشی شیعی نے بعد لکھنے معنی محبت لہم و عداوت لعدوہم کے یہ لکھا۔ ومن ہہنا یحکم بنجاۃ کثیر من المخالفین المستضعفین سیما الواقعین فی عصر خفاء الامام الحق المحبین لائمتنا صلوات اللہ علیہم اجمعین وان لم یعرفوا قدرہم وامامتہم کما یدل علیہ ما رواہ الکافی باسنادہ الصحیح عن زرارۃ عن ابی عبداللہ قال قلت اصلحک اللہ ارایت من صلی وصام واجتنب المحارم وحسن ورعہ ممن لا ینصب ولا یعرف فقال ان اللہ یدخل اولئک الجنۃ برحمتہ ترجمہ یعنی اور یہی جگہہ سے حکم کیا جاتا ہی ساتھ نجات بہت مخالفین ضعیفون کے خصوصاً وہ لوگ کہ واقع ہین زمانہ غیبت امام حق مین کہ محبت رکھتے ہین ساتھ ائمہ ہمارے صلوات اللہ علیہم کے اگرچہ نہ پہچانتے ہین قدر انکی اور امامت انکی جیسا کہ دلالت کرتی ہی وہ چیز کہ روایت کیا ہی اسکی کافی نے ساتھ اسناد صحیح اپنے زرارہ سے ابی عبداللہ سے کہا اسنے کہ کہا مین نے نیکی دے تم کو اللہ تعالی کیا جانتے ہین آپ اسکو جو شخص نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور بچے حرام سے اور نیک ہی تقوی اسکا ان لوگون سے کہ نہ دشمن ہین اور نہ عارف امام ہین پس فرمایا حضرت ابو عبداللہ امام صادق نے بہ تحقیق کہ اللہ داخل کریگا انکو بہشت مین رحمت سے اپنی۔ جائے غور ہی کہ حضرت امام صادق رضی اللہ عنہ تو جاہل امام کو داخل بہشت جانتے ہین اور شیعہ نامرضیہ انکے جاہل منصب امام کو دوزخی بتاتے ہین

ودعوی پیروی اقوال ایمہ طرفہ اسپر ہی اللہ تعالی اس گروہ کو فہم کامل عطا کرے **قولہ المجیب المصیب الخ**
اقول ؎ چشم بداندیش کہ برکندہ باد ❊ عیب نماید ہنرش در نظر ❊ الحق مگر قول صحیح ہی یعنی بات حق
گڑوی معلوم ہوتی ہی مجیب مصیب نے جب جواب باصواب دیا سائل ووارث کو اسکے تسلیم
کرلینا حق کا ممنون احسان مجیب مصیب کا ہونا ضرور تھا نہ کہ بہ تقتضاے تیرھوین صدی کے
نیکی کا بدلا بدی ہی عوض اس تعلیم خیر کے خطاب مریب کا مولف جنیب سائل کیب نے مجیب کو
دیا ہیچ ہی ؎ زمین شور سنبل برنیارد ❊ درو تخم عمل ضائع مگردان ❊ باسیہ دل چہ سود گفتن
وعظ ❊ نرود میخ آہنی در سنگ ❊ خیر اللہ تعالی توفیق خیر مولف متعسف کو مرحمت فرما دے
قولہ ناقلا عن المجیب ترجمہ اسکا یہ ہی الخ **اقول** یہ عین خطا وتحریف مولف متعسف ہی
کیونکہ تحریف کلام والفاظ طریقۂ اسلاف مولف کا ہی قطعاً مجیب مصیب ایک شخص صاحب استعداد
اس سے ایسی غلطی فاش محالات عادیہ سے ہی ودلیل کمال استعداد مجیب مصیب کی یہ ہی کہ
موافق تحقیق علماے نامی مذہب مولف متعسف کے ترجمہ حدیث مسطور کا لکھا ہی چنانچہ ملا خلیل
قزوینی نے شافی شرح کافی کلینی مین زیر حدیث امام ابوجعفر کے کہ عبارت اسی حدیث سے ہی
لکھا ہی۔ المیتۃ بکسر المیم مصدر نوعی من باب نصر میتۃ جاہلیۃ ترکیب اضافی او توصیفی الخ یعنی
میتۃ ساتھ زیر ہونے میم کے مصدر نوعی باب نصر سے ہی میتۃ جاہلیۃ ترکیب اضافی یا توصیفی ہی الخ
حاصل یہ ہی کہ واسطے تشبیہ کے موت جاہل امام کی مثل موت اہل جاہلیت کے ہی باقی رہا یہ کہ
اہل کا لفظ حدیث مین مذکور نہین ترجمہ مین کہان سے آیا جواب یہ ہی کہ قرآن شریف مین ہی
وان من قریۃ الا نحن مہلکوہا یعنی نہین کوئی قریہ مگر یہ کہ ہم ہلاک کرنے والے مین اہل کو اسکے
مفسرین محققین نے یہی ترجمہ آیت شریفہ کا کیا ہی یہان لفظ اہل کا کہان سے آگیا جو اسکا جواب ہے
وہی مجیب مصیب کی جانب سے جواب ہی فتدبر **قال المولف المتعسف** ہداہ و انقذہ
من التعسف اقول بعون اللہ الجلیل مثل مشہور ہی کہ شروع مین بسم اللہ غلط یہان بھی جب
مجیب سے کئی غلطی صریح واقع ہوئی پہلے تو یہ کہ خدشہ اول قول رسول کو لکھا نعوذ باللہ من ذلک

دوسرے جب لکھا کہ جواب خدشۂ اول تو چاہیے کہ جواب بھی لکھے حالانکہ محض ترجمہ حدیث پر اکتفا کیا تیسرے یہ کہ اول لفظ ترجمہ کو لشبکل ترجمہ بعین شاید مخفف سنت جماعت سجھکر الف لکھا ہو اور احتمال خطاے کاتب بھی نہین ہو کس واسطے کہ صحت پر ایک بزرگ اسی جمعیۃ کے گواہی کر چکے ہین اور ثانیاً ترجمہ مطابق حدیث نہین لکھا کیونکہ حدیث مین کوئی حرف تمثیل نہین ہو مانند کس چیز کا ترجمہ ہو تمثیل مین از روے معانی و بیان کے قباحت لازم آتی ہو کما لا یخفی علی من لہ نصیب اور اسی طرح چونکہ حدیث مین جاہلیت صفت میتۃ ہو تو چاہیے کہ ترجمہ موت جاہلیت سے کرتا نہ یہ کہ موت اہل جاہلیت کہا اسی سے لیاقت معلوم ہوگئی اور ہم نے شروع مین مجیب کو عدم لیاقت مجیب کہا ہو واسطے سند آپکے اِسکو لکھا ورنہ اس جواب مین بہت خطا کی ہو کہانتک اِسکا بیان ہو غرض اصل مطلب سے ہو۔ **قول المجیب** ہم انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب امام زمانہ کو بتاوینگے اور اس حدیث کا جواب شافی دینگے لیکن باقرار آپکے ثابت ہو کہ یہ حدیث آپکے یہان بھی ثابت ہو اب ہم آپ سے استفسار کرتے ہین کہ آپ امام زمانہ کو پہچانتے ہین یا نہین اگر نہین پہچانتے ہین اور بغیر پہچانے ہوے امام زمانہ کے مرگئے تو موت آپکی مثل موت جاہلیت کے ہوئی اور آپ خود مقر ہین کہ جاہل کے واسطے نہین ہو مگر جہنم۔ انتہی بقدر الحاجۃ

اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریئاً عن التکلف والتعسف **قولہ** مثل مشہور ہو الخ **اقول** یہ مثل تو بدرجہ اولیٰ ذات مولف متعسف پر صادق آتی ہو جیسا کہ ناظرین رسالہ ابتر پر پوشیدہ نہین ہو و دیباچہ مین بذیل بیان اسم رسالہ ابتر کے بیان کر چکا ہون خود را فضیحت دیگران را نصیحت کے یہی معنی ہین اپنی غلطی کی خبر نہین دوسرون پر اتہام یارا ب توعجب ہو سه جو پر کو کھودے کنواں ، وہ آپ ڈوب ڈوب مواں۔ **قولہ** کئی غلطی الخ **اقول** اردو دانی بھی مولف متعسف پر ختم ہوگئی ہو غلطیان کی جگہہ پر غلطی بجاے غلطی باعث تعطل حواس اپنے انھون نے لکھی ہو ماشاء اللہ خود تو غلطی بطلی لکھنے سے احتراز نہ کرین دوسرون کی نکتہ چینی کرین اگر مولف متعسف عذر غلطی کاتب کا کرین نامسموع ہو کیونکہ جب مولف متعسف شہادت

اہل سنت وجماعت کی صحت کتابت مجیب مصیب مین تسلیم کرتے ہین یین آنکی شہادت مین کیونکر شک کرون باوجودیکہ مقابل مین آنکے مولف متعسف کو کم علم جانتا ہون **قولہ** پہلے یہ الخ **اقول** ترس کردن خود ندانہ سخن راگویدکہ کج * مولف صاحب آپ نے خدشہ کا معنی سمجھا کچھ سمجھا یا نہین آپ کے والد بزرگوار سے شخص اگر کسی حدیث شریف مین خرخشہ ڈالین اُسی کو خدشہ کہتے ہین نہ نعوذ باللہ نفس حدیث شریف کو جب آپ کو کچھ دخل ہی نہین تھا قلم اٹھانے کی حاجت کیا تھی ؎ مجال سخن تا نہ بینی زپیش * بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش **قولہ** دوسرے الخ **اقول** مجیب مصیب نے تو بعد ترجمہ کے جواب ہی لکھا ہی لیکن نہ معلوم کہ مولف متعسف کی آنکھ پر کیسی پٹی تعصب کی بندھی ہی کہ دن کو بھی آنکھین دکھائی نہین دیتا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب راچہ گناہ **قولہ** بخط الخ **اقول** علم سے مولف متعسف حظ وافر رکھتے ہین کہ محض و محط مین تفرقہ نہین کر سکتے استعداد کامل کے یہی معنی ہین کہ خواندہ ناخواندہ کو برابر سمجھے **قولہ** تیسرے یہ الخ **اقول** مولف متعسف اس مقام مین فصیح و بلیغ ہوگئے ہین کہ چند غلطیان غیر واقعہ مجیب مصیب کی آنکھون سے لکھی ہین خطاعینی کا مولف کے حال تو قبل لکھ چکا ہون ترجمہ حدیث کا حال بھی ادپر بیان ہوچکا و اعتراضات طفلانہ کا آنکے جواب بھی ضمن مین اُسکے بیان ہوگیا الا خود بدولت سے جو جو غلطیان ہوئین اُسکی بار برداری انھین پر ہی مین کہانتک مولف متعسف کی جہالت کا علاج کردن الا تھوڑی سی گوشمالی انھین دیتا ہون شاید برودت منجمدہ دماغ کو آنکی حرارت پہونچے و مادہ جہالت کا کچھ کم ہو مختصر عربی عبارت واسطے قابلیت جتانے اپنی کے مولف نے لکھی ہی اُسکو غور سے دیکھیے کہ نصیب کا صلہ فی کے ساتھ ہوتا ہی یا من کے ساتھ منہ نصیب چاہیے نہ فیہ نصیب خود کتب لغت مین دیکھیے ورنہ کسی طالب علم مستعد سے پوچھیے قدربا **قولہ** نا قلا عن المجیب اب ہم آپ سے الخ **اقول** مجیب مصیب نے طریقہ مناظرین پر جواب دیا ہی یعنی معترض مستدل کے ساتھ اولاً معارضہ بالقلب کیا بعدہ رفع اعتراض اسکا کیا اب اگر کوئی بے علم طریقہ مناظرہ سے اسپر اعتراض کرے تو مقصود علمی فہمی اسکا ہی علم مناظرہ کو پڑھے کہ اُسکی تسکین ہوجاوے **قال المولف المتعسف** ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف

اقول اولاً مجیب نے عبارت اخیر مین خبط کیا ہی ثانیاً مناظرۂ قلبیہ بے محل واقع کیا شاید
مسلک مناظرہ سے بھی واقف نہین ہی حالانکہ کالشمس فی النہار ظاہر و آشکار ہی کہ فرقۂ حقہ معتقد
امامت حضرت صاحب الامر مہدی علیہ السلام ہی اور بلا ثبوت وجود حصول معرفت اعتقاد امامت
بعید ہی پس فقط استفسار دلیل ثبوت وجود و حصول معرفت کافی تھا اس تطویل لاطائل سے
کیا فائدہ اور نسبت جہالت امام ہماری طرف خود دلیل جہالت مجیب ہی **قول المجیب** اگر
پہچانتے ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ وہ کون ہین ائمۂ اثنا عشر ہین یا سوا اُنکے **اقول** متوکلاً علی اللہ
السمیع العلیم مبریاً عن التکلف والتعسف **قولہ** اولاً مجیب الخ **اقول** مجیب صاحب کی
عبارت کے خبط کو تو کچھ مؤلف متعسف ثابت نہ کرسکے مگر خود ہی خبط ہوگئے کہ جس تطویل لاطائل کو
بیفائدہ بیان کیا اُسکے مرتکب خود ہوے اور یہ جو بیان کرتے ہین کہ معارضہ بے محل واقع کیا
یہ مؤلف متعسف کی بانگ بے ہنگام ہی مین نے اوپر ہی بیان کیا ہی کہ اُنکو علم مناظرہ سے واقفیت
نہین ہی ورنہ محل وقوع معارضہ قلبیہ کو اپنے بیان کرین کہ اسکو محل وقوع سمجھا جاوے **قولہ** صاحب الامر
الخ **اقول** اعتقاد امامت مہدیؑ کی ہم لوگ اہل سنت والجماعت بھی رکھتے ہین مگر ہم لوگون کے
امام مہدیؑ باسیف و سنان ظاہر ہونگے اولاد سے حضرت امام حسن مجتبیٰؑ کی جیسا کہ عنقریب بیان
ہوگا اور یہ امر متیقن ہی اور امام مہدی فرقۂ شیعہ کے حضرت عنقا ہین کہ ؎ زعنقا ہست نادر نامے
ولیکن کس ندیدش آشیانہ ٭ لیکن فرد عنقا کا تو ممکن الوجود ہی اور وجود امام مہدی فرقۂ شیعہ کا
محالات عادیہ سے ہی کیونکہ امام مہدی مذہب روافض مین چند بزرگان مقیمین دار بقا ہین چنانچہ
اسکی تفصیل بھی بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ پس دار بقا سے دار فنا مین آنا ممکن الوجود نزدیک
مؤلف متعسف کے ہوگا کوئی عاقل تو نمانیگا بغیر حجت شرعی کے فتعقل **قولہ** پس فقط الخ **اقول**
آنچہ دانا کند کند نادان ٭ لیک بعد از خرابی بسیار ٭ مؤلف متعسف جو استفسار کرانا چاہتے ہین
وہی سوال تو مجیب نے آخر کیا ہی کیا اردو عبارت کے سمجھنے کی بھی لیاقت نہین رکھتے **قولہ**
جہالت امام الخ **اقول** اگر نسبت جہالت امام ایک جانب مقابل کی مستلزم جہالت دوسری

جناب بقابل کی ہو تو البتہ خود مؤلف متعسف باعث جاہل امام سمجھے اہل سنت والجماعت خود جاہل
امام ہوے رفتا ہل قولہ ناقلاً عن المجیب تو ہم پوچھتے ہین الخ اقول یہ پوچھ مؤلف متعسف
کو کہان سے نکل آئی مجیب مصیب نے تو پوچھتے ہین لکھا ہی اس تحریف سے مؤلف متعسف
کی کسر پوری ہوگئی عاقل خود سمجھینگے حاجت ہمارے بیان کی نہین ہی قال
المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول بلاریب ائمہ مذہب شیعون کے
ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰۃ والسلام ہین اولاً بعد از رسول بلا فصل حضرت علی علیہ السلام اور
آخر جناب آخر الزمان عجل اللہ فرجہ قول المجیب اگر سواے اِنکے ہین تو ممکن نہین کس واسطے
کہ امامت آپ کے یہان منحصر ہی آئمہ اثنا عشر مین پس غیر آنکا امام زمانہ نہین ہوسکتا اقول توکلا
علی اللہ السمیع العلیم بریئاً عن التکلف والتعسف قولہ بلاریب الخ اقول چہ
دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد* مولف متعسف نے کل فرقۂ شیعہ کو اثنا عشریہ مین
کہان سے منحصر کیا سبائیہ کیسانیہ۔ باقریہ۔ زیدیہ۔ ناوسیہ۔ اسمٰعیلیہ۔ ہشامیہ۔ شیطانیہ۔ کلابیہ
زراریہ وغیرہا کو کس مجلس مین بند کر رکھا ہی یہ لوگ تو پیشوایان فرقۂ امامیہ کے ہین وے
کہان ائمہ اثنا عشر کے قائل تھے جو بلاریب ائمہ اثنا عشر ائمہ کل شیعون کے مذہب مین ہین
قول مؤلف متعسف کا ہی ہان البتہ مذہب اثنا عشری مین ائمہ اثنا عشر ہین اُن مین بھی
بعض اثنا عشری ولادت امام محمد بن عسکری رضی کے قائل نہین جعفر برادر امام حسن عسکری کو
جنھون نے وراثت امام حسن عسکری رضی کی پائی تھی امام دوازدہم جانتے ہین اُنکو اثنا عشریہ
جعفریہ کہتے ہین اسی وجہ سے امامیہ اثنا عشریہ جعفر موصوف کو کذاب خطاب دیتے ہین
نعوذ باللہ منہا قولہ بلا فصل الخ اقول اولاً خود کلام پاک سے حضرت علی رضی کے ابطال اِسکا
ہوگیا ہی جیسا دیباچہ مین گذرا حدیث نہج البلاغت سے ثانیاً صاحب نہج المقال کی عبارت سے
ترتیب خلافت خلفاے اربعہ ثابت ہی۔ و نہج المقال کتاب مذہب امامیہ کی ہی نہج البلاغت
و منہاج الکرامت و نہج الحق و خیر المناقب و مجالس المومنین مین کہ اصح الکتب امامیہ ہی

مرقوم ہے کہ خلافت خلفا کی حق ہے ثالثاً تراجم بحار الانوار مین مذکور ہے کہ جس وقت جناب امیر رضی اللہ عنہ
نے جسد مبارک کو حضرت پیغمبر کے قبر مبارک مین رکھا حضرت صلعم نے ملائکہ مقربین سے سفارش
امیر المومنین رض کی کی آن فرشتون نے عہد مضبوط کیا اور جان و دل سے قبول کیا کہ ہم لوگ واسطے
امداد آنکے حاضر ہین اور کوئی دقیقہ خدمت کا نہ چھوڑینگے انتہی یہ سب دلیل ہے اس امر کی
کہ خلافت خلفاے ثلثہ رضہم کی حق تھی کیونکہ اگر خلافت بلا فصل حق امیر المومنین ہوتی اور خلفاے
ثلثہ رض غصب کرتے ملائکہ مقربین ضرور حسب وعدہ امداد کرتے اور آن حضرات کو خلیفہ بننے
نہ دیتے۔ رابعاً سورہ نور مین اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد
خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا یعنی وعدہ کیا خداے تعالی نے آن لوگون سے کہ وقت
نزول سورہ نور کے مومن تھے جو لوگ ایمان لائے تم مین سے عمل نیک کیے ہین البتہ
خلیفہ کریگا اللہ آنکو بیچ زمین کے چنانچہ خلیفہ کیا تھا اُن لوگون کو کہ پہلے اُنسے تھے مثل حضرت
داؤد و امثال کے انکی اور قرار دیگا خداے تعالی واسطے آنکے دین کو کہ پسند کیا ہے
واسطے آنکے تاکہ بدلے خوف آنکا امن سے عبادت کرینگے وے میری اور نہین شریک
کرینگے میرے ساتھ کسی چیز کو پس یہ سب امور کہ داخل وعدہ الہی تھے ظہور مین آنے ورنہ
خلاف وعدہ خدا لازم آتا اور یہ سب امور بجز زمانہ خلفاے ثلثہ رضہم کے وقوع مین نہین آئے ہین اسواسطے
کہ امام مہدی وقت نزول اس سورہ کے بالاجماع موجود نہ تھے اور حضرت امیر اُس وقت
موجود تھے ولیکن رواج دین کا آنکے کہ مرضی الہی اور پسندیدہ اُسکا ہے بزعم شیعہ حاصل نہین
ہوا ہے چنانچہ تنزیہ الانبیا والائمہ مین شریف مرتضی نے تصریح کی ہے کہ حضرت امیر اور شیعہ آنکے
ہمیشہ دین اپنا مخفی رکھتے تھے اور امن کامل اور عدم خوف اور تمکین دین زمانہ مین آنکے
حاصل نہین تھا کہ ہمیشہ افواج شام سے خائف رہتے تھے اب معلوم کرنا چاہیے کہ انکار
فرقہ شیعہ کا نزول مین اس آیت کے حق خلفاے ثلثہ مین ظاہر ہے اس باعث انحراف

انکا اقوال ائمہ سے بھی باہر ہو کس واسطے کہ موافق شان نزول اس آیت کے کہ عبارت ذوات طیبات سے حضرات خلفائے ثلثہؓ کے ہے حضرت علیؓ کا قول ظاہر ہے نہج البلاغت مین ہے کہ جس وقت عمرؓ بن خطاب نے بقصد جانے اپنے واسطے قتل اہل فارس کے حضرت امیرؓ سے مشورہ کیا اُس وقت حضرت امیرؓ نے عمرؓ بن خطاب سے فرمایا کہ تم قطب کے مانند جگہ سے مت ہلو کس واسطے کہ خدا ے تعالی نے قرآن شریف مین وعدہ خلافت و نصرت و غلبہ دین کا ہم سب کو دیا ہے اور فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم الخ پس بموجب اس آیت کے ہرگز اہل فارس ہم پر غالب نہونگے چنانچہ وہ عبارت سراسر بشارت حضرت امیر کی نہج البلاغت مین یہ مسطور ہے ان ہذا الامر لم یکن نصرہ ولا خذلانہ بکثرۃ ولا بقلۃ وہو دین اللہ الذی اظہرہ وجندہ الذی اعزہ وایدہ حتی بلغ ما بلغ وطلع حیث طلع ونحن علی موعود من اللہ حیث قال وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الخ واللہ منجز وعدہ وناصر جندہ ومکان القیم فی الاسلام مکان النظام من الخرز فان انقطع النظام تفرق وذہب ثم لم یجتمع والعرب الیوم وان کانوا قلیلا فہم کثیرون بالاسلام عزیزون بالاجتماع فکن قطبا واستدر الرحی بالعرب واصلہم دونک نار الحرب فانک ان شخصت من ہذہ الارض انتقضت علیک العرب من اطرافہا واقطارہا حتی یکون ما تدع وراءک من العورات اہم الیک مما بین یدیک الخ یعنی یہ امر نتھا مدد اور نقصان اسکا کثرت وقلت کے ساتھ اور یہ دین اللہ کا ہے جسکو غالب کیا اُسنے اور لشکر اُسکا ایسا ہے کہ عزت دی مدد کی اُسکی یہانتک کہ پہونچا اس مرتبہ کو اور ظاہر ہوا جس جا کہ ظاہر ہوا اور ہم لوگون کو وعدہ اللہ عز وجل سے کہ فرمایا ہے وعدہ کیا ہے اللہ نے مومنون کو تم مین سے اور اُن لوگون کو کہ عمل نیک کیے ہین کہ خلیفہ کریگا اُنکو اللہ زمین مین الخ اور اللہ پورا کرنے والا ہے وعدہ اپنا اور مدد کرنے والا ہے لشکر کا اپنے اور مکان قیام اسلام مین مکان انتظام ہے تو اگر بگڑ گیا انتظام متفرق ہوا اور اکثر متفرق اکٹھا نہ ہوے اور عرب اگرچہ آج تھوڑے ہین لیکن بہت ہین بسبب اسلام کے اور غالب ہین بسبب اجتماع کے پس قطب ہو تو اور پھیرے چکی عرب این اور اصل انکا اور اگر

آنکھ پھیر لے تو اس زمین سے خوف ڈالینگے تم پر عرب اپنے اطراف اور علاقہ سے کہ جو چھوڑ رہا ہے
تو پیچھے اپنی عورتون سے وہ مشکل تر ہی اُس سے جو روبرو تیرے ہی الخ وظاہر ہی کہ یہ قول
آپ کا محمول تقیہ پر نہین ہی کس واسطے کہ شورہ مقام خوف نہین ہی خصوصًا ایسے وقت مین
تو ضرور مشورہ لڑائی پر جانے کا دیتے اور خود مسند نشین خلافت ہوتے دلیل بطلان تقیہ
کی قبل اسی کتاب مین لکھ چکا ہون بمعہذا ایک قول ملا باقر مجلسی کے بحار الانوار سے مثل
در مکنون کے نکال کر زیب گوش اہل ہوش کرتا ہون وہ یہ ہی کہ منجملہ وصایاے نبوی کے
جناب مرتضوی کو یہ ایک وصیت تھی کہ ظاہر و باطن کو یکسان رکھو ورنہ جملہ منافقین مین
ہوگے پس نعوذ باللہ منہا کیونکر تقیہ کرکے آپ مخالف وصیت نبوی کے عامل ہوتے اور
مجمع البحرین مین کہ کتاب شیعہ کی ہی حضرت علیؑ سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا ہی کہ جو مجھکو
خلیفۂ چہارم نہ کہیگا سزایاب ہوگا اس صورت مین ارشاد ثقلین سے دعوی مولف متعسف
باطل ہوا اور خلافت بلا فصل ثابت نہ ہوئی فیسلم **قولہ عجل اللہ فرجہ الخ اقول**
جملہ دعائیہ مین امام آخر الزمان کی لفظ مکروہ مثل فرجہ لانا لفظ ظہورہ ترک کرکے
نہایت سوء ادبی ہی کہانتک مولف متعسف کو ادب دون **سہ** گفتہ گفتہ
من شدم بسیار گو ✽ از شما یک تن نہ شد اسرار جو ✽ اللہ اُنکی ہدایت کرے
قولہ ناقلًا عن المجیب ائمہ اثنا سے عشر الخ اقول مجیب مصیب نے
تو اثنا عشر لکھا تھا مولف متعسف نے زیادتی یاے اضافت کی کہان سے کی
اثنا عشر مین ترکیب بنائی ہی یا اضافی یاد نہو تو کسی نحو میر پڑھنے والے سے
دریافت کرلو **قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف**
اقول شیعہ بلاشک غیر ائمہ اثناے عشر علیہم السلام سے استبرا کرتے ہین
فی الدنیا والآخرۃ **قول المجیب** اور اگر ائمہ اثنا عشر ہین تو ہم پوچھتے ہین کہ گیارہ امام
سابقین سے ہین یا مہدی آخر الزمان لیکن شق اول پس باطل ہی اس واسطے

کہ زمانہ احد عشر کا منقضی ہو چکا پس آئیندہ کا کوئی امام زمانہ نہین ہو سکتا **اقول** متوکلاً علی اللہ
السمیع العلیم مبرئیاً عن التکلف والتعسف **قولہ** شیعہ الخ **اقول** اولاً رسم خط شیعہ و سنیہ
کا خیال کرنے کے لائق ہی مولف متعسف نے شناعت و برائی او اپنے مذہب کی خود تسلیم کر لیا
ثانیاً اثنائے اثنائے مین وہی کلام سابق ہی ثالثاً لفظ استبرا موافق محاورۂ فقہائے رشید ہی یا احداث
لفظ جدید محاورہ فقہا مین استبرا تنقیہ یعنی پاک کرنے رحم لونڈی کو اشتباہ حمل سے کہتے ہین
اسکا یہان موقع نہین اسواسطے کہ نہ عورات آنکی کہہ سکتی ہین نہ مرد آنکے یہ دعوی کرسکتے ہین
الا احداث لفظ جدید بمعنی برائت اپنی بجز دوازدہ امام کے اورون سے دنیا و آخرت مین مراد
مولف متعسف ہو تو معاذ اللہ منہا یہ نئی قسم کی نیچریت ہی نہ خدا و رسول سے علاقہ و نہ بجز دوازدہ
امام کے دوسرے بزرگون سے تعلق وان دوازدہ امام سے انکو جو تعلق ہی وہ بھی ظاہر ہو گیا
انکے سلف کے اقوال سے خسر الدنیا والآخرہ وذلک ہو الخسران المبین یعنی نقصان ہوئی
دنیا و آخرت کی اسکی اور یہ نقصان ظاہر ہی اللہم احفظنا **قال المولف المتعسف** ہداہ اللہ
و انقذہ من التعسف **اقول** حق برزبان جاری ائمہ احد عشر اپنے اپنے زمانہ کے
امام و حاکم وقت تھے اب عہد آخر الزمان ہی زمانہ ائمہ سابقین منقضی ہو گیا **قول المجیب**
باقی رہی شق ثانی رد بھی ممنوع ہی اسواسطے کہ اگر مراد امام مہدی آخر الزمان ہین تو ضرور ہی
آپ پر اثبات آنکے وجود کا **اقول** متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم مبرئاً عن التکلف والتعسف
قولہ حق برزبان الخ **اقول** یہ کیا موقع حق برزبان جاری کہنے کا تھا مجیب معیب نے
تو سوال تعین امام کا کیا تھا نہ تسلیم اقوال فرقۂ شیعہ کا کیا تھا کہ مولف متعسف جامہ سے
باہر ہو گئے دوم جو ائمہ احد عشر کو امام و حاکم وقت لکھا ہی البتہ ائمہ احد عشر پیشوایان دین و
ائمہ طرق متصوفین کے تھے نہ حاکم وقت مولف متعسف کو نہ علم تواریخ سے بہرہ ہی نہ معنی حکومت
آگاہ ہی مین پوچھتا ہون کہ بجز حضرت امیر المومنین علی مرتضی و حسن مجتبی رضی اللہ عنہما کے
کس امام کو کہان کی حکومت ملی تھی ہان جیسا کہ امام آخر الزمان مذہب شیعیان جابلسا و

جابلقا مین حاکم ہین و خوف دشمنان کی وجہ سے پردۂ ربع مسکون ہفت اقلیم مین پردۂ خفا سے نہین آسکتے ہین اسی طرح حضرات ائمہ تسع یعنی نو امام حکومت ظاہری عالم رہی مین رکھتے ہون اور جب وے حضرات حاکم ہی تھے تو تقیہ کس کے خوف سے کرتے تھے ودا بہ سترمن راے کی تجویز کس باعث سے ہوئی تھی و تنزیہ الانبیاء والائمہ سے صاف صاف ظاہر ہی کہ ائمہ خوف اعداے دین کو اپنے ظاہر نہ کرسکتے تھے یہ قول تو نعوذ باللہ منہا امامت دین مین بھی حضرات ائمہ کی نقص لاتا ہی پس امام زمانہ وحاکم وقت کہنا انکا آنکے زمانہ مین جیسا کہ قول مولف متعسف ہی اقوال متقدمون سے آنکے ثابت نہین ہوتا فافہم قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول شق ثانی ممنوع نہین ہوسکتی جب وجود حضرت کا بکمال شدومد ثابت ہی جب کتابین اپنی مذہب کی دیکھیے تو حال معلوم ہو والا ہماری کتابون کو دیکھیے کہ ثبوت وجود کیونکر ہوا ہی ملاحظہ فرمائیے کہ مختصر کتاب حدیقۃ الشیعہ مین شمائل حال حضرت کے زیادہ چالیس حدیثون سے آپ کے علما و رواۃ ثقات سے منقول ہی اور نسخہ اثنا عشریہ و استقصاء الافحام کو ملاحظہ کیجیے انشاء اللہ تعالی خوب آسودہ و سیر ہوجائیے گا اور حقیر یہان بھی بسبب ممانعت شق ثانی کے قدرے بطور قطرہ از بحار و نمونہ از خروار بکمال اختصار و اختصار دلیل ثبوت امام زمانہ جامع جمیع شقوقات بیان کرتا ہی بنظر انصاف مجیب معائنہ کرے دلیل اثبات امام زمانہ - اما بالعقل پس جس دلیل سے احتیاج طرف نبی کے ثابت ہوتی ہی وہی دلیل احتیاج بطرف امام کی جاری ہی اسواسطے کہ جب واسطے اجراے احکام الہی کے خدا پر نبی کا بھیجنا واجب ہوا تو کیا وجہ کہ اب خدا ہم کو بغیر ایسے شخص کے کہ جو تعلیم احکام کرے چھوڑ دیوے حالانکہ وہی تکلیف باقی ہی اور خلق بسبب عدم عصمت و دواعی مختلفہ لیاقت فہم احکام شرع نہین رکھتے چنانچہ ہر اہل ملت قرآن سے موافق اپنے مذہب کے دلیل لاتے ہین اور تہتر فرقہ ہین پس ظاہر ہی کہ سواے ایک فرقہ کے سب غلط سمجھے ہین پس ضرور ہوا

کہ سواے قرآن کے ہر زمانے مین معصوم موجود رہے واسطے تعلیم رعایا کے اور یہ صفت کہ جو
مدار احکام اجراے الٰہی ہو نہین پائی جاتی مگر اُس شخص مین کہ جسکی امامت کے امامیہ
مدعی ہین وہو القائم الموبل المنتظر عجل اللہ فرجہ پس اگر کوئی کہے کہ غائب کیون ہین تو
جواب اُسکا بہت آسان ہی اسواسطے کہ جب ہم قائل عصمت و امامت اُنکی کے ہوے تو باوصف
احتیاج خلق غائب ہونا لامحالہ کسی مصلحت خدا سے ہوگا اگرچہ اُسکو ہم بتفصیل نہ جانین
جیسا کہ رسول خدا غار مین غائب ہوے تھے یا انبیاء سابقین مثل حضرت موسی وغیرہ کے
غائب ہوے تھے اور اس مصلحت کا جاننا ہم پر لازم نہین ہی کون مصلحت و مراد خدا کو دریافت
کرسکتا ہی والا چاہیے کہ آیات متشابہات قرآنیہ و حکمہ حروف مقطعات و شب قدر و ساعت
استجابت دعا بروز جمعہ وغیر ذلک سے مراد الٰہی دریافت کرنا ہم پر لازم ہو حالانکہ کوئی شیعہ
و سنّی قائل اسکا نہوگا اور اگر کسی کو تعجب طول عمر سے ہو پس خیال کرے حضرت نوح و عیسیٰ
و ادریس و خضر کو کہ سن مین حضرت قائم علیہ السلام سے بہت بڑے ہین اما بہ نقل پس نزدیک
فرقہ شیعہ کے بتواتر اخبار و نصوص و اجماع وجود حضرت کا ثابت و محقق ہی لیکن طائفہ سنیہ
پس اگرچہ انکار کرکے داخل آیہ و جحدوا بہا و استیقنتہا انفسہم ہوگئے ہین مگر اکثر علما اور وُ
معتمدین نے اُنکی بہت حدیثین متضمن حال وجود و کیفیت ظہور حضرت کی روایت کی ہین
بلکہ بعض اکابر اہل سنت نے بھی حضرت سے ملاقات کی ہی اور اُنسے حدیث نقل کی ہی از انجملہ
حافظ بلادری ہی کہ اعیان علماے اہل سنت سے ہی والاشیخ عبد العزیز نے کتاب مسلسلات
مشہور بہ فضل المبین مین روایت کی ہی بخوف طول بعد اسقاط سند ترجمہ کرتا ہون کہ
کہا راوی نے روایت کیا ہم سے سلمان بن ابراہیم ابن محمد ابن سلمان نادرہ دہر نے
کہ حدیث کیا ہم سے احمد بن محمد ابن ہاشم بلادری حافظ زمانہ نے کہ حدیث کیا ہم سے محمد
ابن حسن نے جو پوشیدہ اور امام عصر ہین کہ روایت کیا ہم سے حسن ابن علی اپنے پدر سے
اور انھون نے اپنے پدر سے اور انھون نے اپنے پدر علی بن موسی رضا سے انھون نے کہا

کہ روایت کیا مجھسے موسیٰ کاظم نے اسی طرح مسلسل رسول خدا تک کہ فرمایا کہ خبر دی مجھکو جبرئیل
سید الملائکہ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سید السادات انی انا اللہ لا الہ الا انا من اقر لی بالتوحید
دخل حصنی ومن دخل حصنی آمن من عذابی انتہی۔ اب بتلائیے کہ اسقدر رواۃ کہ غالباً چھبیس
یا تیس اکابر اہل سنت سلسلہ اس حدیث مین ہین اور والد عبد العزیز اور خود آپنے بھی
نقل کیا ہی یا تو اُن سب کو کاذب بنائیے یا خود سر بہ گریبان ہو جیے اور اسی طرح بہت سی
روایتین آپ کی کتابون مین موجود ہین جس سے وجود امامت آخر الزمان کا ثابت ہوتا ہی
سب کا حصر اس مختصر مین دشوار ہی اگر چاہیے گا تو ہم نشان کتابون کا دینگے آپ سب کو
ملاحظہ کر لیجیے گا اور ایک دو حدیث وہ بھی سوا اسکے محل موقع پر تحریر کر دینگے انشاء اللہ
تعالیٰ اور اس روایت کو اس وجہ سے لکھا ہی کہ راوی نے حضرت کو دیکھا ہی اور یہ زیادہ
معتمد ہی بہ نسبت سُننے کے **قول المجیب** وجود اصل ہی اور معرفت فرع اور وجود فرع کا بدون
اصل کے ممکن نہین ہی ودونہ خرط القتاد **اقول** متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم سربیاً عن التکلف
والتعسف **قولہ** ممنوع نہین ہوسکتی **اقول** بقول کسی کے تیر تو لگ گیا لیکن خدا اچھا کرے
مجیب مصیب تو سائل کے شق ثانی مین منع وارد ہی کر چکا ہی مگر مؤلف متعسف کو
ابھی خبر تک نہ ہوئی کہ ممنوع نہین ہوسکنے کا قائل ہی آنکو مقدمہ ممنوعہ کو بدلیل قطعی ثابت کرنا
لازم تھا نہ کہ وہمیات کا ایک دمدمہ قائم کرنا ؎ چہ میگوئی ازان مرغی نشانہ ٭ کہ با عنقا
بود ہم آشیانہ ٭ جن دلیلون سے مولف متعسف نے وجود امام آخر الزمان کو ثابت کیا ہی
تفضیح اقوال متقدمین کی آپ نے کی ہی کیونکہ متقدمین اِنکے قائل ہین کہ قبل خروج سفیانی
وصیحہ آسمانی کے ذکر کرنے والا امام آخر الزمان کا از روے اسم ولقب کے ملعون ہی پس
مولف متعسف از روے روایت متقدمین کے اپنے کسی لقب کے مستحق ہوے۔ ونقل کفر
کفر نباشد مین نے اپنی جانب سے یہ لقب نازیبا مولف متعسف کو نہین دیا ہی بلکہ یہ خطاب والا
خود حضرت صاحب الامر سے بیان کرنے والے اسم شریف کو حضرت ممدوح کے ملا ہی چنانچہ

صاحب رقعات مزورہ نے توقیعات صاحب الامر مین بیان کیا ہی من سمانی باسمی فی مجمع الناس فعلیہ لعنۃ اللہ یعنی جو شخص نام لے میرا کسی مجمع مین پس اُسپر لعنت خدا کی ہی قولہ جب کتابین اپنی الخ اقول مولف متعسف کو اپنے مذہب کی کتاب دیکھنے کی لیاقت تو حاصل ہی نہین ہی دوسرے مذہب کی کتابون کو کیا سمجھینگے جو ہم لوگون کی مذہبی کتب کا نشان دیتے ہین ۔ ع چہ کار زمین را نکو ساختی ۔ کہ با آسمان نیز پرداختی ۔ حضرت پہلے اپنے مذہب کی کتابون کے دیکھنے کی لیاقت پیدا کیجیے تب دوسرون سے مدد چاہیے قولہ مختصر کتاب الخ اقول جنکے فہم و علم مین اختصار ہو کتاب ہین آنکے طول کی گنجایش کہان سے ہوگی آخر حدیقۃ الشیعہ ہی آنکے باغچہ مین بجز چند درختان خار دار کے گلون کی کیونکہ ہو گی ع زمین شور سنبل بر نیارد ۔ قولہ اور نیز ہم الخ اقول مولف متعسف کو چاہیے کہ اپنی دونون کتابون کے مفہوم کو رجوم الشیاطین اور اسکات الالیام سے معلوم کرلین کہ پردۂ غفلت آنکھو سے آنکی دور ہو قولہ بسبب ممانعت الخ اقول کیون مولف صاحب آپ کی شرم کدھر گئی آپ فرماتے تھے کہ شق ثانی مین آپ کی منع وارد نہین ہوسکتا اب کیونکر آپ مان گئے اور منع کو تسلیم کرلیا خیر آیندہ جو تحریر کرتے اُسکی بھی تردید و اچھی کی جاتی ہی آپ ممنون ہوجیے اور کچھ نذر دیجیے قولہ جامع جمیع شقوقات الخ اقول مولف متعسف نے اپنے شقوقات کو دکھلایا ہی نہین آنکے جامع کے معاینہ کرانے سے کیا امید نفع رکھتے ہین قولہ دلیل اثبات الخ اقول لفظ امام زمانہ بزبان اردو ہی یا بزبان عربی جسطرح کہ تردید عقل و نقل چاہتی ہی پس جب یہ لفظ عربی ہی زمانہ کے ضمیر کا مرجع کون ہی اور اگر اردو ہی آدھا تیتر آدھا بٹیر لکھنے کی حاجت کیا تھی فرقۂ شیعہ کے واسطے مجتہد بھی ایسا ہی کم علم چاہیے تھا قولہ اما بالعقل الخ اقول اگر عقل سے مراد مولف کی عقل ہیولانی ہو دلیل تام ہی ورنہ ناقص جس دلیل عقلی مین قیاس اقترانی اور استثنائی اور قیاس مساوات اور استقرا و تمثیل کو دخل نہو اُسکو نشا ر عقل ہیولانی اگر نہ کہین تو کیا کہینگے

فافہم قولہ پس جس دلیل سے الخ اقول ظاہر ایہ دلیل مساوات معلوم ہوتی ہو پس نبی اور
امام مین اول مساوات مولف تشعشع ثابت کرین بعد اسکے یہ دلیل پیش کرین شاید اس وقت
قابل قبول ہو اور کیونکر مساوات ہوسکتی ہے درمیان حاکم اور محکوم کے فافہم قولہ اسواسطے
کہ جب الخ اقول اولاً خدا پہ کوئی چیز واجب نہین ہو خود اللہ پاک فرماتا ہو لا یسئل عما یفعل
وہم یسئلون یعنی نہین سوال کیا جاویگا خدا اُس چیز سے کہ کرتا ہو اور وے لوگ یعنی مخلوق
سوال کیے جاوینگے جب اللہ غنی حمید نے بے پروائی اپنی ظاہر کی اور قول بزرگون کا بھی ہو
ع مستغنی از طاعتش پشت کس ٭ نہ بر حکم او جاے انگشت کس ٭ وہ مالک کل ہو جو چاہے
کرے کس کی مجال ہو کہ سرتابی حکم سے اسکے کرے پس کون شخص بجز احمق مطلق کے اُس ذات
واجب الوجود پر وجوب امکان کا الزام رکھیگا و ثانیاً اللہ پر نبی کا بھیجنا اگر واجب ہوتا کیون
اپنے کلام پاک مین یون ارشاد فرماتا لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم
یعنی بتحقیق احسان کیا اللہ تعالی نے اوپر مومنون کے جب کہ بھیجا انمین رسول قوم سے
اُنکی جو چیز واجب ہوتی ہو کسی شخص پر اسکے ادا کرنے مین ہرگز وہ شخص لفظ احسان کا
زبان پر نہین لاتا ہو پس ثابت ہوا کلام پاک سے خداوند بے نیاز کے کہ نبی کا بھیجنا
اللہ پہ واجب نہین ہو واجب کہنے والا منکر کلام پاک کا ہو و منکر کلام خدا کا حکم مولف
تشعشع پر مخفی نہین ہو فرمایا اللہ تعالی نے فمن اظلم ممن کذب علی اللہ یعنی پس کون ظالم
زیادہ ہو اُس سے کہ جھوٹھ باندھے خدا پر فتبپا قولہ بغیر ایسے شخص کے الخ اقول اے حضرت
مولف تشعشع آپ کی اور آپ کے مذہب کی تعلیم بعد غائب ہونے امام آخر الزمان کے کس سے
ہوئی اور ہوتی ہو بجز شیطان الطاق وغیرہ کے تو کوئی صاحب عصمت معلم معلوم نہین ہوتا اگر ہو
بیان کیجیے ورنہ خداوند کریم پر ترک واجب اصلح کا مقدمہ حاکم اعلی کے پاس جو آپ کے ذہن
مین نعوذ باللہ منہ آوے دائر کیجیے سارما تحکمون یعنی برا ہی جو حکم لگاتے ہو تم۔ اللہم احفظنا
قولہ اور خلق بسبب الخ اقول نبی اور امام خلق مین داخل ہین یا نعوذ باللہ منہا خالق کل عین

اگر خلق مین ہین تو مولف تنعسف کے حکم اختراعی مین داخل ہین یعنی معاذ اللہ لیاقت
فہم احکام الٰہی نہین رکھتے ہین پھر حاجت نہ نبی کی رہی نہ امام کی ثبوت امامت مین حضرت
مولف دلیل نبوت کو بھی کھو بیٹھے شاباش سے ۵ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ٭
بنی القصر او ہدم قصر اُسکے یہی معنی ہین یعنی بنایا ایک قصر اور توڑا ایک شہر کو و نعوذ باللہ
منہا اگر خالق ہین تو اُنکی حاجت بھی نہین ہی خود خدا سمجھانے کو کافی ہی جب خلق کو لیاقت
سمجھنے کی نہین ہی اُنکے سمجھانے کا خدا کو نفع کیا ہی بجز درد سر کے نعوذ باللہ من ہذہ العقائد
الفاسدہ سے ۵ سر انجام جاہل جہنم بود ٭ کے یہی معنی ہین جو مولف تنعسف مین ثابت ہی
نہین جیسا کہ اُن نے سمجھا ہی اور اُنکے بزرگوار نے سوال مین داخل کیا ہی **قولہ** نہین پائی جاتی
الخ **اقول** یہ اوہام محض ہی و تخیل باطل جس امر کے واسطے ضرورت امام کی ہی وہی احتیاج
جب ابھی تک باقی ہی اس فرضی امامت سے امامیہ ہداہم اللہ کو کیا نفع متصور ہوا **قولہ**
امل الخ **اقول** اس لفظ کے معنی صفت امام آخر الزمان مین کچھ معلوم نہین ہوتے بلکہ
طول امل یعنی آرزوے دراز تو عام مومنین کے واسطے منع ہی امامیہ کے واسطے کیونکر صفت
تصور کیجاوے فلیتذکر **قولہ** بہت آسان ہی الخ **اقول** کیون نہین مولف صاحب مصلحت
خداوندی مین غائب ہوتے امام کو داخل کرنا آپ ہی سے بیباک کا کام ہی آپ کو ایک
عقیدہ سے قرار نہین کہان تو اصلاح خلائق خدا پر واجب ٹھہراتے ہین اور کہان انسداد عالم
کو مصلحت خداوندی مین داخل کرتے ہین استغفر اللہ آپ کے تحکمات سفیہانہ و تناقضات
ابلہانہ سے خداے پاک بھی بری نہین رہ سکتا ہی اسپر بھی غیبت امام کا جواب بہت آسان
فرماتے ہین شاید یہ سمجھے سے ۵ عاقبت کی خبر خدا جانے ٭ اب تو آرام سے گذرتی ہی ٭
صاحب کچھ تو خدا سے خوف کیجئے ان بطش ربک لشدید یعنی تحقیق گرفت پروردگار کی تیرے
ہر آئینہ سخت تر ہی **قولہ** اسواسطے کہ جب ہم الخ **اقول** حضرت مولف آپ کے امام سمجھنے سے
جب لامحالہ غائب ہونا لازم آتا ہی تو بالمرہ کچھ بھی چندے امام سمجھنے مین توقف کیجیے کہ بخوبی

ظہور امام موصوف کا ہوجاوے اور ہم لوگ بھی زیارت سے اُنکی مشرف ہوں ورنہ عدم عرفان امام کا جرم کل آپ ہی پر ثابت ہوگا فتبتہ **قولہ** غار مین الخ **اقول** غار کا خیال آیا اور یار غار پیغمبر خدا کے خبردار نہ ہوے کچھ بھی آپ کو عار ہی یا نہین جو ایسے مقام خوف مین حضرت رسول اللہ کا ساتھی ہو وہ شخص کیونکر خاندان نبوی سے بیوفائی کریگا لیکن **ع** حسود را چہ کنم او ز خود برنج درست ❊ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غار ثور مین مع حضرت صدیق اکبرؓ کے دو شب بسر کرنا واسطے انتظام امور ہجرت کے تھا اور اسوقت تک آپ پر جہاد فرض نہوا تھا نہ غائب ہونا ایسا کہ ہزار برس سے زمانہ دراز ہوجاوے و الحاح حاجتمندون کی حد سے متجاوز ہوجاوے امام صاحب کا نشان تک نہ ملے بجز رجم بالغیب قول فرقۂ شیعہ کے حالانکہ باب جہاد کا جانب شارع سے کھلا ہوا موجود ہی ایسے توہمات کا کوئی علاج نہین ہی بجز فضل خدا کے **قولہ** مثل انبیاء سابقین الخ **اقول** حضرت موسیٰ کا غائب ہونا ثابت نہین ایک شہر سے دوسرے شہر مین جانے کو غائب ہونا نہین کہتے نہ شرعاً نہ عرفاً ہان حضرت خضر و الیاس نظر سے عوام اور اکثر خواص کے بھی غائب ہین اور اُنکے وجود کی خبر مخبر صادق نے دی ہی و امام آخرالزمان کے مناقب مین ہزار برس سے زائد غائب ہونا نہ رسول اللہ و نہ ائمہ نے فرمایا ہی جو دعوی کرے دلیل اُسکی لاوے **قولہ** والا چاہیے الخ **اقول** چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا ❊ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ❊ قیاس مع الفارق اسی کا نام ہی و اول من قاس ابلیس کا یہی مرام ہی یعنی پہلے جسنے قیاس کیا ابلیس تھا جس قیاس کو آگے بڑھ کر مولف متعصف اپنے بیان منہی عنہ بیان کرتے ہین اُس بلا مین خود مبتلا نظر آتے ہین اگر امامت امام آخرالزمان کی مثل لیلۃ القدر وغیرہ کے ہی بجز اولیاء اللہ دوسرون کو واقفیت اُس سے ہو نہین سکتی اور ولایت حضرت علی پر ختم ہوچکی مذہب مین فرقۂ شیعہ کے پس ایسی امامت کے واسطے عدم عرفان عام مومنین کو لازم آیا و اعتراض سائل کا باطل ہوا **قولہ** اگر کسی کو تعجب طول عمر سے الخ **اقول** بقول کسی **ع** کس نشنود یا نشنود من گفتگوے میکنم ❊ عصاے کو

مولف تشعف کی تقریر بیتزرور مین کچھ فرق نہین ہی امت محمدیہ کے اعمار کو حضرت نوح کی عمر پر
قیاس کرنا آسمان کو مرکز زمین تصور کرنا ہی پہلے امت کی ایسی عمر و قد امت محمدیہ مین کہان ہی
اس امت کے واسطے عمر طبعی ایکسو بیس برس خود رسول صلعم نے فرمایا ہی اور حضرت نوح
کی عمر کو ہزار برس کا اللہ تعالی نے فرمایا ہی اور حضرت ادریس و عیسی آسمان پر تشریف رکھتے ہین
و صفات ملکی کے ساتھ متصف ہین باقی حضرت خضر انکے تفویض بقول ائمہ معصومین خدمات امور
باطنی ہی اسواسطے غائب ہونا و موجود رہنا انکا سزاوار ہی و حضرت امام آخر الزمان سے متعلق
قلع و قمع اشرار ہی انکا غائب رہنا زمانہ دراز تک فعل عبث موجب حرج کا ہی یہ خلاف حکمت
حکیم مطلق امر نگار ہی **قولہ** اما بنقل الخ **اقول** عقل کا حال تو مولف تشعف کی
معلوم ہوچکا کہ مدار انکا قیاس مع الفارق پر ہی اب دیکھیے نقل مین کیا بیان کرتے ہین
البتہ نہ ہی کی نقل سے کچھ کسان نہین نظر آتا ہی جیسا کہ آیندہ بیان ہوگا **قولہ**
بتواتر اخبار الخ **اقول** تواتر اخبار و نصوص و اجماع کے معنی بھی فہم مولف تشعف
مین نہ آئے ہونگے ثبوت امامت آخر الزمان شی دیگر ہی خبر اصطلاح محدثین مین قول و فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہین پس کسی حدیث کی کتاب مین جو شیعون کے
مذہب مین مستند ہو صریح دکھاییے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہی کہ امام آخر الزمان محمد بن حسن عسکری
ہونگے وہ ہزار برس سے زائد وابہ سرمن راے مین پوشیدہ رہینگے یا جابلسا و جابلقا مین
حکومت فرضی کرینگے بعد امامت ظاہر کرینگے و نص ظاہری مفہوم کلام خدا کو کہتے ہین قرآن شریف
مین بھی کسی جا ذکر انکا نہین ہی شاید اس دس پارۂ محرفہ مین ہو جسکی خبر بعض گروہ فرقہ شیعہ
دیتے ہین و اجماع تو مذہب کا حق مولف تشعف مین معتبر ہی نہین بجز دوازدہ امام کے غیرون
تو مولف تشعف استبرا ہی کرچکے ہین اب اجماع کو کیون بیان کرتے ہین کسی قول کا مولف تشعف
کے اعتبار نہین کوئی نص صریح یا خبر صحیح یا حکم اجماع با تنقیح آپ بیان کیجیے ورنہ ایسے دعوی
بلا دلیل سے باز آییے **قولہ** داخل آیت الخ **اقول** مصداق آیت مکتوبہ مولف تشعف

خود مولف وتمامی سلف وخلف اُسکے ہین کیونکہ مراد آیت مذکور کی یہ ہر کہ توابعان فرعون معجزات حضرت موسیٰ کا انکار کرتے تھے وحی ہین یقین صداقت کا اُسکی رکھتے تھے وفرقہ شیعہ کابھی یہی حال ہی کہ کتب معتبرہ کو اپنی دیکھ کر مذہب ہم اہل سنت وجماعت کا صحیح مانتے ہین واز روے نفسانیت کے انکار کرتے ہین جیسا کہ اوپر اُنکی کتابون کی عبارت بیان ہوچکی ہی فلینظر ثمہ قولہ بہت حدیثین الخ اقول ایک حدیث بھی متضمن احوال امام آخر الزمان محمد بن حسن عسکری کی اپنی ہی کتاب سے مولف متعسف دکھادین میرے مذہب کی کتاب کو کیا سمجھینگے جو لکھینگے کیونکہ احوال ہین امام آخر الزمان کے تین چیزین جاننی ضرور ہین ایک زمانہ پیدایش - دوسری کیفیت ظہور امامت - تیسری روایت حدیث اُنسے سن بلوغ ہین اسواسطے کہ روایت طفلی قابل اعتبار نہین لپس اسکو تصریح کے ساتھ یعنی تینون احوال کو کسی نے فرقہ شیعہ سے نہین لکھا اہل سنت وجماعت کہانتک لکھینگے من ادعی فعلیہ البیان قولہ حضرت سے ملاقات الخ اقول دروغ گویم برروے تو عیان راچہ بیان جس روایت کو مولف متعسف مسلسلات سے نقل کرتے ہین اُس سے ملاقات بلکہ وجود امام آخر الزمان کا بھی ثابت نہین ہوتا اور کلام سے مولف متعسف کے معلوم ہوتا ہی کہ مسلسلات کو بنظر خود اُنھون نے نہین دیکھا ہو ورنہ رواۃ کی تعداد مین کیون متردد ہوتے کہ غالباً ۲۶ چھبیس یا ۳۰ تیس ہین کے قائل ہین کیون نہین دیکھ کر سب کو گن لیا بعد حافظ بلاذری کے مولانا ولی اللہ دہلوی تک ۱۷ سترہ راوی سے تو زائد نہین ہین چھبیس تیس کو کیا دخل ہی مگر ہان استقصار الافہام سے جسکے مولف صاحب اوہام نے اپنے بزرگوار کی کتاب منزہہ اثنا عشریہ سے روایت مذکورہ کو نقل کیا ہی ان مولف متعسف نے رسالہ ابتر مین اپنے نقل کیا ہی الاجب رجوم الشیاطین سے تنبیہ صاحب منزہہ کی کی گئی ہی اُس قول قائل تردید شدہ کو لانے سے بجز خفت ناقل کے سرکار نہین ہوسکتا جب حدیث کی سمجھ اُنکو ہوتی خطاب غباوت کا مولانا رشید المتکلمین نوراللہ مضجعہ سے اُنکو کیون ملتا محمد بن حسن کو امام آخر الزمان سمجھنے کی کوئی

وجہ معلوم نہین ہوئی حسن سے حسن عسکری سمجھنا بلا وجہ دلیل صریح غباوت کی ہی و محجوب
جو لقب محمد مذکور تھا اور محجوب سمجھ کر معنی پوشیدہ کے لکھنا دلیل تحریف و سفاہت کی ہی
مسلسلات کو اپنی آنکھ سے مولف تسعف دیکھین کہ محجوب ہی یا محجوب بعد اسکے دل مین
محجوب ہون اور امام عصرہ کا ترجمہ صرف امام عصر لکھنا اور معنی ضمیر کو مانی الضمیر رکھنا بجز
کتمان حق کے کیا کہا جاوے اور جب حافظ بلا دری نے امام عصرہ لکھا یعنی اپنے زمانہ کے
امام اور امام عصر نا یعنی ہمارے زمانہ کے امام نہ لکھا تو یہی سمجھا گیا کہ محمد موصوف اپنے زمانہ کے
امام تھے نہ زمانہ حافظ بلا دری کے فکیف دور آخری کے اور امام عصرہ سے اگر امامت آخر الزمان
سمجھی جاوے پس ایسے سمجھنے والے کو لائق ہی کہ قبل اس راوی کے جہان سے مولف تسعف نے
لکھا ہی امام آوانہ جو صفت محمد آدمی راوی کی اسی کتاب مین لکھی ہی اس راوی کو بطریق
اولی امام آخر الزمان سمجھین کہ زمانہ انکا محمد بن حسن محجوب کے زمانہ سے متاخر ہی و ثانیاً
محمد بن حسن سے بھی مراد محمد بن حسن عسکری نہین ہو سکتی اسواسطے کہ طریق محدثین کا یہ ہی
کہ جب کوئی حدیث بطریق ابن عن اب عن جد یعنی بیٹا باپ سے اپنے دادا سے بیان
کرتے ہین پہلے اسکی جانب سے یہ لکھتے ہین کہ روایت کیا فلان نے اپنے باپ فلان سے
جیسا کہ اسی روایت مین بعد امام حسن عسکری بن علی نقی کے عن ابیہ عن جدہ وغیرہ مذکور ہی
و اگرچہ مولف تسعف نے واسطے مغالطہ دہی کے بعد محمد بن حسن کے ایک کلام مبہم لکھا ہی
کہ روایت کیا ہم سے حسن بن علی اپنے پدر سے کہ حسین حسن بن علی کا پدر محمد بن حسن کا نانا
سمجھا جاتا ہی لیکن پھر مولف ہی کے کلام سے تکذیب اسکی بھی پائی جاتی ہی کہ بعد اسکے
لکھا ہی انھون نے اپنے پدر سے انھون نے اپنے پدر علی بن موسی رضا سے یہان پر
مولف تسعف بتاوین کہ پہلے اپنے پدر کو جب صفت حسن بن علی کی کہینگے تو دوسرے
پدر سے حضرت علی نقی کو سمجھین پھر تیسرے پدر حضرت محمد تقی کا نشان کس عبارت سے
دینگے جو چوتھے پدر علی بن موسی رضا کو انھون نے لکھا ہی پس صاف ظاہر ہی کہ محمد بن حسن

دوسرا شخص ہی اور اسکا لقب محجوب ہی بعد اُسکے روایت حدیث مسلسلات سعیدہ سے ہی یعنی
امام حسن عسکری نے روایت کی اپنے پدر علی نقی سے اُنھون نے اپنے پدر محمد تقی سے اُنھون نے
اپنے پدر علی بن موسی رضا سے آخر حدیث تک یہی ترجمہ حسن بن علی عن ابیہ عن جدہ عن
ابی جدہ علی بن موسی رضا الخ کا ہی اب حضرت موصوف و آنکے تو ابعین کے فہم پر مصرع
برین عقل و دانش بباید گریست ؛ کا مضمون صادق آتا ہی ثالثا مولف متعسف نے جو بلاذری
کو اعیان اہل سنت و جماعت مین لکھا ہی کس دلیل سے جب اسی مسلسلات مین اخیر اس
روایت کے لکھا ہی والعہدۃ فیہ علی البلاذری یعنی ذمہ صحت اس روایت کا بلاذری پر ہی
یہی کلام دلالت کرتا ہی متہم ہونے پر بلاذری کے کہ قول پر اُسکے وثوق نہین ہی ای حضرت
مولف سر سفیہ مطلق کا کام حدیث سمجھنا نہین ہی فتبصر قولہ اور والد عبد العزیز الخ اقول
اولًا القاب و آداب ترک کر کے صرف نام پر کفایت کرنے سے بجز فریب دہی عوام اور
ہتک حرمت خواص کے کیا کہا جاوے من لا ادب لہ لا دین لہ یعنی جسکو ادب نہین وہ
دیندار نہین ثانیاً جو مولف متعسف نے لکھا ہی کہ خود اُسنے بھی یعنی مولانا عبد العزیزؒ نے
روایت امام آخر الزمان سے کی ہی یہ سراسر دروغ بے فروغ ہی تحفۂ اثنا عشریہ کو جس مقام مین
مولانا ممدوح نے حال محمد بن حسن عسکری کا لکھا ہی مولف متعسف دیکھے کہ اُنھون نے
حال وفات کا محمد بن حسن عسکری کی صغر سنی مین لکھا ہی یا نہین پھر روایت کیونکر اُنسے
کرینگے جب پیشوایان فرقۂ شیعہ اماموں پر کذب باندھتے تھے جیسے کہ دیباچہ اس کتاب
مین کافی کلینی سے منقول ہی مولف متعسف نے اگر مولانا عبد العزیزؒ کی جانب نسبت
روایت کاذبہ کی کیا کچھ بعید نہین ہی قولہ پاسہ بگریبان الخ اقول ای جناب مولف بہ خدا
شرمائیے نہین آپ ہی منصف ہون کہ سر بگریبان کس فریق کو ہونا چاہیے قصور فہم مین
آپکی مقتدائی مین آپ ہو اور شرمائین ہم ورگ الا یہ کہ بے تہذیب مجلس مین حیادار ہی لوگ
سر بگریبان ہوتے ہین فتامل قولہ اور ایک وہ حدیث الخ اقول کیا محل و موقع جہان

نفرقا محمد کا نکلنا امام آخر الزمان سمجھیے و دلیل ہر با بچی لاتخفی خواہ قید حیات میں ہوں یا ممات
مین انقسم حیث ہوں یا بشر ایک دو حدیث جو کہ ہوا کرتا بیشتر کرتے ہین کیونکہ مسلسلات ہی
کی روایت سے قدر مشترک ہی عالم یا معدوم ہو چکا ہی جو جو امام مشہور ہین سب ہوں وانکا وجود حدیث
مین پایا جاوے امام آخر الزمان جان لیجیے اور اسی حدیث کو نقل مجلس کیجیے **قولہ فاقتلا**
عن المجیب بشرط انعقاد اثبات اقول یعنی متعدد جواب جیب صاحب کے دیکھنے سے ایسا
گھبرائے مین کہ زبان مین لکنت آگئی کہ تعداد کو تعداد کہدیا اور اسی وجہ سے خدشہ ثانی کے
جواب کا بھی جواب نہ لکھا **قال المولف المتعسف** مراد العدد والتعدد **من التعسف**
اقول یہ قول ہمارے نزدیک مسلم ہی اور وجود حضرت کا جیسے ثابت کیا باقی آپ نے جو رسول
یا خلیفہ کو امام زمانہ اپنا کیا ہی آپ بھی اس زمانہ مین وجود انکا ثابت کیجیے کہ وجود اصل ہی
اور معرفت فرع اور وجود فرع بعد وان اصل غیر ممکن ہی ورنہ شرط انعقاد پس اگر آپ نے وجود
رسول اس زمانہ مین نہ ثابت کیا تو مرنے سے موت جاہلیت اور گر ثابت کیجیے تو خلاف قول خدا
لازم آتا ہی رسول سے انک میت وانہم میتون اور خلیفہ ثانی فاروق رضی نے بھی بعد وفات
رسول کے غل کر دیا تھا کہ حضرت زندہ ہین پس تابعین بے تصور ہین **قول المجیب**
اگر فرض کیا جاوے وجود امام مہدی کا پس ہم آپ سے استفسار کرتے ہین کہ امام موصوف
کی صورت وشکل کیسی ہی **اقول** متوکلا علی اللہ السمیع العلیم بریئا عن التکلف والتعسف
قولہ اور وجود حضرت کا جیسے ثابت کیا الخ **اقول** حضرت امام آخر الزمان کا وجود تو کلام مولف متعسف
سے ابھی تک ثابت نہین ہوا کما لا یخفی - الا روایت مسلسلات سے جس جس راوی کے نام
کے ساتھ لفظ امام کا آیا ہو ثبوت ان حضرات کے وجود کا کہین ہو سکتا ہی مگر اس زمانہ مین
نہین **قولہ** اس زمانہ مین وجود انکا الخ **اقول** ای حضرت مولف کیا واقعی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو مناقب مرتضوی کے روایت کی رو سے معزول نبوت سے جانتے ہین نعوذ باللہ
منہا خیر خلفائے ثلثہ رضی کو آپ با وجود فرمانے حضرت علی علیہ السلام کے خلیفہ نہین مانتے ہین

نہ ماننے لیکن اپنے مولا کے کل سے کیون منحرف ہوتے ہین خلیفہ مین تو وہ بھی داخل ہین ان
دونون حضرات کے وجود سے کیون انکار کرتے ہین قولہ سید حسن سلمہ یہان بات کی کچھ سمائی نہین ہے
نبی و علی مین جدائی نہین ہے ہان شاید اس زمانہ مین نبوت و ولایت سے ہر دو حضرات بر طرف
ہین کہ قابلیت امامت کی نہین رکھتے ہین فرضی وہمی امامت قابل اعتبار ہو اور امامت حضرت
رسالت مآب و حضرت ولایت پناہ غیر معتبر ہو کیون حضرت مولف نبی و ولی کی آپ کے نزدیک
یہی عزت ہی اور ماننے کو آپ مومن بھی سمجھتے ہین الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین قولہ پس اگر الخ اقول
ای مولف متعسف ہم لوگ اگر آپ کے بیان سے موت جاہلیت کے مستحق ہین اسی بیان سے
آپ اور آپ کے ہم مشرب موت کفر کے استحقاق رکھتے ہین خود انصاف کیجیے جو نبی و ولی کے وجود
کا اس زمانہ مین انکار کرے کافر ہی یا نہین قولہ انک میت و انہم میتون الخ اقول ترجمہ اسکا
یہ ہی کہ تو بہ تحقیق کہ اس دار فنا سے انتقال کریگا اور بہ تحقیق وے لوگ بھی مرینگے پس اس
زمانہ مین اگر رسول اللہ صلعم کے وجود کو ماننے سے خلاف آیت مذکورہ لازم آوے تو حضرت
عیسی و خضر وغیرہما کے زندہ رہنے سے خلاف آیت شریفہ کل شیء ہالک الا وجہہ یعنی سب چیز
نیست ہونے والی ہی مگر ذات خدا کی بطریق اولی لازم آتی ہی الا یہ کیسے کہ آیت مین کوئی روز
ہلاک کا مقرر نہین ہی ہم پوچھتے ہین کہ انک میت مین کوئی روز معین ہی اور جب معنی موت کے
خود آپ ایک کیفیت وجودیہ ضد حیات کی بیان کرتے ہین پھر موت سے انکار وجود ذات کا
کیونکر کرتے ہین بقول آپ ہی کے موت عدم محض کا تو نام نہین ہی وانہم میتون کو عطف انک میت
کا لانے سے کیا نعوذ باللہ مشابہت نبی اور کفار کی برابر جانتے ہین آیت مکرمہ وجئنا بک علی
ہولاء شہیدا کا یعنی لاؤنگا مین تجھکو ان سب پہ گواہ کیا مطلب آپ نے سمجھا ہی اس امت
محمدیہ کے واسطے جب آنحضرت گواہ ہین بغیر وجود ہر زمانہ کی گواہی کس قسم کی دینگے وبعد وصال
اپنے ساتھ رفیق اعلی کے اگر حضرت موجود نہ رہے نکاح خاتون نرگس کا ساتھ حضرت امام حسن عسکری
کے کیونکر صحیح ہوا اور کس نے پڑھایا اور امام آخر الزمان آپ کے کیونکر صحیح النسب پیدا ہوے

کلینی اور قمی۔ اور طوسی کی کتابون کو بغور دیکھیے تب شبکو رہی آپ کی دفع ہوجاوے
کہ اُن سبھون نے احوال ولادت مین محمد بن حسن عسکری کے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے قیصر روم قوم نصاریٰ کی لڑکی نرجس خاتون کا نکاح مع الانبیا صلحا مین ساتھ
امام حسن عسکری کے باندھا پس نرجس خاتون کو غائبانہ امام موصوف سے تعشق پیدا ہوا
و بلا اطلاع والدین اپنے گھر سے اپنے تبلاش امام ممدوح کے چلین چنانچہ بغداد مین تجار فروشندگی
و غلام کے ذریعہ سے خاتون موصوفہ کو سلیمان وکیل امام علی ہادی پدر امام یازدہم نے خریدا
اور خدمت امین امام دہم ممدوح کی پہونچایا چنانچہ تحت مین امام یازدہم حسن عسکری کے بحکم
نکاح سابق کی رو سے آئین اور بطن سے آنکے امام آخر الزمان متولد ہوے انتہی ملخصاً پس
جائے غور ہے کہ بلا ثبوت وجود رسول اللہ کے کیونکر یہ نکاح مجمع انبیا مین صحیح ہوا کہ باعث وجود امام
آخر الزمان ہوا فتفعل قولہ آہ خلیفہ ثانی الخ اقول من لا ادب لہ لا دین لہ جسکو ادب نہین
بیدین ہے حضرت خلیفہ ثانی کے حضور مین بے ادبی حضرات اہل بیت کے ساتھ بے ادبی ہے
حضرت اگر آپ کو رسول اللہ کے خسر مکرم و رفیق معظم کی تعظیم ناگوار ہے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ
داماد محترم سمجھ کر احترام کیجیے ورنہ سیف فاروق کے منتظر رہیئے۔ قول کو حضرت خلیفہ ثانی
کے کساعت غلو محبت رسول اللہ کو زندہ سمجھتے تھے و قائل موت کو سیف مسلول سے انہی
ڈراتے تھے محل طعن کا بتاتے ہین حضرت علی مرتضیٰ رض جو منکرون شمشیر کھینچے تھے اُنکی طرف سے
کیا جواب دیتے ہین وہ موت کے قائل تھے یا حیات کے اگر موت کے قائل تھے خاموش
کیون تھے انک میت الخ پڑھکر خلیفہ ثانی کو سمجھا دیے ہوتے اگر یہ کہئے کہ وہ نہین مانتے غلط ہے
جب خلیفہ اول رض نے اسی آیت کو پڑھ کر سنایا کیون مان گئے اور کل یاران پیغمبر کی حیرت
جاتی رہی مقام سکون مین آگئے یہان ذرا مقام صدیقیت کو دیکھیے ع ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بہ کجا۔ اور اگر حیات کے قائل تھے فہو المدعیٰ اور موت ظاہری ہین تو
کلام نہین جسکو سب صحابہ رض نے تسلیم کر لیا اور حیات باطنی مین کسی کو بجز اہل نفاق خلاف نہین

اور اس حیات کے احیاء عند ربہم سے یعنی زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے مطلب سمجھیے
فافہم قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول جب اہم وجود حضرت
ثابت کر چکے بدلیل تو معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف سے فرض ہی وجود حضرت کا اور اطاعت انکی
باقی جو آپ نے استفسار صورت وشکل کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ لفظ معرفت سے حدیث مین آپ نے
پہچاننا صورت دیکھکر سمجھا ہی بہت خوب اسی سمجھ سے تو یہ خرابی ہوئی ہی پہلے تحصیل علم کیجیے
تا کلام رسول کے معنی معلوم ہوجاین اگر معرفت موقوف صورت دیکھنے پر ہو تو بہت فساد لازم
آئینگے فساد اول یہ کہ معرفت اللہ کسی کو نہ حاصل ہوگی دو تقریر سے ایک تو یہ کہ شکل وصورت
لوازم ہیولی سے ہین پس اللہ مرکب ہوگا ہیولی وصورت سے اور ترکیب مقتضی کون وفساد ہی
تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیرا دوسرے یہ دیکھنا شے کا محتاج جسم ہونے پر ہی اور جسم ہونا موقوف
اجزا پر ہی پس جب اجزا ہوئے تو کل محتاج ہوگا طرف اجزا کے پس معاذ اللہ آپ کے نزدیک
واجب الوجود مستغنی بالذات محل حوادث و محتاج ہوا بلاریب قائل اسکا کافر ہی اور یہ
تمہین آپ لوگ اشاعرہ کا مذہب ہی کہ خدا اپنی ذات وصفات مین محتاج طرف معانی قدیمہ
کے ہی مثلاً حی لذاتہ نہین ہی بلکہ حی ہونے مین محتاج طرف معنی قدیم کے ہی چنانچہ خود آپ کی
عالم فخر رازی نے اعتراض کیا ہی کہ نصاری کافر ہوے بسبب قائل ہونے تین قدیم کے
اور اشاعرہ نے نو قدیم ثابت کیا فساد دوم یہ کہ رجوع اس معرفت کی طرف مذہب حشویہ کے ہی
جو قائل جسمیت خدا کے ہین اور بنا بر تحریر صاحب کشاف اصطلاحات الفنون کے یہ فرقہ ضالہ ہی
عجیب وغریب نقلین اس طائفہ کی ہین نظر تفریح ودلبستگی آپ لوگون کی چند باتین اس مقام مین
لکھتا ہون کہ یہ لوگ تابعین حسن بصری سے ہین کہ آپ کے یہان بڑے کامل گذرے ہین
یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ جسم ہی صاحب طول وعرض وعمق اور خدا سے مصافحہ جائز ہی اور مخلصین
مسلمین خدا سے دنیا مین معانقہ کرینگے اور حکایت کی ہی کعبی نے بعض انکے سے کہ وہ جائز
رکھتا ہی رویت خدا دنیا مین اور یہ کہ وہ لوگ خدا کی زیارت کرتے ہین اور خدا انکی زیارت

کرتا ہی اور داؤد طائی سے حکایت کی گئی ہی کہ اسنے کہا معاف رکھو ہم کو سوال ریش و فرج سے
اور جو چاہو سوائے اسکے پوچھو ہمارے معبود کے جسم و لحم و خون و جوارح و اعضا مثل ہاتھ اور پیر
اور زبان اور کان اور ناک آنکھ کے ہی اور جسم اعلی سے صدر تک جوف دار ہی اور باقی باجوف اگر
اور بال گھونگھر والے ہین یہان تک کہا ہی ان لوگون نے کہ اللہ کی آنکھ مین کچھ مرض ہوا تو ملائکہ
نے عیادت کی اور خدا طوفان نوح پر اتنا رویا کہ آنکھ جوش کر آئی اور جب خدا عرش پر جلوس
کرتا ہی تو ہر جانب عرش کے مقدار چار انگل کے جگہ بچ جاتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا ہر
شب جمعہ کو نازل ہوتا ہی آسمان دنیا پر بشکل امرد کے در حالیکہ وہ چڑھا ہی گدھا پر یہانتک
کہ بعضون نے بغداد مین اپنے کوٹھون پر گھاس رکھ دی اور ہر شب جمعہ کو جو اور خشک گھاس
رکھتے تھے اور فخر کرتے تھے کہ جب خدا اپنے گدھے پر سوار اس کوٹھے پر آویگا گدھا گھاس
کھانے مین مشغول ہوگا اور اللہ ندا کریگا ہل من تائب ہل من مستغفر نعوذ باللہ من ذلک ہم کہتے ہین
کہ کہین کسی دھوبی پر تو نہین ان لوگون کو خدا کا شبہہ ہوگیا ہی سبحان اللہ کیا بات ہی آپ
لوگون کی جب اللہ کی سب صورت سوائے ریش و فرج کے بتلاتے ہین تو امام و رسول کو
کوئی کیا پوچھیگا فسادِ سوم یہی ہی کہ آپ پر بھی وہی قباحت لازم آتی ہی پر آپ بھی تو مدعی اسکے ہین
کہ رسول خدا یا خلیفہ ہمارے امام زمانہ ہین پس ہم پوچھتے ہین کہ آپ انکو پہچانتے ہین یا نہین
اگر نہین پہچانتے ہین تو بموت جاہلیت مرینگے اور اگر پہچانتے ہین تو ہم بھی پوچھتے ہین کہ
انکی شکل و صورت کیسی تھی نما ہو جوابکم فہو جوابنا تنبیہ اس استفسار طفلانہ و معارضہ عامیانہ سے
ہم کو معلوم ہوتا ہی کہ معنی حدیث کا مجیب کو بخوبی معلوم نہین ہی مرتبہ معرفت امام تو اس سے
اعلی ہی لہذا پہلے حل حدیث مین کچھ بیان کرتا ہون بعد اسکے انشاء اللہ المستعان جواب موافق
ذوق سلیم کے تحریر کرونگا تبصرہ حل حدیث من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاہلیۃ
دوسری روایت دیگر مات میتۃ کفر و نفاق منقول ہی ہدایہ نورانیہ فی حل روایۃ نبویۃ قولہ من اسم
موصول شامل معنی شرط ہی اطلاق اسکا عموماً اور پر ذوی العقول کے اکثر آیا ہی کل ناس آسمین

داخل ہین خواہ شیعہ خواہ سنی قولہ مات جملہ فعلیہ تحت شرط ہی اگرچہ اطلاق موت کا قرآن و
احادیث مین کئی معنی پہ آیا ہی لیکن یہان پر مراد موت سے کیفیت وجودیہ ضد حیواۃ ہی کہ خدا
پیدا کرتا ہی زندہ مین کما قال اللہ تعالی خلق الموت والحیواۃ قولہ ولم یعرف عطف علی قولہ مات
والواو عاطفۃ او حال من ضمیرہ الراجع الی من والواو حالیہ بہر تقدیر اس قول سے شیعہ نکل گیے
کیونکہ وہ امام زمانہ اپنے کی معرفت رکھتے ہین پس معنی معرفت کے کہ مصدر لم یعرف ہی بنا بر تصریح
بعض اہل لغت وغیرہ یہ ہی صاحب قاموس نے لکھا ہی عرفہ یعرفہ معرفۃ وعرفانا وعرفہ بالکسر وعرفانا
بکسرتین مشددۃ الفاء علمہ اور صاحب کشاف اصطلاحات الفنون نے معانی معرفت بہت
لکھے ہین منجملہ انکے یہ ہی اول علم بمعنی ادراک مطلق خواہ تصور ہو خواہ تصدیق ولہذا قیل کل معرفۃ
وعلم فاما تصور او تصدیق - دوم تصور کما سبق وعلی ہذا یسمی التصدیق علما سوم ادراک بسیط
سوا ارکان تصور الماہیۃ او تصدیق باحوالہا اسی طرح بہت قسمین ہین بخوف طول وضرورت
مقام ذکر نہ کیا من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الی محالہا بالجملہ معرفت اخص ہی علم سے اسواسطے
کہ اطلاق معرفت دو معنی پر ہوتا ہی اور دونون معنی نوع علم سے ہین ایک تو یہ کہ استدلال
کرین امر باطن پر بہ نسبت کسی نشان ظاہر کے اوسمین سے ہی کہ رسول خدا کو خطاب ہوا ہی
قرآن مین فلعرفتہم بسیماہم لتعرفنہم فی لحن القول اور دوسرے یہ کہ بہ مشاہدہ شخص علم آوے
جس کو کہ دیکھ چکا تھا اور مراد معرفت اللہ سے جیسا کہ کہا گیا ہی اطلاع اوپر صفات ثبوتیہ
وسلبیہ آپکے بقدر طاقت بشریہ ہی ولکن اطلاع ذات اللہ پر پس خارج از مجال بشر ہی
چنانچہ خود رسول نے فرمایا ہی ما عرفناک حق معرفتک اور اسی طرح معرفت رسول و امام بھی ہی کہ
انکو منصوب جانب خدا سے جانیے اور مفترض الطاعت سمجھے خواہ مشاہدہ جمال کرے
یا نہ کرے کس واسطے کہ اگر ایسا نہو اور معرفت صورت دیکھنے پر موقوف ہو تو عہد رسول مین
جتنی جسقدر لوگ ایمان لائے تھے سب نے حضرت کی صورت کو نہین دیکھا تھا بالفرض بعد
تسلیم کے ہم کہتے ہین کہ اس زمانہ مین جو لوگ ہین انھون نے رسول کو کہان دیکھا ہی

اسی طرح معرفت امام بھی حاصل ہوتی ہی اب ہم کو خوف آتا ہی کہ خود مجیب کے مذہب والے دشمن
اُنکے نہ ہوجاوین کہ معاذ اللہ سب کو خارج از دین کردیا کا ہیکو جیا ... رون نے رسول کی یا
اللہ کی صورت دیکھی ہوگی قولہ امام از امام یوم اما مسئلہ اذا قصد ادبمعنی تقتدی اور بیان عبارت
ریاست عامہ طرف خدا سے امور دین و دنیا مین واسطے کسی انسان کے بالاصالۃ عنیابتہ از نبی
اور کتاب کشاف اصطلاحات الفنون مین امام بالکسر پیشوا و راہ روشن اور قرآن و لوح
محفوظ و نزد متکلمین خلیفہ رسول ہین اقامت دین مین اس طرح پر کہ اتباع اُسکی واجب ہے
کافہ امت پر نزد محدثین محدث اور شیخ بھی و نزد قرار مفسرین وغیرہ ایک مصحف ہی اُن مصاحف
سے جسکو صحابہ نے بامر عثمان لکھا تھا پس ہر شہر مین اُس سے ایک مصحف بھیجا اور ایک
مصحف نزدیک اپنے رکھا پس ہر مصحف کا اُن مصاحف سے نام امام ہی نہ خاص سکے
اُسکا جو نزدیک عثمان کے تھا جیسا کہ بعض نے کہا ہی اسی طرح پر خفاجی نے حاشیۂ بیضاوی
مین بیچ تفسیر اہدنا الصراط المستقیم کے ذکر کیا ہی انتہا قولہ زمانہ لفظ زمان بطرف ضمیر راجع
بمن یا بامام علی احتمال دلالت کرتا ہی اور تحقیق معرفت امام موجود زمان رہا یا پر جب تک
کہ فلک متحرک ہی ہر وقت اور ہر ساعت مین پس اس سے تجدد امام باختلاف ازمنہ آمدہ رعایا
لازم آتا ہی اور فائدہ اِسکا اپنے محل پر ظاہر ہوگا انشاء اللہ تعالی قولہ مات میتۃ جزائے شرط کہ
موکد بمصدر بروزن فعلۃ واسطے نوع فعل کے ہی کہ تاکید تحقیق وصف جاہلیت سے ظاہر ہی
اور معنی قولہ جاہلیت زمانہ قبل بعث اور بعضون نے زمانہ قبل فتح مکہ بھی لکھا ہی اور بنا بر
نسخہ آخر مصدر میتۃ مضاف بکفر و نفاق ہی اور معنی دونون لفظون کے ظاہر ہین جب یہ معلوم
ہوچکا تو اب متوجہ اصل مطلب ہوتا ہون کہ معرفت ہرگز موقوف شناخت شکل و صورت
پر نہین ہی باقی قول معصوم اور اخبار مذہب اہل سنت سے جو شمائل حضرت آخر الزمان
وارد ہی کہ یہ دیکھنے سے بھی زیادہ ہی اس واسطے کہ قول مخبر صادق ہی یہان بیان کرتا ہون
تا مجیب کو یہ خیال نہ ہو کہ اسمین شیعہ عاجز ہین الحق یعلو ولا یعلی علیہ خذیفہ نے روایت کیا ہی

کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مہدی موعود ہمارے فرزندون سے ہونگے کہ رنگ روانکا رنگ مردم
عرب ہوگا اور جسم وجثہ وچشم اولاد اسرائیل نبی کا اور طرف راست روے انکے ایک خال ہوگا
کہ کے تو کہ ایک ستارہ نورانی ہی ملو کرینگے زمین کو عدالت سے بعد اسکے کہ ملو بظلم وجور ہوا در
راضی ہونگے آنکی خلافت پر اہل زمین وآسمان ومرغان درمیان زمین وآسمان کے انتھی
اور جابر جعفی سے منقول ہی کہ کہا سنا مین نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا
سوال کیا عمر بن خطاب نے امیر المومنینؑ سے پس کہا کہ خبر دیجیے ہمکو مہدیؑ سے کہ نام
آنکا کیا ہی فرمایا حضرت نے کہ ہمارے حبیب نے عہد لیا ہی ہم سے کہ نہ بیان کرین اسکو
یہانتک کہ خدا آنکو مبعوث کرے کہا عمر نے کہ پس صفات آنکے بیان فرمائیے کہا وہ جوان
خوش قد حسن الوجہ ہین بعد اسکے وصف دندان مین لفظ حدیث مشکوک تھی اسمین ترک
کیا لکن دوسری حدیثون مین افرق الشعر وغیرہ وارد ہی واللہ اعلم بعد اسکے فرمایا کہ بال
آنکے دونون دوش پر لٹکتے ہونگے اور نور وجہ غالب ہوگا سیاہی موے ریش وسر پر انتھی
اسی طرح بہت حدیثین رواۃ فریقین سے منقول ہین من شاء فلیرجع الی محالہا قولہ مجیب
اور قد کتنا بڑا ہی اور ڈاڑھی کیسی ہی اور کتنی بڑی ہی اور رنگ آپکے بدن کا کیسا ہی اور
کب پیدا ہوے اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریا عن التکلف والتعسف قولہ
جب ہم وجود حضرت الخ اقول جب مولف متعصب کے بیان کیے ہوے ثبوت وجود حضرت
آخر الزمان سے فرضیت وجود من جانب اللہ اور اطاعت آنکی معلوم ہوتی ہی تو اذا فات الشرط
فات المشروط یعنی جبس وقت فوت ہوئی شرط فوت ہوا مشروط پس بیان مولف سے وجود
حضرت کا جب ثابت نہوا جیسا کہ روایت مسلسلات سے بفہم ناقص اپنے اُنھون نے سمجھا تھا
تو وجود انکا من جانب اللہ فرض نہوا اور نہ اطاعت اُنکی فتامل قولہ لفظ معرفت سے الخ
اقول مجرد لفظ معرفت سے صورت دیکھکر پہچاننا مجیب متعصب نے نہین سمجھا ہی بلکہ
سائل کو جیسا کہ سوال سے انسان مشخص تو صورت ہی دیکھکر پہچانا جاتا ہی اور حدیث مسئول

ہین تو یعرفہ سے مراد اطاعت امام زمانہ ہی ورنہ مجرد عرفان سے کوئی کام نہین نکلتا فرمایا
اللہ پاک نے حق مین اہل کتاب کے یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنی پہچانتے ہین اہل کتاب کو
جیساکہ پہچانتے ہین اپنی اولاد کو یہان پہ کون پہچان مراد ہی۔ اور اس پہچان کی وجہ سے
اہل کتاب کیون عارف رسول اللہ و مسلمان نہین سمجھے جاتے ہین پس مجرد پہچان سے
کام نہین نکلتا بغیر تصدیق و اطاعت کے اور ہر صورت مین وجود مقدم ہی خواہ وجود مطلق شامل
وجود باری عز اسمہ کے یا وجود مقید بالجسم والروح متصف بہ صفت رسالت یا امامت یا
دوسری صفات کے الغرض جب نبی و امام جنس البشر سے ہین صورت و شکل لوازمات سے
انکے ہی فاحفظ قولہ اسی سمجھ سے الخ اقول خود مولف متصف حواس سے گذر گئے ہین
نبی و امام کس کی ماہیت کو متحد بماہیت واجب الوجود جانتے ہین کہ ایک کی شکل سے دوسرے
مین صورت و شکل ثابت کرتے ہین چہ نسبت خاک را با عالم پاک کہان تیلا خاک کا اور کہان پروردگار
ارض و افلاک کا اس فساد خیالات کا مولف متصف کے حکیم مطلق علاج کرے قولہ بہت
فساد الخ اقول حضرت مولف اگر آپ کو کسی جراح و فصاد کی حاجت ہی اور نہین ملتا تو ڈاکٹر ان
انگلشیہ سے فصد کھلوا لیجیے فساد خون کی وجہ سے بہت فساد آپ کو نظر آتے ہین اسی
تقریر بے سر و پا کو دیکھکر آپ کے واسطے بہت علاج تجویز ہو جاوینگے خصوصاً عمل آپ کو بہت
نافع ہوگا چنانچہ خیر الدواء الحجامۃ یعنی بہتر دوا اون مین عمل ہی یہ روایت معتبر آپ کے امام جعفر
صادق سے منقول ہی خود طبیب لبیب مین سمجھکر عمل لیجیے کہ نتیجہ کامل آپکا ہو جاوے اور فساد آپ
نکل جاوین فتعقل قولہ فساد اول الخ اقول اگر معرفت خدا موقوف معرفت امام پہ ہی
و امام صاحب اعدا کے خوف سے پردہ دنیا پر ہرگز ان تہ نہین سکتے ہین پس معرفت خدا کی
امامیہ کو نہین ہو سکتی و الاہم لوگ اہل سنت و الجماعت بقدر طاقت بشری خدا کو پہچانتے ہین
اور اسکو منزہ صفات محدثہ امکانیہ سے جانتے ہین اور اسیکے واسطے شکل و صورت سے بوشیاطین
و شیطان الطاق اور ہشیمی اور تعبین انکے کس نے بیان کی ہرگز یہ مقطعہ اون تعبان باشید

ترکیب ذات اللہ پاک مین ثابت کرتے ہین تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا یعنی برتر ہی اللہ
اُس چیز سے کہ کہتے ہین ظالمین بڑی برتری کے ساتھ اب تفصیل مذہب کی اُن پیشوایان
و رئیسان امامیہ کے سنّی چاہیے حکمیہ یعنی تبعان ہشام ابن الحکم وخود ہشام مذکور قائل ہین کہ
نعوذ باللہ منہا خدا ے تعالی ایک جسم ہی طویل وعریض وعمیق اور تینون بُعد اُسکے برابر ہین اور
اُسکے ایک ہاتھ ہی وہو کالسبیکۃ البیضاء یتلالا من کل جانب لہ لون وریح وطعم ومجسۃ وہو سبعۃ
اشبار بشبر نفسہ مماس للعرش بلا تفاوۃ یعنی وہ چاندی پگھلی ہوئی سفید ہی چمکتا ہی ہر طرف سے
واسطے اُسکے رنگ وبو ومزہ ومجست ہی اور وہ سات بالشت ہی بالشت سے اپنے ملا ہوا ہی عرش سے
بلا تفاوت روی الکلینی عن علی بن حمزۃ عن ہشام بن الحکم یقول ان اللہ تعالی جسم صمدی
معرفتہ ضروری وروے ایضا عن محمد بن الحکم وعن یونس ابن ظبیان وعن الحسن بن عبد الرحمن
الجمانی نحوہ باسانید مختلفۃ یعنی روایت کیا ہی کلینی نے علی بن حمزہ سے ہشام بن حکم سے کہ کہتا ہی
تحقیق کہ اللہ تعالی جسم بلا جوف ہی پہچان اُسکی ضروری ہی اور روایت کیا ہی محمد بن حکم سے
اور یونس بن ظبیان سے اور حسن بن عبد الرحمن جمانی سے مثل اُسکے ساتھ اسنادون
مختلف کے اور سالمیہ کہتے ہین کہ جسم ہی بصورت انسان اور چہرہ اور آنکھ اور کان اور منھ
اور ناک اور ہاتھ اور پاؤن سب ثابت کرتے ہین اور پانچون حواس بھی رکھتا ہی اور بال سیاہ
کان کی جڑ تک بیان کرتے ہین روی الکلینی عن محمد بن فرج الرخجی ان ہشام بن الحکم یقول
ان اللہ جسم وان ہشام بن السالم یقول انہ صورۃ اجوف الی السرۃ والباقی صمد یعنی روایت کیا
کلینی نے محمد بن فرج الرخجی سے کہ تحقیق ہشام بن الحکم کہتا ہی کہ بتحقیق اللہ جسم ہی اور بہ تحقیق
ہشام بن سالم کہتا ہی کہ بتحقیق وہ صورت جوف دار ہی ناف تک اور باقی بلا جوف شیطانیہ
اور نعیمیہ بھی سالمیہ کے ساتھ موافق ہین اسی طرح بہت روایتین جسمیت باری تعالی مین پیشوایان
اس فرقہ کے مروی ہین اور آئمہ معصومین اُنکے کفریات سے ناراض تھے اور بد دعا حق مین اُنکے
کرتے تھے چنانچہ کلینی نے حسن بن عبد الرحمان الجمانی سے روایت کی ہی کہ قلت لابی الحسن الکاظم

ان ہشام بن الحکم یزعم ان اللہ جسم قال قاتلہ اللہ ما علم ان الجسم محدود معاذ اللہ و ابرا الی اللہ من ہذا القول ولما رواہ الکلینی ایضاً فی کتاب التوحید من الکافی ان محمد بن الفرج الرخجی قال کتبت الی ابی الحسن اسئلہ عما قال ہشام بن الحکم فی الجسم و ہشام بن سالم فی الصورت فکتب دع عنک حیرۃ الحیران و استعذ باللہ من الشیطان لیس القول ما قال الہشامان یعنی کہا ابی الحسن کاظم نے کہ بتحقیق ہشام بن حکم گمان کرتا ہے کہ بتحقیق اللہ جسم ہے فرمایا قتل کرے اسکو اللہ نہین جانتا کہ بتحقیق جسم محدود ہے پناہ خدا کی و برارت کرتا ہون مین طرف اللہ کے اس قول کی اور بسبب اُس چیز کے کہ روایت کی اسکی کلینی نے بھی کتاب التوحید مین کافی سے محمد بن فرج رخجی سے کہا اُسنے لکھا مین نے طرف ابی الحسن کے سوال کرتا تھا مین اُس چیز سے کہ کہا ہشام ابن حکم نے جسم مین اور ہشام بن سالم نے صورت مین لیس لکھا چھوڑ اپنے سے حیرت حیران کو اور پناہ مین خدا کی آ شیطان سے نہین قول ہے جو کہا دونون ہشام نے اور حکمیہ امامیہ سے اور یونسیہ کہتے ہین کہ مکان اُسکا عرش ہے نزدیک حکمیہ کے ملا ہوا عرش مثل اُس فرش کے کہ تخت پر بچھا ہو بلا تفرقہ درمیان اُسکے مساوی ہے عرش سے اور یونسیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی عرش پر ہے مثل اُس شخص کے کہ تخت پر بیٹھا ہو اور بہ تحقیق وہی خدا کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے اور حرکت کرتا ہے اور اُسکو فرشتے اُٹھاتے ہین حالانکہ وہ قوی تر اور بزرگ تر فرشتون سے ہے مانند بچہ مرغ کے کہ اُٹھاتے ہین دونون پیر اُسکے اور وہی بڑا ہے اور قوی تر ہے اُنسے اور سالمیہ اور شیطانیہ اور قبیہ کہتے ہین کہ مکان اُسکا آسمان مین ہے اور متمکن نہین ہے انتقال کرتا ہے ایک مکان سے دوسرے مکان مین اور ایک آسمان سے دوسرے پر اور اُترتا اور چڑھتا اور کھڑا ہوتا اور بیٹھتا اور سکون کرتا ہے اور ربیعہ کہتے ہین کہ مسکن اُسکا آسمان ہے لیکن ایام بہار مین واسطے سیر گلزار دن اور لالہ زار دن اور شگوفون کے اوپر زمین کے آتا ہے آسمان سے پھر آسمان پر لوٹ جاتا ہے مثل جہانگیر بادشاہ ہندوستان کے کہ دار الخلافت اُسکا آگرہ تھا اور ہر سال بواسطے

سیر بہار کے کشمیر جاتا تھا اور مخالفت ان بطالات اور خرافات کی کتاب اور اقول بحرمت
ظاہر تر ہی قرآن شریف مین ہی لیس کمثلہ شئی یعنی نہین کوئی چیز مثل اُسکے اور ایک خطبہ مین
امیر المومنینؑ کے نہج البلاغت مین منقول ہی کہ لا یوصف بشئی من الاجزاء ولا بالجوارح والاعضاء
ولا بمکان فیجوز علیہ الانتقال یعنی نہین موصوف ہی خدا ساتھ کسی چیز کے اجزا سے اور نہین
ساتھ ہاتھ پانون اور اعضا کے اور نہین ہی کسی مکان مین پس جائز ہو اُسپر انتقال پس
ثقلین سے خلاف عقائد باطلہ پیشوایان فرقۂ شیعہ ثابت ہوا پھر جو مولف تشعیف نے آگے
شہ ہکہ بیان کیا ہی اور بعض پیشوایان اہل سنت کو حشویہ قرار دیا ہی سراسر تقلیب
موضوع ہی سے چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان برد فرقۂ شیعہ کا
قول دائما حشو و زوائد سے معمور ہی اور اہل سنت والجماعت کو ہمیشہ ایسے عقائد باطلہ سے نفور رکھ
اللہ تعالی مولف تشعیف کو توفیق خیر دے کہ اپنے بیان کے فواحش سے ہم لوگون کو کبھی
متہم نہ کرے آمین ثم آمین قولہ دوسرے یہ کہ دیکھنا شی الخ اقول حضرت مولف آپ کو
اصلاح دماغ اپنی واجبات سے ہی اِس تقریر بے سروپا کا آپ کی کیا جواب ہی جب دیکھنا
شی کا جسم پر موقوف ہی ہر عوارضات جسمیہ کو بھی آپ جسم قرار دینگے و باعث دور و تسلسل کے
ایک جسم کا بھی ٹھکانا نہ رہنے دینگے فرمایا اللہ تعالی نے کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون یعنی
ہرگز نہین تحقیق وہ لوگ یعنی کفار پروردگار سے اپنے سراٰئینہ حجاب مین ہین اسی آیت
کریمہ کے مصداق آپ بھی ہین بغیر جسم کے آپ دیکھ نہ سکینگے اور اللہ تعالی جسم سے منزہ ہی
الایہ کہ شیطان الطاق وغیرہ کے مقلد علی الاطلاق ہو جائیے اور ہم لوگ وجوہ یومئذ ناضرۃ
الی ربہا ناظرۃ یعنی فرمایا اللہ تعالی نے بہت چہرے آج کے روز تازہ ہین طرف پروردگار
اپنے کے دیکھنے والے ہین اسکے مصداق ہونگے کس واسطے کہ ہم لوگ دیکھنے مین جسمیت شرط شی
دیکھی گئی مین نہین لگاتے ہین اور اے حضرت مولف آپ اور آپ کے ہم مذہب بہ تقلید معتزلہ کے
رویت خدا کے منکر ہین لیکن روایت آئندہ کا کیا جواب دیتے ہین رو سے ابن بابویہ عنہ

قال قلت لابی عبد اللہ اخبرنی عن اللہ عزوجل ہل یراہ المومنون یوم القیامۃ قال نعم وقد راٰوہ قبل یوم القیامۃ قلت متی قال حین قال الست بربکم ثم سکت ساعۃ ثم قال ان المومنین یرونہ فی الدنیا قبل یوم القیامۃ الست تراہ فی وقتک ہذا قال ابوبصیر قلت لہ جعلت فداک افاحدث بہذا عنک فقال لا یعنی روایت کیا ہی ابن بابویہ نے اُس سے یعنی ابوبصیر سے کہا اُسنے کہا مین نے ابی عبد اللہ امام صادقؑ سے خبر دیجیے مجھکو خدا بزرگ و برتر سے آیا دیکھینگے اُسکو مومنین قیامت مین فرمایا کہ ہان اور سہر آئینہ دیکھا ہی سب نے اُسکو قبل قیامت کے کہا مین نے کب فرمایا کہ جس وقت خدا نے الست بربکم کہا تھا یعنی کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا پس خاموش رہے ایک ساعت پھر فرمایا تحقیق مومنین دیکھتے ہین اُسکو قبل قیامت کے کیا نہین دیکھتا تو اس وقت مین کہا ابوبصیر نے کہا مین نے مین فدا ہون آپ پر کیا حدیث بیان کرین اسکی آپ سے پس فرمایا نہین یہ قول امام صادق کا رویت خدا مین آپ کے نزدیک مقرون بہ صدق ہی یا نہین باقی جو طعن آپ کا اشاعرہ پر ہی اول اشاعرہ سے امام فخر الدین رازی بھی ہین وہ اُنپر کیونکر اعتراض کرینگے دوم بشرط تسلیم اشاعرہ اہل سنت والجماعت کو اللہ کے غیر کی جانب محتاج ہونیکا کب اقرار ہی بلکہ اُسکو متصف بصفات ازلیہ کہ غیر ذات نہین ہین جانتے ہین اور خالق کل مانتے ہین نہ مثل عقائد فرقہ آپ کے کہ اللہ تعالی ازل مین بے صفت تھا بعد پیدائش عالم کے متصف بصفات ہوا اُسمین بھی خالق افعال بندون کا نہین ہی جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین حالانکہ واللہ خلقکم وما تعملون یعنی اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اعمال کو تمھارے یہ قول خدا پاک کے ہی اسکی بھی تکذیب کرتے ہین نہ معلوم خدا کو کیا جواب دینگے شاید جیسے یہ لوگ حجاب مین رہ جاوینگے اللہ تعالی باعث عدم جمعیت کے انکو نہ دیکھ سکے اور بیچ رہین نعوذ باللہ منہا

قولہ فساد دوم الخ اقول حشویہ کا حال تو معلوم ہو چکا کہ انھین کے پیشوایان مذہب تھے اسی وجہ سے بنابر تحریر صاحب کشاف اصطلاحات الفنون کے حشویہ کو فرقۂ ضالہ مولف متعصف

لکھتا ہی ورنہ آپکے نزدیک کیونکر ضالہ ہوسکتے جب ہدایت کرنے والے اِنکے طریقہ کے ہین۔
قولہ عجیب وغریب نقلین الخ اقول غیر مذہب کی شاگردی مین اگر عجیب وغریب نقل
ہو لعن تتعسف بو العجب لایا ہی تو کوئی تعجب نہین لیکن اسکا کیا جواب ہی سہ جب حساب
حشری حضرت والا ہوگا؛ یہ تو بتلائیے حال آپکا پھر کیا ہوگا؛ اتنے بہتان صریح کی کوئی جزا سزا بھی
ہوگی یا نہین قولہ تابعین حسن بصری الخ اقول طریقہ حسن بصری وتابعین کا آنکے معروف
ومشہور ہی سب اولیاء امت کا سلسلہ آن تک ختم ہی اور آنکو اخذ طریقت خاص حضرت امیر المومنین رض
وحسن مجتبی علیہم السلام سے ہی اور ائمہ معصومین آنکے طریقہ کو بہت پسند کرتے تھے اور اپنے
توابعین کو مثل انہی طریقہ کے چلنے کی اجازت دیتے تھے چنانچہ کافی کلینی مین منقول ہی
روی عن عبد الاعلی عن ابی عبد اللہ انہ غضب علی شیعتہ وقال لو انکم کنتم تقولون ما اقول
لاقررت انکم اصحابی ہذا ابو حنیفۃ لہ اصحاب وہذا الحسن البصری لہ اصحاب وانا امرء من قریش ولد
رسول اللہ وعلمت کتاب اللہ فیہ تبیان کل شئی الخ یعنی روایت کی گئی عبد الاعلی سے امام
ابی عبد اللہ صادق سے بتحقیق وہ غصہ ہوے اپنے شیعون پر اور فرمایا اگر تم لوگ کہتے جو ہم
کہتے ہین ہرآئینہ اقرار کرتے ہم کہ بتحقیق تم لوگ اصحاب میرے ہو یہ ابو حنیفہ واسطے آنکے
اصحاب ہین اور یہ حسن بصری واسطے آنکے اصحاب ہین اور ہم ایک شخص قریش سے ہین اور
واسطے آسکے رسول اللہ ہین اور جانا مین نے کتاب اللہ کو آسمین بیان ظاہر ہر شئی کا ہی الخ
یہان پر قول مبارک سے حضرت امام صادق کے چند امور ثابت ہوے اول یہ کہ اپنے شیعون
یعنی پیشوایان فرقہ شیعہ سے بہت ناراض تھے چونکہ وے لوگ ارشاد صدق بنیاد پر
حضرت ممدوح کے عمل نہین کرتے تھے اور عقائد فاسدہ خلاف عقائد حقہ امام معصوم کے
رکھتے تھے جیسا کہ مفصل بیان ہوچکا۔ دوم یہ کہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی اور خواجہ حسن بصری رح
آپکے ہمعصران اور مقتدایان وقت تھے اور اصحاب آنکے طریقہ حق پر تھے کہ خود امام معصوم نے
تعریف وتوصیف آنکی کی اور اپنے شیعون کی شکایت کی اور اپنے اصحاب مین داخل

کرنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم قریشی ہین باوصف اِسکے سیرے شیعہ ہمارا کہا نہین مانتے۔
اور اس لفظ قریشی سے شرط ہاشمیت کی جو فرقۂ شیعہ نے منصب امامت مین لگائی ہی باطل ہوگئی
کیونکہ ہاشمیت آپ نے بیان نہ کی وہم لوگ منصب امامت مین شرط قریشیت جو کہتے ہین اُسی کے
موافق آپ نے بھی فرمایا کہ مین قریشی ہون سوم یہ کہ اپنا امام امام ممدوح نے رسول اللہ اور قرآن
کو فرمایا ہی کہ ارشاد فرمایا سیرے واسطے رسول اللہ ہین اور مین کتاب خدا کو جانتا ہون حاصل عرض
امام صادقؓ کی یہ ہی کہ مین پیروی انھین دونون کی کرتا ہون پھر ہم لوگون کے طریقہ کو جو قدم
بقدم پیروی امام ممدوح کی کرتے ہین کیونکر کوئی مسلمان بُرا کہہ سکتا ہی فاحفظ قولہ اور حکایت
کی ہی کعبی نے الخ اقول مولف متعسف ابن بابویہ قمی کو بھول کر کعبی سے بیان کرتا ہی کعبی معتزلہ
تھا نہ شیعی اُسکی حکایت کا کیا اعتبار البتہ قمی نے جو روایت کی ہی در باب رویت خدا کے دنیا مین
اوپر بیان ہو چکی ذرا مولف بغور دیکھے کہ قائل رویت حضرت امام صادق ہین یا کوئی رافضی
کاذب تو اس اعتراض کا طعن کہانتک پہونچا قول امام معصوم آیت کلام اللہ سے کم نہین منکر اسکا
کافر ہی نزدیک فرقۂ شیعہ کے اور خواجہ داؤد طائی کو جو نعوذ باللہ حشویہ مین داخل کیا ہی
یہ وہی ممدوح حضرت امام صادق ہین اور امام اعظم کے شاگرد فائق اور خواجہ حسن بصری کے
خلیفۂ لائق ہین صحبت بابرکت سے حضرت امام صادقؓ کی فیض یاب ہین اور آپسے گروہ دن
اولیاء امت بہرہ یاب ہین مولف متعسف کرم در سنگ نہان ہی اُسکے نزدیک وہی سنگ زمین
و آسمان ہی جب اُس پتھر سے باہر نکلے ستارہ دن کی روشنی اولیاء و صلحاے امت محمدیہ مین
تماشا کرے کہ خلص اصحاب ائمہ بھی کبھی گرد لغویات کے پھرتے ہین بلکہ آفتاب امامت سے
اقتباس نور کرتے ہین وہدایت سالکان عرفان رب غفور کرتے ہین ہانی جو حال
حشویون کا دربارۂ سیر و تماشا سے گلزار ایزدگردگار کے لکھا اسکے قائل وہی رہبیہ مقتدایان
فرقۂ مولف متعسف ناتجربہ کار کے ہین جیسا اوپر بیان ہوا قولہ فساد سوم الخ اقول
آپ جو رسول اللہ کی اور آنکے خلفاء اربعہ کی شکل و صورت پوچھتے ہین کیا حاجت شرافت سے

آپ کو آگہی نہین ہی اور حدیثون مین حلیہ خلفاء اربعہ کی نہین دیکھی ہی جو ہم لوگ سے پوچھتے ہین
صورت و شکل انکی معروف و مشہور ہی لیکن آپ کے فرقہ کو یہ سعادت کہان نصیب اپنے امام آخر الزمان
کے حلیہ کو تو بروایت مختارہ اہل سنت والجماعت کے آپ نے آگے لکھا ہی وہ بھی بروایت شاذ
پھر دوسرون کے حلیہ سے آپ کو کیا علاقہ اور آگے جو معارضہ عامیانہ لکھا ہی نہ معلوم کہ یہ حکم
اپنے واسطے آپ نے لکھا ہی یا مجیب مصیب کے واسطے ظاہر عبارت سے تو یہ حکم آپ ہی کے واسطے
ثابت ہوتا ہی فتدبر قولہ لہذا پہلے حل حدیث مین الخ اقول کیون نہین مولف صاحب آپ اب
اپنے کام خاص کے لائق ہو گئے شرح ملا سے بھاگ کر عم بزرگوار آپ کے اسی کام کے لائق تجویز
کیے گئے تھے اسی حل حل مین آپ بھی گرفتار ہو گئے حل حدیث مین آپ کے طوفان بے تمیزی کا
اور چھور نہین ملتا نہ کتاب منقول عنہا کا پورے طور پر نشان نہ آپ کی عبارت شکم زاد کا پایان
معلوم ہوتا ہی نہ معلوم کس نشۂ غفلت مین آپ چور تھے کہ عبارت سراسر غتربود ہانک گئے اردو
عربی فارسی نہ معلوم کون سی زبان یہان پر مستعمل ہوئی ہی اور کس کتاب کی قاموس بزبان
عربی ہی اسمین فارسی سے کیا علاقہ کہ ایک جا قولہ امام ازام یوم امامتہ لکھا ہی انکی عربی من کا
خیال جاتا رہا کہ زبان مرکب کو لکھ دیا اور تبصرہ مین صرف حدیث اور ہدایہ نورانیہ مین معنی حدیث
لکھکر نیچے حل کے ڈال دیا بصارت وہدایت آپ کی دونون بیکار ہو گئین کہانتک اغلاط لفظیہ
و معنویہ و تحریریہ آپ کے نشان دون الا ایک آدھ تمام مخصوص کا ضرور کشف اغلاط
کرتا ہون قولہ اکثر آیا ہی الخ اقول من کا اطلاق اکثر ذوی العقول پر اسواسطے آیا ہی کہ
معنی اکثر ہین کہ کبھی کبھی غیر ذوی العقول پر بھی اطلاق اسکا آیا ہی چونکہ شیعہ اقل ہین بعض
تقیہ مین عاقل بھی ہو جاتے ہین فافہم قولہ بالجملہ معرفت اخص ہی علم سے الخ اقول اسکی وجہ
مولف مصنف نے یہ لکھی ہی کہ اطلاق معرفت دو معنی پر ہوتا ہی اور دونون معنی نوع علم سے ہین مین
پوچھتا ہون کہ اگر یہی دونون معنی نوع علم ہین تو معرفت و علم یا مرادف ہین یا مساوی معرفت
کو اخص کہان سے ثابت کیا اور اگر سوا اسکے اور انواع بھی علم مین پائے جاتے ہین انھین

کیون بیان نہ کیا اور علم صورت حاصلہ یا حصول صورۃ فی العقل کو کہتے ہین شعہ لال شاہد ولی
کہ ان دونون کو نوع علم سے بیان کیا معرفت پہچان ہے اور علم جاننا و [illegible] وشناختن کو
یکسان کیونکر تصور کرتا ہے پھر آگے بڑھکر معرفت و ایمان کو واحد قرار دیتا ہے الکھتا ہے بعد رسول
بھی جسقدر لوگ ایمان لائے تھے سب نے حضرت کی صورت نہین دیکھی تھی مطلب یہ ہے
کہ معرفت جب صورت دیکھنے پر موقوف ہے ایمان انکا کیونکر صحیح ہوا الغرض ایمان و معرفت و علم
مولف کے نزدیک ایک ہے مثلاً جب آنکو علم بقریات کا ہوا عالم و عارف و مومن سب کچھ ہو گئے
تیہر ہے یہ ایسی عقل پر جو فہم نہین الزام ہم لوگون پر الٹا انکو نہ دے قولہ اور بیان عبارت
انخ اقول جتنے معانی طبراد وغیرہ مولف متعصف نے بیان کیے حدیث مسئول مین احتمال
ہر معانی کا ہو سکتا ہے الا جب دو ہی تین معانی سے کام نکل آتے ہین اور دن کی حاجت نہ رہی
اور امامت قرآن کی انخ جو قول خفاجی کا نقل کیا ہے اس تطویل کا کیا نفع جتنے مصاحف
نقل کیے گئے تھے اُسی مصحف جناب عثمانؓ سے یا غیر سے پھر سب مصاحف کا وہی مصحف امام
ہوا اور ہم لوگون کے واسطے ہر ہر مصحف امام ہین اور سب کی ہدایت یکسان ہے لا تبدیل لکلمات اللہ
کلام خدا ہے یعنی نہین تبدیل ہے کلمات خدا کو قولہ جب تک کہ فلک متحرک انخ اقول اے
مولف متعصف یہ تو فرمائیے کہ بعد زمانہ حضرت آخر الزمان کے فلک متحرک رہیگا یا بلا انتظار آمد
یاجوج و ماجوج و خلافت حضرت عیسیٰؑ قیامت آجاویگی پھر زمان جبکہ کفار رہین جو نعوذ باللہ منہا
کعبہ شریف کو توڑ دینگے کوئی امام باقی رہیگا کہ یہ تماشا دیکھا کریگا اور کفار ون سے انتقام
نہ لیگا آپ کے یہان قیامت اشرار خلق پر قائم ہوگی یا ابرار پر پس جب سب اشرار ہی قریب
قیامت رہ جاوینگے حرکت فلک کی بغیر وجود حیاتیہ امام کے بھی باقی رہیگی پھر آپ کا کہنا کہ ہر وقت
و ہر ساعت امام موجود رہینگے محض تخیل باطل ہے قولہ تجدد امام انخ اقول تجدد رعایا سے
جب تجدد امام لازم آوے ہر شخص کے بلوغ یعنی سن طفولیت سے ایک نیا امام ہونا چاہیے
پس کسی امام کی امامت ثابت نہوگی نہ معلوم کہ ہر امام کے زمانہ مین کتنے نابالغ بالغ ہوے ہونگے

وتسجهه وجود امام سے تجدد معرفت لازم آوے تو حضرت مولف فرمائیے کہ زمانہ امیر المومنینؑ مین
کئی امام تھے امامت کے واسطے قید عمر کی آپ کے یہان تو کچھ نہین ہی حضرت امیر المومنینؑ و
امامینؑ سب امام ایک وقت مین تھے یا تجدد کی وجہ معرفت حضرت سید الشہدا کی واجب
واجب ہی تھی الغرض یہ قیودات آپ کے بھی ان کید الشیطان کان ضعیفا مین داخل ہو گئے
یعنی بہ تحقیق مکر شیطان کا کمزور ہی **قولہ** کہ قول مخبر صادق ہی الخ **اقول** اختیار مذہب اہل سنت سے
روایت لکھکر رفع مظنہ عاجزی کا اپنی تو مولف تعسف نے کیا لیکن یہ خیال نہ کیا کہ یہی حلیہ
حضرت محمد بن عسکری کا تھا یا نہین اسکی بھی خبر ہی یا اٹکل ہی سے مسلسلات سے محمد محبوب
کو جو روات کلینی سے ہی قائم مقام آنکے جان کر خلعت امام عصر کا پہنا دیگا اور نواب آسکا خود
بن جاویگا **قولہ** رنگ روے مردم عرب ہوگا الخ **اقول** نہ معلوم کہان سے یہ حدیث مبہم
مولف تعسف بیان کرتے ہین رنگ عرب کا یکسان آپ نے کہان دیکھا ہی کوئی گورے کوئی
کالے اس رنگ سے کیا سمجھا جاویگا اور جسم سب بنی اسرائیل کا برابر کہان سے سمجھا ہی کہ حضرت موسی
ونہ کنز کے تھے آجکل بعض یہود و نصاری تین ہاتھ سے بھی نہین بڑھتے پس جسم بنی اسرائیل سے
کیا سمجھا جاویگا طویل ہین یا قصیر ایسی حدیث مبہم کا روایت کرنا حدیثین مشہور چھوڑ کر دلیل
بیعلمی مولف تعسف کی ہی **قولہ** اور جابر جعفی سے الخ **اقول** یہ جابر جعفی بڑا کاذب ہی اسکا
کاذب اکذب ہونا صحاح ستہ سے ثابت ہی کہ یکذبون علی الائمۃ مین یہ بھی داخل ہی **قولہ** افرق الشعر
الخ **اقول** مشکوک ہو حدیث صفت دندان مین دوسری حدیثون سے لکھین اب افرق الشعر
دانت یا بال ہین نہ معلوم کیسی مناسبت ہی کہ ایک مین شک پڑا دوسری سے سمجھ لیا شاید
درد دانت مین ہوا ور آپ سر مین روغن لگاتا بتاتے ہونگے اسیطرہ واللہ اعلم کا ہی شاید وہ بھی
مشکوک رہ گیا پس روایت حدیث بغیر علم کامل کے نہ چاہیے فتعلم **قال المؤلف المتعسف**
ہداہ اللہ و انقذہ من التعسف **اقول** جواب سب سوال کا قول سابق مین بھی
گذرا باقی یہ جو پوچھا ہی کہ کب پیدا ہوے یہ بھی فریقین مین بہ کثرت منقول ہی یہان پر صرف

در قول آپ کے بعض محققین کے نقل کرتا ہون اگر زیادہ منظور ہو تو انشاء اللہ تعالی ایک رسالہ
مبسوط اس باب مین ہوسکتا ہی شیخ عبد الوہاب شعراوی نے کتاب یواقیت وجواہر مین کہا ہی
کہ کہا بعض عارفین نے اور الف محسوب ہی وفات علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آخر خلفا سے
پس بدرستیکہ یہ مدت تھی منجملہ شریعۃ امام نبوت رسول و رسالت انکی سے پس ممد کیا اللہ تعالے نے
ساتھ خلفاے اربعہ کے بلاد کو اور مراد رسول اگر چاہا اللہ تعالے نے ساتھ الف کے قوت سلطان شریعت
اپنی ہی انتہی الف تک بعد اسکے شروع ہوگا اضمحلال یہانتک کہ ہوجاویگا دین غریب جیساکہ شروع ہوا ہی
اضمحلال ہدایت اسکی گذرنے تیس قرن گیارھوین سے بھی پس اسوقت مترقب ہوگا خروج مہدی علیہ السلام
کا اور وہ حضرت اولاد امام حسن عسکری ہین ولادت انکی شب پانزدہم شعبان ۲۵۵ھ ہی اور وہ حضرت باقی
رہینگے یہانتک کہ مجتمع ہون ساتھ عیسی بن مریم علیہ السلام کے پس عمر انکی اسوقت تک کہ ۹۵۸ھ ہی سات سو
تین برس کی ہوئی اسی طرح خبر دی ہمکو شیخ حسن عراقی نے الخ اور صاحب التنبیہ المبانی نے
اثبات ولادت صاحب الامر علیہ السلام مین کتاب فصل الخطاب سے یہ روایت نقل کی ہی
کہ مدت بقا حسن عسکری بعد پدر اپنے علی ہادی کے چھ سال ہی اور نہ چھوڑا حسن عسکری نے
کوئی ولد ظاہراً و باطناً سواے ابی القاسم محمد منتظر کے کہ نام انکا نزدیک امامیہ کے قائم ہی اور
ہوئی ولادت منتظر کی شب نیمہ شعبان ۲۵۵ھ مین مادر انکی ام ولد ہین جنکو نرجس کہتے ہین۔
قول المجیب اور کہان پیدا ہوے **اقول** متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف
والتعسف **قولہ** جواب سب سوال کا الخ **اقول** ایک کا جواب بھی مولف تحفہ سے
پورا نہو سکا سب کا جواب کہانتک دیگا باقی فریقین کی روایت سے جو پیدایش امام آخر الزمان
کی ثابت کرتے ہین سواے دیگر جوابے دیگر کا مصداق ہی پیدایش پوچھی جاتی ہی امام آخر الزمان کی
روایت کرتے ہین پیدایش کو محمد بن حسن عسکری کی پیدایش مین محمد بن حسن عسکری کی
بجز فرقہ اثنا عشریہ جعفریہ کے کوئی انکار نہین کرتا چنانچہ علامہ سبکی نے جمہور شیعان جعفریہ سے
حکایت کی ہی کہ وے قائل ہین کہ امام حسن عسکری کے کوئی فرزند نہ تھا اور اکثر شیعہ کہتے ہیں

کہ آنکے کوئی اولاد نہ ہوئی مولف متعصف کو امامت آخر الزمانی آنکی ثابت کرنی چاہیے نہ
پیدائیش کی کہانی قولہ بیان پر صرف دو قول الخ اقول یہ دو اقوال بھی تو آپکے مدعا
کو نہین ثابت کرتے ایسے اگر آپ کا جی چاہے کتاب الغرلیات بسوط لکھ لیجیے بجز سر زدہ سرانکے
اُس سے کوئی کارروائی نہین ہوگی قولہ شعرادی الخ اقول لفظ شعرانی اور شعرادی کے
درمیان مین تو آپکو تمیز ہی نہین ہر کہ صحیح کون لفظ ہر آنکی کتاب سے کیا مراد سمجھیے گا وہ
تصوف کی کتاب ہی بوالہوس کا کام مطلب اُسکا سمجھنا نہین ہر سہ ہر غم عشق بوالہوس
را ندہند ۔ سوز دل پروانہ مگس را ندہند ۔ آپ جانتے ہین الیواقیت والجواہر کس لفظ
کے واسطے لکھی گئی ہر صاحب فتوحات مکیہ کی جانب بغیر اُسکے مطالب سمجھے ہوئے آپ سے
نادانون نے اتحاد کی نسبت کی تھی اُس نسبت کے باطل کرنے کو اُسکے الفاظ دقیقہ کا مطلب
امام شعرانی موصوف نے اپنی کتاب مسطور مین بیان کر دیا ہر اور شروع ہی مین انھون نے
لکھ دیا ہر کہ مخالفون نے تحریف کلام صاحب فتوحات کی بہت کی ہر چنانچہ میرے کلام کو بھی
لوگون نے محرف کرکے منتشر کیا اور ایک ہمعصر میرے آنکا جواب لکھتے ہین بس سمجھ لیجیے کہ یہ
کلام منقول آپکا محرف ہر امام شعرانی جیسے محقق ہین اے مولف صاحب اسی کلام منقول
مین اپنی اول و آخر عبارت ملائیے و غور کیجیے ایک شخص کا کلام معلوم ہوتا ہر ہرگز نہین پہلے
تحقیق بیان خلافت خلفاء اربعہ اخیر تحریر بیان امام مہدی مین بہت بڑا فرق ہر اگر امام مہدی
بیٹے حضرت امام حسن عسکری کے ہین ایک شخص کے واسطے لفظ اولاد کیون لائے بغیر دو تین
پشتین بیچ مین آئے ہوئے کوئی یون نہین کہا جاتا کہ اولاد اُسکا ہر بلکہ یہ کہتے ہین کہ بیٹا
اُسکا ہر و دو صد و پنجاہ و پنج و نہ صد اتھاون معلوم نہین ہوتا آپ نے کس زبان مین ترجمہ
کیا ہر آدھی فارسی آدھی ہندی کا نام اُردو آپ کے نزدیک ہر حساب عمر کا آخر الزمان کی
آپ نے بہت جلد اور بہت صحیح تبلا دیا پہلے محرف سے تین کی غلطی ہوئی انھون نے تین سو چھ لکھا
گذرا آپ پر فائق ہو گئے ایک دم ساٹھ بڑھا دیا کسی گرمی کے لڑکے سے جو گرو کے پاس پڑھتا ہو

آپ پوچھ آئے ہوتے کہ دوسو پچپن (٢٥٥) مین کتنا ملادینگے کہ نوسو (٩٠٠) ہوگا جو بتلادیتا وہی لکھ دیتے لیکن چور کی داڑھی مین تنکا اللہ تعالیٰ محرفون کو اسی طرح پر فضیحت کرتا ہی و باب عقائد مین کتب احادیث و تفاسیر و کلامیہ سے استدلال کرنی چاہیے یا جس چیز کی سمجھ نہو ہو توقف اور سفیہ بننے کو پیش لانی چاہیے باب امامت کو بواقیت کے دیکھیے اسمین کس کو امام بنایا ہی و شیخ حسن عراقی کا حال معلوم نہین کہ کون شخص ہی جسکا قول قابل اعتبار ہو عقیدہ اہل حق کا ایسی خبر متوہم و مظنون و محرف سے قائم نہین ہوتا قولہ اور صاحب تشیید المبانی الخ اقول لقد ضعف کو اپنے مذہب کی کتاب سے بھی بخوبی واقفیت نہین ہی نام کتاب کو بھی نہین جانتا کہ تشیید ہی یا تشئید یہ کتاب براے نام مؤلفہ فرزند سید محمد کی ہی و فصل الخطاب کتاب مصنفہ خواجہ محمد پارسا خلیفہ اکبر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی کی ہی اس کتاب سے پیدائش و وفات کا حال محمد بن حسن عسکری کی معلوم ہوتا ہی اسمین سے حال پیدائش کو مختصر بود کے ساتھ صاحب تشئید نے لکھا ہی باقی سے اعراض کیا و منتظر و قائم و مہدی یہ سب القاب اُنکے امامیہ سے منقول ہین و اختفا اُنکا اس زمانہ تک اُنھیں امامیہ کا گمان باطل ہی چنانچہ یہی عبارت فصل الخطاب سے مولانا جامی قدس سرہ السامی نے شواہد النبوۃ مین لکھی ہی بلکہ پوری عبارت مع حال وفات محمد بن حسن عسکری کے یون لکھی ہی خلاصہ مطلب اُسکا لکھتا ہون یعنی فرمایا صاحب فصل الخطاب نے کہ عبارت اوپر لکھی ہوئی قول امامیہ ہی لیکن ہم لوگون کے نزدیک جیسا جامع الاصول مین ہی بیان اشراط و علامات قیامت مین یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا نے اگر دنیا سے سواے ایک روز کے دن باقی نہ رہے دراز کریگا خدا اُس دن کو یہانتک کہ مبعوث ہو اُسمین ایک مرد اہل بیت سے میرے ہمنام میرا اور نام باپ کا اُنکے ہوگا جو میرے والد کا نام ہی اور فرمایا حضرت علی نے اپنے بڑے صاحبزادہ حسن مجتبیٰ کی جانب دیکھکر کہ یہ بیٹا میرا سید ہی جیسا فرمایا رسول اللہ نے اور عنقریب خروج کریگا صلب سے اُنکے ایک مرد ہمنام نبی کا تمھارے اسی طرح چند حدیثین سنن ابی داؤد کی ہین اور اسی

فصل الخطاب مین فتوحات مکیہ سے بعد بیان صفات انکے ہو کہ ہمنام نبی کے تھارے ہین اور کنیت انکی جو انکے دادا حسن مجتبی بن علیؑ کی کنیت ہو یعنی ابو محمد پھر چند صفات انکے لکھکر لکھا ہو کہ پیدا ہونگے پس معلوم ہوا کہ زمانہ خواجہ محمد پارسا صاحب فصل الخطاب تک پیدایش امام مہدی کی نہین ہوئی تھی اور اسی فصل الخطاب مین ہو کہ کہا شیخ علاء الدولہ احمد بن محمد سمنانی نے ذکر ابدال و اقطاب مین کہ پہونچے مرتبہ قطبیت کو محمد بن حسن عسکری اور جس وقت پوشیدہ ہوے داخل ہوے درجہ ابدال مین پھر بڑھتے گئے یہانتک کہ ہوے سردار اوتاد کے پھر بعد ازان قطب زمانہ کے مرتبہ قطبیت کو پہونچے اور بغداد مین انیس برس تک رہے بعد اسکے وفات دیا انکو اللہ تعالی نے ساتھ روح و ریحان کے اور مدفون ہوے مدینہ رسول مین الغرض ان روایتون سے پیدایش اور اختفا اور وفات حضرت محمد بن عسکری کی ثابت ہوتی ہین پس امامت آخر الزمانی کیونکر ثابت ہوگی اور محل نزاع وہی ہو فلیتذکر قال المؤلف المتعسف ہداہ اللہ و انقذہ من التعسف اقول پیدایش حضرت کی مقام سرمن راے مین واقع ہوئی چنانچہ باوصف تعصب صاحب کتاب عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب بھی اقامت سرمن راے واسطے پدر بزرگوار آخر الزمان کے لکھتا ہو لیکن علی ہادی کہ ملقب بہ عسکری تھے بسبب مقام سرمن راے کے جسکا نام عسکر ہو اور وہ تھے بیچ غایت فضل و نہایت نبل کے متوکل نے انکو سرمن راے مین بھیجا پس رہین پس انھون نے اقامت رکھی یہانتک کہ وفات پائی اور چھوڑا دو شخص کو ایک انکے امام ابو محمد حسن عسکری ہین کہ زہد و علم مین مرتبہ انکا عظیم تھا اور وہ والد امام مہدی بارھوین امامون کے ہین انتہی قول المجیب اور بالفعل کہان ہین اقول متوکلا علی اللہ السمیع العلیم مبرئیا عن التکلف و التعسف۔ قولہ پیدایش حضرت کی الخ اقول بحث کس حضرت مین ہو اور ثابت کرتا ہو مولف تعسف کون حضرت کو اور تعصب صاحب عمدۃ الطالب جو لکھا ہو نہین معلوم کہ کس بارہ مین ہو وہ تو برادران مذہبی مین مولف کے ہی جیسا کہ مجالس مجلسی سے ظاہر ہو اس مغالطہ دہی سے ہم لوگ طریق حق سے کب منحرف

ہو سکتے ہین فرمایا اسد تعالی نے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان یعنی خاص بندے میرے نہین تجھکو اوی شیطان اُنپر غلبہ پس حسب بشارت خداوندی ہم لوگ مکر سے شیاطین جن وانس کے محفوظ ہین اللہم آمین قال المولف المتعسف ہداہ اللہ والقذہ من التعسف۔ اقول مثل آپ ہی کے اور آپ کے اخوان کو بھی اسکا تعجب ہوا ہی کہ مہدی اس مدت تک معاذ اللہ سرداب مین ہین اور کوئی اُنکے ساتھ نہین ہی کہ کھانا اور پانی واسطے اُنکے مہیا کرے پس کیونکر رہتے ہونگے لکن انشاء اسد تعالی کیا تعجب ہی کہ مجیب اگر تعصب کو راہ نہ دے تو یہ تعجب ہمارے جواب سے جاتا رہیگا ہم پوچھتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بشر ہین مثل حضرت آخر الزمان بلکہ آخر الزمان اُنسے افضل ہین جیسا کہ ثابت ہی پس وہ بھی تو اس مدت تک آسمان پر ہین اور کوئی کھانا اور پانی مہیا نہین کرتا پس جسطرح باقی رہنا حضرت عیسیٰ کا آسمان پر بلا طعام و شراب ممکن ہی اسی طرح باقی رہنا صاحب الامر کا بھی زمین پر بلا طعام و شراب ممکن ہی اور دجال ملعون کہ بروایتے ایک چاہ مین بند ہی اور بروایتے ایک دیر مین بقید بند زنجیر ہی وہ تو اس مدت تک بلا طعام و شراب باقی رہ سکے اور آپ کے نزدیک مہدی علیہ السلام کا کہ اولاد رسول اللہ سید المرسلین سے ہین جنکے واسطے تمام دنیا خلق ہوئی اور امام زمانہ بھی ہین جیسا کہ ثابت ہوا باقی رہنا باعث تعجب ہو حیف ہی اس تعجب و تعصب پر قول آنجناب وقس علی ذلک من المحالات اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریا عن التکلف والتعسف۔ قولہ مثل آپ ہی کے الخ اقول ہر آن کم علم کو از اجتہاد خود سخن باندد سوال از آسمان باشد جواب از ریسمان گوید۔ حضرت مولف ذرا پردہ غفلت کو اپنے دل سے دور کیجیے مجیب مصیب آپ سے مقام قیام امام آخر الزمان کا پوچھتا ہی نہ کہ کسی قسم شوق آپ کی شہنائی بے وقت کی سننے کا ہو لیکن انشاء اللہ تعالی کیا تعجب اس قول کا مطلب سمجھا ہے کہ کونسا جملہ ہی انشاء اللہ خان سے و آپ سے کوئی قرابت تو نہین ہی کہ وقت بے وقت اسکو یاد کر لیتے ہین حضرت عیسی و حضرت آخر الزمان سے مساوات کیسی خود آپ ایک کے

آسمان پر رہنے کے قائل ہین اور دوسرے کو مقیم زمین کہتے ہین کیا اہل آسمان و زمین کو ایک ہی
قسم کی حاجت ہوتی ہے آسمان مین کوئی بیچ فضلہ کے دفع کرنے کا بھی ہے حضرت عیسیٰ بصفات ملکی
متصف ہین یا نہین ایسے صاحب صفت ملکیہ کو طعام و شراب سے کیا علاقہ ہان آخر الزمان
کے واسطے ان سب کی حاجت ہے **قولہ** بلکہ آخر الزمان الخ **اقول** افضلیت ائمہ انبیا پر کس
دلیل سے ہے ہان نعمانی کہ پیرمغان اہل خرابات ہے ساتو ان ہادی پاکے لکھتا ہے کہ جب ظہور امام
مہدی کا ہوگا فرشتگان واسطے مدد انکی کے قائم ہونگے اور بیعت آنکے ہاتھ پر رسول خدا
پھر علی مرتضیٰ کرینگے ان دونون پیر و مرید سے پوچھنا چاہیے کہ اپنے بزرگوار کلینی کی روایت
کا کیا جواب دیجیئے گا ان الانبیا افضلون من الائمۃ وان من قال غیر ذلک فھو ضال -
یعنی روایت کیا کلینی نے کہ بتحقیق انبیا سب افضل ہین اماموں سے جو سوا اسکے
کہے پس وہ گمراہ ہے اس روایت کی رو سے دونون پیر و مرید گمراہی کے ہات مین گر گئے
خدا انکی ہدایت کرے **قولہ** ممکن ہے الخ **اقول** کلام بالفعل مین ہے مجرد امکان سے کیا ہوتا ہے
مردہ کا زندہ ہونا اس زمانے مین محالات عادیہ سے ہے دجال و وفات کا آنکے فصل الخطاب
سے ظاہر ہو چکا اب دجال پر قیاس کرنا امام کا مولف متعسف کی جہالت طبعی ہے اگر بزرگی
زیادتی عمر و حیات پر ہے تو نعوذ باللہ شیطان ابلیس سب کا بزرگ ہو جاوے انک من المنظرین
الی یوم المعلوم یعنی فرمایا اللہ پاک نے تو اے شیطان ٹھہرایا جاویگا دن معلوم تک اتنی عمر
کس کی ہے کیون حضرت رسول اکرم کی اسقدر عمر نہوئی قبائل **قولہ** حیف ہے الخ **اقول**
حیف صد حیف اے مولف صاحب آپ تعصب سے باز نہین آتے اور راہ حق قبول نہین کرتے
ہم لوگون کو کیون متعصب کہتے ہین ہم تو اپنا مدعا آپ ہی کی مذہبی کتابون سے ثابت کرتے ہین
قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف **اقول** قیاس ہمارے یہان
منہی عنہ ہے اور اول قیاس کرنے والا شیطان تھا باقی تابعین آپکے ہین ہم نے سب باتون کا
جواب دیا افسوس ہے کہ کچھ اور آپ نے نہ پوچھا ورنہ جواب اسکا بھی باقی نہ رہتا **قول المجیب** اور

جب آپ اسکو بدلیل بیان نہ کر سکے تو عارف امام زمانہ کے نہوے اور جو مرے تو بغیر پہچانے ہوے
امام زمانہ کے مرے اور ایسے شخص کے واسطے آپ خود ارشاد فرما چکے ہین کہ نہین ہی مگر جنہم من جثی جہنم
الا خیہ فقد وقع فیہ **اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم مبریًا عن التکلف والتعسف**
قولہ قیاس ہمارے یہان الخ **اقول** نہی عنہ جو قیاس ہی وہ آپ ہی کا قیاس بے اساس ہی
جسمین نہ مقدمات مسلمہ کا نشان نہ شرائط باقیہ کی پہچان اور نہین ہی ایسا قیاس مگر قیاس
شیطان پس توابعین شیطان سے اے مؤلف آپ ہی ٹھہرے نہ ہمارے اخوان فاحفظنا
یا رحمن **قولہ** افسوس ہی الخ **اقول** جیسا جواب لاجواب مؤلف متعسف نے دیا ہی البتہ
جاے افسوس ہی اب کیا پوچھا جاسے شاید لاجوابی مین حسرت وندامت زیادہ بڑھ جاوے
اور کوئی جواب باقی نہ رہ جاوے کہ لاجوابی مین نقصان آجاوے **قال المولف المتعسف**
بلہ اہ **وانقذ من التعسف** **اقول** جب ہم وجود امام زمانہ کہ اصل تھا بہ دلائل قاطعہ و
براہین ساطعہ ثابت کر چکے تو معرفت اسکی فرع ہی وہ بھی ثابت ہی پس بحمد اللہ ہم عارف
امام زمانہ ہین اور آپ لوگ جو معرفت امام زمانہ ثابت کرتے ہین عمت کوہ کندن وکاہ برآوردن
ہی اور بغیر اعتصام وتمسک بہ امان اہل بیت علیہم السلام بیش وتوسل باغیار کا تعریق الذی
تشبث بکل حشیش لیس لہم طعام الا من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع **قول المجیب** ہم لوگون کے
امام زمانہ جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین کس واسطے کہ امام کا
اطلاق نبی پر بھی آیا ہی فرمایا اللہ تعالی نے خطاب کرکے طرف حضرت ابراہیم کے انی جاعلک
للناس اماما ترجمہ مین کرونگا تجھکو سب لوگون کا پیشوا اور حضرت ابراہیم نبی تھے پس ترجمہ
حدیث مذکورہ کا یہ ہوا کہ جو شخص مرا اور نہ پہچانا نبی آخر الزمان کو تو مرا مثل اہل جاہلیت کے
اور اہل سنت والجماعت نبی آخر الزمان کو خوب پہچانتے ہین تو موت انکی مثل مومنین کے
ہوگی نہ مثل اہل جاہلیت کے **اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم مبریًا عن التکلف**
والتعسف قولہ جب ہم **الخ اقول** اے حضرت مؤلف اسم [illegible]

وجود امام آخر الزمان پر تمام ہوئی اِس صورت مین دلائل قاطعہ آپ کی بہ معنی دلیلین منقطعہ یعنی
ناتمام ہین مجرد ثبوت وجود سے ثبوت معرفت ضروری نہین بغیر اطاعت احکام اُنکے اور وہ
مفقود ہے پس آپ کو اپنے کو عارف امام زمانہ جاننا محض جہل مرکب ہے قولہ عبث کوہ کندن الخ
اقول کندیدن کوہ تو عبث نہین شاید اُسکے غار سے آپکے امام غائب نکل آوین اور ہم لوگ
عارف اُنکے ہوجاوین اور آپ کو عرق ریزی وسوائے آبرو ریزی کے کیا نفع متصور ہوا قولہ
بغیر اعتصام و تمسک الخ اقول فرقہ شیعہ مولف کا غیر متمسک ہونا بدامان حضرات اہل بیت
رد تقریظ علم بزرگوار مین مولف متعسف کے ثابت ہوچکا پس جزا اسکی یعنی صفت غریق لا ین
وغیرہ کی اسی فرقہ شیعہ اور مولف متعسف کے ساتھ منطبق ہوگئی اور ہم لوگ اہل سنت و جماعت
تو زیر عاطفت دامان رحمۃ للعالمین و اہل بیت طیبین طاہرین کے ہمیشہ سے ہین و رہینگے انشاء اللہ تعالےٰ
اور ائمہ مجتہدین ہمارے جان نثار ان حضرات اہل بیت تھے و شاگردان و اصحاب
مخلصین سے اُنکے تھے چنانچہ اماما امام اعظم ابو حنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام حنبل نے
تفسیرون و حدیثون مین اہل بیت سے اخذ روایت کیا ہے و شاگردان اہل بیت کے مشہور
ہین اور ائمہ اہل بیت ہمیشہ انسے لاطفات و مباسطات فرماتے تھے بلکہ بشارتین دی ہین اور
یہ معنی کتب امامیہ مین باعتراف اکابر علماے شیعون کے ثابت ہے اگر دیدہ و دانستہ حق پوشی
کرین اسکا علاج نہین ہے انوار العرفان قزوینی کہ بہت معتبر کتاب شیعون کی ہے اسمین مرقوم ہے
کہ علم فقہ مین ہر فقیہ عیال عام حضرت علیؓ کا ہے اور بہ تحقیق مالک نے ربیعہ سے پڑھا اور ربیعہ نے
عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے اور وہ شاگرد حضرت علی کے ہین اور ابن حنبل نے
شافعی سے پڑھا اور شافعی نے محمد بن حسن سے کہ پیرو و شاگرد ابو حنیفہ کے تھے اور ابو حنیفہ
نے امام صادقؑ سے بلکہ امام محمد باقرؑ و امام زید شہید اور نیز امام زین العابدینؑ سے بھی پڑھا ہے
اور یہ سلسلہ حضرت علی تک پہونچتا ہے اور علماے طریقت بھی نسبت ساتھ حضرت علیؓ کے
رکھتے ہین مانند جنیدؒ وغیرہ کے کہ انھون نے کمیل [illegible]

شاگرد تھے حضرت علی کے بلکہ انھیں حضرت سے اخذ طریقت کیا ہے ابن مطہر حلی نے
نہج الحق ونہج الکرامت مین لکھا ہے کہ ابو حنیفہ ومالک نے حضرت امام صادق سے اخذ علم کیا اور
شافعی شاگرد مالک کا اور احمد حنبل شاگرد شافعی کا ہے ونیز ابو حنیفہ حضرت امام باقر وحضرت
زید شہید سے شاگردی رکھتے تھے پس وہ مجتہد کہ حضور مین آئمہ کی شروط اجتہاد کے بہم پہونچاوے
اور انسے اجازت اجتہاد اور فتوی کی پاوے مذہب اسکا کیونکر اولی باتباع نہو ابو حنیفہ کو باعتراف
شیخ حلی کے حضرت امام محمد باقر اور حضرت زید شہید اور حضرت امام صادق نے اجازت فتوی دینے
کی دی ہے پس جامع ہونا انکا ساتھ شروط اجتہاد کے بنص امام ثابت ہوا پس جو کوئی شیعہ ابو حنیفہ
کو واجب الاطاعت نہ جانے اسنے کی رد شہادت معصوم کی اور رد کفر ہے اسی واسطے ابن المبارک
امام المحدثین نے لکھا ہے ؎ فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفہ یعنی لعنت
خدا کی برابر شمار ریگون کے ہے اس شخص پر کہ رد کرے قول ابو حنیفہ کو خصوصا وقت غیبت
امام مین البتہ مذہب حنفیہ اولی بانتفاع ہے مذہب ابن بابویہ وابن عقیل اور ابن معلم سے اسجگہ
براے خدا انصاف کا مقام ہے اگر روایات اہل سنت کو اس باب مین اعتبار نہ کرین روایت
امامیہ البتہ قبول فرماوین روی ابو المحاسن حسن بن علی باسنادہ الی ابی البختری قال دخل ابو حنیفہ
علی ابی عبد اللہ فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحی سنۃ جدی بعد ما فقدت
وتکون مفزعا لکل ملہوف غیاثا لکل مہموم لک یسلک المتحیرون اذا وقفوا وتہدیہم الی واضح الطریق
اذا تحیروا فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق یعنی روایت کیا
ابو المحاسن حسن بن علی نے اپنے استاد سے ابو البختری تک کہا آئے ابو حنیفہ ابی عبد اللہ
کے پاس پھر جب دیکھا انکو حضرت صادق نے پس فرمایا مین تجھکو دیکھتا ہون کہ تو زندہ کرتا ہے
میرے دادا کی سنت اور تو مددہ ہر مغموم کا اور فریادرس ہے ہر غمگین کا تجھسے پوچھینگے متحیر لوگ
جب ٹھہر جاوین اور تو ہدایت کریگا انکو واضح راہ جب بھکینگے پس واسطے تیرے توفیق و مدد ہے
[illegible]

امام صادقؑ نے احیار سنت جد کا اپنے امام ابوحنیفہؒ سے ثابت کیا اور کس قدر بزرگی انکی فرمائی ہی
قطع نظر اسکے تمام امامیہ نے روایت کی ہی کہ جس وقت ابوحنیفہؒ پاس خلیفہ منصور عباسی کے داخل
ہوئے عیسیٰ بن موسیٰ نے خلیفہ سے کہا کہ یا امیر المومنین یہ بڑے عالم جہان کے ہین آج انپس منصور نے
کہا یا نعمان کس سے پڑھا تو نے علم کو ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ اصحاب اور اولاد علی سے اور اصحاب
عبداللہ بن عباس سے پس کہا منصور نے کہ سند محکم پکڑی تو نے ای جوان ونیز شرح تجرید مین
ابن حلی کی کہ معتبر کتاب شیعون کی ہی منقول ہی ان اباحنیفہ کان جالسا فی المسجد الحرام وحولہ
زحام کثیر من کل الآفاق قد اجتمعوا یسئلونہ من کل جانب فیجیبہم وکانت المسائل فی کمہ فیخرجہا
منہا ولما وقفت علیہ الامام ابو عبداللہ فتفطن بہ ابوحنیفہ فقام ثم قال یا ابن رسول اللہ لو شعرت
بک اولا ما وقفت لا ارانی اللہ جالسا وانت قائم فقال لہ ابو عبداللہ اجلس اباحنیفہ واجب الناس
فعلی ہذا ادرکت آبائے یعنی تحقیق ابوحنیفہ بیٹھے تھے مسجد حرام مین اور گرد انکے انبوہ کثیر تھا
آدمیون سے سب اکٹھے پوچھتے تھے انسے اور وہ جواب دیتے تھے انکو اور مسائل انکے آستین
مین تھے کہ نکالتے تھے اور دیتے تھے لوگون کو پس ٹھہرے انکے پاس امام ابوعبداللہ تو جانا
ابوحنیفہ نے اور کھڑے ہوئے پھر کہا ای ابن رسول اللہ جو مین جانتا پہلے تو نہ بیٹھتا مین اور آپ
کھڑے ہوتے تو فرمایا ابوعبداللہ نے بیٹھ تو ابوحنیفہ اور جواب دے آدمیون کو پس اسی پر
پایا مین نے باپ دادا کو اپنے پس مضمون فعلی ہذا ادرکت آبائی سے کس قدر فضیلت ابوحنیفہؒ
کی گواہی امام معصوم سے ثابت ہوئی کہ امام موصوف نے ابوحنیفہ کو فتوی دینے مین تشبیہ پدران
وآبا اپنے سے دی یہ آئمہ جلیل القدر اور متبعان رشید انکے دامان اہل بیت کیونکر چھوڑ سکتے ہین
فتدبر قولہ ناقلا عن المجیب محمد رسول اللہ الخ اقول بیشک محمد رسول اللہ صلعم
جب امام الانبیا والمرسلین ہین ہم لوگ امتیان خلفا یار انہی کے کیون امام ہونگے اللہ تعالی
صفت انبیا مین فرماتا ہی وجعلنا ہم آئمۃ یہدون یعنی مین نے ان لوگون اعنی نبیون کو ائمۂ ہادین
بنایا ہی کہ امتون کو راہ حق دکھا دیں اور کافی کلینی مین حضرت امام صادق سے مروی ہی قال

اتی العباس امیر المومنین فقال یا علی ان الناس اجتمعوا ان یدفنوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی بقیع وان یومھم رجل منھم فخرج امیر المومنین الی الناس فقال یا ایھا الناس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اماما حیا و میتا الخ یعنی فرمایا امام صادقؑ نے کہ آئے حضرت عباس پاس امیر المومنین
کے پس کہا اے علی بہ تحقیق لوگ جمع ہوئے ہین کہ دفن کرین رسول اللہ کو بقیع مین اور یہ کہ امامت
کرے ان لوگون کی ایک ان سے پس نکلے امیر المومنین طرف لوگون کے اور فرمایا اے لوگو بہ تحقیق
رسول اللہ امام ہمارے ہین زندگی و موت کی حالت مین الخ اب اسکا انکار بجز احمق مطلق کے
کون کریگا اللہ تعالی نے چراغ روشن آپ کی تعریف اور نور ظاہر انکا قرآن کی صفت اسی واسطے
بیان کیا ہے کہ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن کی وجہ سے تاریکی کفر و جہل معاصی سے نکل کر ہم لوگ
صراط مستقیم پر چلین اس سے زائد منفعت منصب امامت کی کیا ہے و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ
من نور اور جسکو اللہ تعالی نے نور نہین دیا اسکے واسطے نور نہین ہے بلکہ تاریکی کفر و جہل مین
گرفتار ہے فتدبر قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول اغلاط
لفظی و معنوی و رسمی جو اسمین ہین اسکی جواب ابتدا مین کچھ اشعار ہو چکا ہے مثل ترجمہ وغیرہ کے
بلکہ ہر جگہ پر لکھنا دلیل اسکی ہے کہ لاشک عاین خطائے فہم عجیب ہے خیر اب آئے مطلب کے بیان
پر اسواسطے سمجھنے معنی امام لغتا و اصطلاحا ضمن حل حدیث بیان کر دیا تا وقت ضرورت اگر
تدبیر کی عبارت سے تو فہم عجیب مین باسانی آجاوے آپ نے جو تبر و تکفیر و تشکیل اپنے زمانہ کے کئی
اماموں کو علی سبیل الشک فی التعیین شمار کیا ہے اور بعض اسی سے عارف امام زمانہ نزدیک
امام کالانعام کے بن گئے ہین چونکہ وہ بیچارے و تہمت نہین ہین مضامین کتاب سے تو شاید
اسکو تسلیم کر لینگے ورنہ آپکے مذہب والے بھی اگر ہمارے جواب کو بغور دیکھینگے تو اصل حال سے
مطلع ہو جاوینگے باقی ماننا و نہ ماننا اپنا اختیار ہے اور اسی نظر سے ہمنے سنبھل کر ہر ایک کا
جواب جدا جدا لکھ دیا ہے آپ نے جناب رسول خدا کو جو امام زمانہ کہا اور انی جاعلک للناس
اماما دلیل لائے ہین ناپس یہ کئی وجہ سے باطل ہے وجہ اول یہ کہ اطلاق لفظ امام کا نبی پر نسبت مین

آیا ہی نہ اصطلاح متکلمین مین کیونکہ وہ امام اسکو کہتے ہین جو خلیفۂ رسول ہو اقامت دین مین اسی طرح
کہ اتباع انکا واجب ہو تمام امت پر جیسا کہ بیان ہو چکا ہی تحقیق امام مین پس اگر رسول خدا
کو امام کہیے تو حضرت ہی رسول اور خلیفۂ رسول دونون کیونکر ہونگے - وجہ دوم یہ کہ ہمنے
تسلیم کیا معنی لغوی مراد اس حدیث مین لفظ امام سے ہی پس بمعنی لغوی راہ روشن
لوح وغیرہ بھی ہی کیا وجہ کہ آپ نے دو تین معنی کر کے لے لیا اور دو تین معنی کر کے چھوڑ دیا
لوح محفوظ یا راہ روشن کو کیونکر اپنا امام زمانہ نہ بتایا کیونکہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور جب
سب کو امام اپنا کہیے گا تب بھی ہم جان آپ کی نہ چھوڑینگے اور کہینگے کہ اگر سب مراد ہوتی تو
حدیث مین لفظ امام مفرد نہ ہوتی بلکہ جمع ہوتی کہ وہ ائمہ ہی اور اگر جو تین معنی آپ نے اختیار کیے ہین
یا یا یہ بطور شک نہ کہے ہوتے تو بھی آپ پر یہ اعتراض وارد ہوتا لیکن چونکہ ابھی آپ کو امام زمانہ
مین شک ہی تو اس اعتراض سے بچ گئے فرد اہل جاہلیت مین داخل رہے فرمن المطر و
وقفت تحت المیزاب وجہ سوم اگر اس حدیث مین امام سے نبی مراد ہون زمانہ انکا باقی ہو
یعنی موجود ہون یا نہون جیسا کہ آپ ہی نے قید وجود اثبات امامت خلفا مین زیادہ کی ہی
تو پھر حضرت عیسی بھی نبی ہین اور آپ کے نزدیک امام کو نبی پر بھی اطلاق کرتے ہین اور وہ
موجود بھی ہین انھین کو امام کہیے بلکہ اس بیان پر از حضرت آدم تا اینندم ہر امت سر اپنے نبی کو
امام اپنا قرار دے سکتی ہی اور دوسرے وصی و نبی کو نہین مان سکتی بلکہ نبی اول کافی ہین اسقدر
نبیون کی کیا ضرورت ہی وجہ چہارم جب آپ کے نزدیک جناب رسول خدا امام ہر زمانے کے ہین
پس آپ لوگون نے حضرات خلفا کو کس واسطے زحمت مین ڈالا پس اگر دونون امام تھے
تو دونون مین کسکا قول مقبول ہوتا ہی اگر رسول کا قول کافی ہی تو احتیاج خلیفہ صاحب
کی کیا ہی اور اگر قول خلیفہ مقبول ہی تو احتیاج رسول نہین ہی اور تفکیل کیجیے کہ پہلے رسول امام
تھے بعد اسکے رسول معزول ہو گئے اور خلفا امام ہوے تو ہو سکتا ہی مگر یہ بدیہی البطلان ہی
وجہ پنجم یہ کہ قول نبی مین اضافت امام سوے زمانہ بیکار ہو جاتی ہی کما ہو الظاہر اور شان

نبی اعلیٰ و انزہ اس سے ہی قطع نظر اسکے آپ ہی کا قول ہو کہ زمانہ احد عشر منقضی ہو چکا پس
اُن مین کا کوئی امام زمانہ نہین ہو سکتا معلوم نہین کہ اسکا سحاظ نبی مین کیون نہ کیا شاید آپکے
نزدیک نبی زندہ ہین کیا مضائقہ خلیفہ ثانی نے بھی بعد وفات رسول ایسا ہی غل کر دیا تھا
قول المجیب یا مراد امام سے حدیث موصوف مین قرآن ہو **اقول** **متوکلاً علی اللہ السمیع
العلیم** **مبرئاً عن التکلف والتعسف** **قولہ** کچھ اشعار ہو چکا الخ **اقول** اغلاط لفظیہ وغیرہ
کلام مجیب معیب مین تو نہین پائے جاتے الا مولف متعسف علم و عقل دونون سے بے بہرہ ہر
بے سمجھے شور و شر سے باز نہین آتا جسکو خود شعور نہو اشعار کیا کریگا اور عین خطا کے بعد جب
مولف مطلب پر آیا طلب اسکی ساقط ہو گئی حل حدیث یعنی کا ستکار کے ہل سے بنجر مشقت
مالا یطاق کے معانی امامت کے کھان ہم مولف مین آوینگے جو شر و مشر و ملا کرتا ہو و بعد تردید جو تشکیل
لکھا ہو غایت اشکال سے تشکیک کو تشکیل لکھدیا رد لکھنے مین مولف کو سخت مشکل پیش آئی ہو
عجیب ضغطے کی حالت مین گرفتار ہو اللہ اسپر آسان کرے **قولہ** تو اصل حال سے
الخ **اقول** ہان مولف صاحب آپ کے اصل حال سے تو ہم لوگ مطلع ہو گئے سفائم کا شانی کو
آپ کا ایسا لائق شاگرد ہرگز نہ ملا ہوگا آپ مین یہ سب صفات ہین سہ شوخی چالاکی
مقتضا سن کا ہ پھر کیون نہین نبی اور قرآن سے انکار کرینگے بعد نائب امام آخر الزمان
آپ ہی بن جائیگا اور مذہب طبعی ضار منکوس منحوس کا اختیار کرکے اصل حال سے اپنے مطلع
کیجے گا **قولہ** سنبھل کر الخ **اقول** جب آپ نے سنبھل کر لکھا تو ہزارون لغزش مین پڑے
اور ٹھوکرین کھا کر گرے اور اگر بے سنبھلے لکھتے نہ معلوم آپ کا کہان ٹھکانا ہوتا **قولہ** کئی وجہ سے
الخ **اقول** ایک وجہ ابطال بھی قابل سماعت نہین ہو دلیل قرآنی کو باین بے سر و سامانی
باطل کرنا کام فرعون بے سامان کا ہو **قولہ** وجہ اول الخ **اقول** اطلاق امام نبی پر چند جا قرآن شریف
مین آیا ہو اسکو مولف متعسف نے صرف لغت سے نکالا ہو اور نہ معلوم کہ اصطلاح متکلمین کو قول
احکم الحاکمین پر کیون ترجیح دی علم کلام وغیرہ سب کا وجود اسی قرآن سے ہو پھر جا بجا قرآن مین

موجود ہوا تیسین دوسرے سے دریافت کی کیا حاجت ہی اور یہ جو نقص وارد کیا ہی کہ لازم آتا ہی
نبی بھی ہو اور خلیفہ نبی بھی ہو یہ اُس وقت صحیح ہوتا جب مجیب مصیب حدیث مین امام سے
مراد خلیفہ نبی لیتا اور جب نبی ہی لیا ہی پھر یہ نقص باعث سفاہت مولف ہی **قولہ** وجہ دوم الخ
اقول جب معانی محتملہ سے دو تین معانی حصول مطلب کو کافی ہون بقیہ کی کیا حاجت ہی اور اسے
ضمن قرآن مین راہ روشن و لوح محفوظ سب پائے جاتے ہین تلحد و معنی کی حاجت
نہین ہمکو اختیار ہی کہ آپ کے احتمالات ثلثہ معانی امام سے چند کو لیا اور چند کو
چھوڑ دیا جب انھین سے مطلب حاصل ہوگیا تو باقی کو ترک کیا باقی
رہی ترجیح بلا مرجح وہ یہان کہان ہی ایک کلام جامع خداے پاک نے ایسا بھیجا ہی کہ کوئی فرد
اُس سے باہر نہین ہو سکتا ہ وکل العلم فی القرآن ولکن تقاصر عنہ افہام الرجال ؎
یعنی قرآن مین سب علم ہی لیکن فہم انسان قاصر اُس سے ہی اور اگر آپ جان نہ سمجھ سکینگے
تو مین بھی تو آپ کی خدمت سے قاصر نہین آپ امام کو مفرد سمجھتے ہین اور مین جمع کرکے دکھاتا
ہون تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی مین اخیر سورہ فرقان تفسیر آیت واجعلنا للمتقین اماما مین
یعنی بنا ہم کو متقیون کا امام یہ مکتوب ہی واسطے اختصار کے ترجمہ پر کفایت کرتا ہون کہ بعضون نے
کہا ہی یہ آیت عشرہ مبشرہ کی شان مین نازل ہوئی ہی اور کہا فراء نے کہا اللہ نے اماما و مثل کہا
ائمہ جیسا کہ کہا دو کی شان مین انا رسول رب العالمین یعنی تحقیق ہم دونون رسول
پروردگار عالم کے ہین اور کہا اخفش نے کہ امام جمع آم کی ہی جیسا کہ صیام جمع صائم کی ہی اور
کہا قفال نے جب امام قائم مقام اسم کے ہو واحد لایا جاتا ہی گویا کہ کہا اللہ تعالی نے واجعلنا
للمتقین یعنی بنا ہمکو حجت متقیون کے واسطے اور مولف متعسف جیسے امام کو ہر جا مفرد جانتا ہی
یہ نہین سمجھتا یوم ندعوا کل اناس بامامھم مین یعنی جس روز پکارینگے ہم ہر آدمیون کو ساتھ
اماموں انکے کے امام کو اگر مفرد مانیے گا کیا کل انسان کا امام فقط آخر الزمان کو کہہ دیجیے گا جس
معلوم ہوا کہ امام کا اطلاق واحد و جمع سب پر آتا ہی واس تقریر سے مولف متعسف کو سوا

غار تاریک جہالت کے کوئی معنی معلوم نہین ہوتا اگر مجیب مصیب کو مولف متعصب نے تحت میزا ابجہر ابا کر
چند۔ ان منہ ان کا نہین ہر لیکن خود جو غار تاریک جہالت مین گر گیا ہر اُس سے نکلنے کی فکر کرے
اور جب اس مقام مین لفظ امام سے بحث کی گئی ہر مناسب معلوم ہوتا ہر کہ مین فیصلۂ امامت بہین
پر تحریر کرون منصفین بنظر غور دیکھین اور انصاف کرین کہ مسلک حق ہم لوگ کا ہر یا شرمہ
امامیہ کا فیصلۂ امامت تفسیر کبیر مین آیت کریمہ انی جاعلک للناس اماما کی تفسیر مین لکھا ہی
کہ بہ تحقیق انبیا ائمہ ہین جب کہ واجب ہر خلق پر تابعداری انکی اور فرمایا اللہ تعالی نے اور بنایا
ہمنے ان لوگ کو ائمہ کہ ہدایت کرتے ہین ساتھ امر ہمارے کے اور خلفا بھی امام ہین کس واسطے کہ
وہ اُس مقام مین ہین کہ واجب ہی خلق پر تابعداری انکی اور قبول کرنا ارشاد و احکام کا انکے
اور قضاۃ اور فقہا بھی ائمہ ہین اسی معنی کر اور جو نماز پڑھاتا ہر اُسکا نام بھی امام ہوتا ہر اسواسطے
کہ جو شخص داخل ہوتا ہر نماز مین اُسکی لازم ہوتی ہر اُسکو اقتدا اُسکی اور فرمایا رسول خدا نے
سوا اسکے نہین ہر کہ امام بنایا گیا ہر امام تاکہ اقتدا کی جاوے اُسکی پس جب رکوع کرے
وہ رکوع کرو تم سب اور جب سجدہ کرے وہ سجدہ کرو تم سب اور نہ اختلاف کرو تم امام سے
اپنے پس ثابت ہوا اس سے کہ بہ تحقیق اسم امام کا اُس شخص کے واسطے ہر کہ مستحق پیشوائی
ہو دین مین انتہی پس اسی معنی کر ہم لوگ ائمہ مجتہدین کو امام کہتے ہین چنانچہ تفسیر بیضاوی
و مدارک وغیرہا مین تحت تفسیر آیہ کریمہ یوم ندعو کل اناس بامامہم کے یعنی جس روز پکارینگے ہم
ہر آدمیون کو ساتھ اماموں انکے کے لکھا ہر کہ مراد امام سے یا نبی یا کتاب یا مقدم فی الدین ہین
جسکا مطلب صاحب تفسیر حسینی نے یہ لکھا ہر کہ پکارا جاویگا مثلاً یا محمدی یا اہل القرآن یا حنفی
و یا شافعی و یا مالکی و یا حنبلی وغیرہم پس معلوم ہوا کہ قرآن شریف مین انبیا و کتب منزلہ پر
اطلاق امام کا آیا ہر و قرآن شریف کو خود اللہ تعالی نے ہدی للمتقین فرمایا ہر پس کام امامت
جو ہدایت ہی قرآن سے ہر پھر امام ہونے مین اُسکے کیا شبہہ ہر باقی رہی امامت بصورت عنہا پس
جاننا چاہیے کہ مذہب اہل سنت و جماعت مین ایک مسلمان بالغ عاقل آزاد و متقی صاحب شوکت

وچو حوزہ اسلام کو دست تعدی کفار سے نگاہ رکھ سکے وحدود و احکام اسلام جاری کر سکے
وحق مظلوم کا ظالم سے دلانے پر قادر ہو وسب کے نزدیک ظاہر ہو امام بنانا مسلمانون پر واجب ہی
وشرط اسلام اسواسطے ہی کہ کفار کی ولایت مسلمانون پر درست نہین ہی اور بالغ اور عاقل اسواسطے
شرط ہی کہ یہی دونون مکلف بالشرع ہین وآزاد اسلیے کہ غلام کو خدمت مالک سے اسکے فرصت
نہین ہوتی اور مسلمانون کو اسکی تابعداری سے عار آویگا اور قریشی اس واسطے کہ رسول اللہ
وخلفاے اربعہ رضہ قریشی تھے اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہی کہ ائمہ قریش سے ہونگے اسی وجہ سے
امام جعفر صادق رضہ نے بھی اپنے کو قریشی فرمایا ہاشمی نہین حالانکہ امام ممدوح ہاشمی تھے و امامت
خلفاے اربعہ رضہ کی کلام خدا وکلام علی مرتضی رضہ ودیگر ادلہ سے بوجہ اکمل ثابت ہو چکی اور ظہور امام کی
شرط اس وجہ سے ہی کہ غائب امام کا ہونا و نہ ہونا برابر ہی پس شیعہ جو ہاشمیت و معصوم
ہونے کی شرط لگاتے ہین سراسر باطل ہی کیونکہ ہاشمیت اگر شرط ہوتی رسول اللہ حالت اشتداد
مرض مین اپنے ابوبکر صدیق رضہ کو باوجود موجود رہنے عم خاص اپنے حضرت عباس رضہ و داماد معظم
اپنے حضرت علی کرم رضہ ہاشمیین کے امام نماز کا کہ اعظم ارکان دین ہی کیون مقرر کرتے جس وجہ سے
حضرت علی رضہ نے بھی انکو امام اپنا اور دین و دنیا مین مان لیا و خود حضرت امیر رضہ حضرات خلفاے ثلثہ کو
کیونکر امام مانتے جیسا کہ نہج البلاغت وغیرہ سے ثابت ہوا و معصوم ہونا شرط امامت نہین ہوسکتی
اس وجہ سے کہ بجز ملائکہ اور انبیا کے عصمت کل خلائق کی محل خفا مین ہی پس تلاش عصمت مین
امامت ہی معطل رہ جاتی جب یہ مقدمات مسلم ہو چکے پس بعد رسول اللہ کے خلفاے اربعہ
یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضہ و حضرت عمر فاروق رضہ و حضرت عثمان ذی النورین و حضرت علی مرتضی رضہ
و حضرت امام حسن مجتبی علی الترتیب اسی معنی کے ساتھ امام تھے بعد انکے امامت باطنی ائمہ
اہل بیت کو تفویض ہوئی و امامت وخلافت ظاہری مختلف فیہا ہو گئی اور وجوب ہر شی کا ہر شخص پر
بقدر طاقت اسکے ہوتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها کلام خدا سے پاک ہی یعنی نہین تکلیف دیتا
خدا کسی کو مگر بقدر طاقت اسکے پس حکم اطاعت و تقرر امام کا بھی بشرط وجود شخص جامع شرائط

مذکورہ امامت اور اختیار رہنے مسلمانون کے اوپر تقرار ہی اُسکی کے ہو اور اصل مبنا امامت واسطے قیام
جماعت مومنین و اصلاح امت کے ہی اس واسطے التزام جماعت اور عرفان امام کے واسطے ایک ہی
حکم ہی یعنی حدیث صحیح مین ہی کہ فرمایا رسول خدا نے جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت موت
اُسکی موت جاہلیت کی ہی پس سب مسلمانون کو جمع ہو کر ایک عقیدہ صحیح اختیار کرنا چاہیے
و ما انا علیہ و اصحابی کی راہ چلنی چاہیے یعنی فرمایا رسول خدا نے کہ طریقہ نجات کا وہ ہی کہ جسپر
مین ہون اور اصحاب میرے ہین اور فرمایا اللہ تعالی نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر
منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر یعنی اطاعت
کرو اللہ اور اطاعت کرو رسول اور صاحب حکومت کی اپنے سے پس اگر جھگڑو تم لوگ کسی
شی مین پس پھیرو اُسکو طرف اللہ و رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو اللہ اور روز قیامت کا اس
جگہ سے معلوم ہوا کہ اولی الامر کہ ائمہ ہین اُنسے خطا ممکن ہی پس اُس حالت مین اللہ اور رسول
کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور یہ رجوع طرف ذات کے تو ممکن نہین ہی مگر طرف کلام اُنکے کے
اور یہی قرآن اور سنت رسول ہی پس یہی دونون اسوقت مین امام ہین اور اسی جانب
دلالت کرتا ہی قول امام صادقؑ کا جو اوپر گذرا کہ واسطے اُسکے رسول اللہ ہین اور ہمارا مینے
قرآن کو اور انھین دونون کو کلینی نے کافی مین متمسک ٹھہرایا ہی اور قمی اور طوسی نے بھی
بھی اور باوجود اسکے کہ یہ لوگ قریب زمانہ امام آخر الزمان شیعون کے ہین کیون اُنسے
روایت نہین کرتے اور قول کو اُنکے تمسک نہین کرتے اور فرقہ شیعہ جو اللہ سے امام [illegible]
کرنا واجب جانتے ہین اللہ تعالی نے جو بھیج اُن لوگون سکی جو امامت منتقین کی اللہ سے
مانگتے تھے کی ہی کس واسطے کی ہی جسکا تقرر ہی اللہ کی جانب سے ہی اُسکا طلب عبث و حرام ہی
جیسا کہ کوئی شخص اللہ تعالی سے مقام نبوت چاہے اُسکو دیوانہ نہ کہین تو کیا کہینگے پس ایسی
امامت مقررہ منجانب خدا طلب کرنے والا مجنون ہی پھر اُسکی تعریف کرنا شان حکیمی سے
باہر ہی پس معلوم ہوا کہ تقرر امامت متعلق بندگان ہی اور لفظ امامیہ جو امامت منحصر

دوازدہ امام مین جانتے ہین کس معنی کر اگر وہ معنی کہ ہین نے بیان کیا یعنی حاکم وقت مراد ہو تو
سواے علی مرتضیٰؓ و حسن مجتبیٰ کے دوسرون پر صادق نہین آتا اور امام آخر الزمان شیعیان
تو باعث خوف اعدا کے باہر نکل نہین سکتے غار مین چھپے ہین پس صلاحیت امامت کی نہین
رکھتے ہین ابن مطہر حلی نے لکھا ہے الجبان لا یصلح للامامۃ یعنی بزدل صلاحیت امامت کی نہین رکھتا
اور اگر امامت کے معنی لیاقت حکومت کے لیے جاوین تو ہمارے نزدیک سبھی مسلم ہو بلکہ شیعہ سے
زیادہ ہم محبت اور اُنسے حسن عقیدت رکھتے ہین اور اُنکی محبت کو رونق ایمان جانتے ہین کیونکہ
یہ سب ہمارے پیشوا ہین رضی اللہ عنہم اجمعین شاید فرقہ شیعہ اور سب صحابہ کے تبرا کہنے کو
محرم مین اماموں کے نام کی کاغذون کی تصویر بنانے اور سر پر تعبیس آراستہ اور شادیون کی طرح
باجا بجانے کو اور عشرۂ محرم مین تعزیہ کے ساتھ جوان عورتون کا بناؤ سنگار کرکے ہر گلی اور کوچہ
گشت کرنے کو اور امام باڑون مین بیٹھ کر سر پیٹنے اور ماتم داری کرنے کو اور مرثیہ خوانی کرکے
چیخنے چلانے کو کہ جس پر یہود و نصاری قہقہہ مار کر ہنستے ہین اہل بیت کی محبت گنتے ہین
تو خیر یہ محبت جسکی برائی صریح آیات قرآن و احادیث مین ہے ہمین کے پاس رہے ہم اس
محبت سے بری ہین اللہ ہمکو اُنکی وہ محبت دے کہ جس سے وہ بھی ہم سے خوش ہین اور
اللہ و رسول بھی راضی رہین آمین ایسا حال امام مہدیؑ کا لکھتے ہین واضح ہو کہ مہدی لغت
مین ہدایت پانے والے کو کہتے ہین تو اس معنی سے بہت مہدی ہو چکے ہین اور بہت سے
تا زمانہ مہدی موعود ہونگے لیکن وہ مہدی جنکا ذکر احادیث مین بکثرت ہے وہ ایک شخص
خاص ہین جو دجال موعود کے وقت مین ظاہر ہونگے اور اُس سے پہلے نصاری سے جنگ
کرکے فتحیاب ہونگے حلیہ مبارک آنکا یہ ہے کہ قد مائل بدرازی قوی الجثہ رنگ سفید سرخی مائل
چہرہ کشادہ ناک باریک و بلند زبان مین قدرے لکنت کہ جب کلام کرنے مین تنگ ہونگے
تو زانو پر ہاتھ مارینگے اور علم آپکا لدنی ہوگا چالیس برس کی عمر مین ظاہر ہونگے بعد اُسکے
سات یا آٹھ برس تک علی اختلاف الروایت زندہ رہینگے اور نام آپکا محمد اور نام والد کا

آنکے عبد اللہ اور ماں کا نام آنکی آمنہ ہوگا جناب امام حسن مجتبیٰ کی اولاد سے ہونگے جیسا کہ فصل اخطاب وغیرہ سے لکھ چکا ہون مدینہ کے رہنے والے ہونگے اور ظاہر ہونگے پاس کعبہ کے متصل مقام ابراہیم کے نداغیب سے آویگی یہ خلیفہ اللہ کے مہدی ہین پس اطاعت کرو انکی پس باطل ہوا قول امامیہ کا جو محمد بن حسن عسکری کو امام کہتے ہین وقت سلطان خدابندہ و دولت تراکمہ و سلطنت شاہان صفویہ و زور شاہان لکھنؤ و حیدرآباد گذر گیا اور وہ تشریف نہ لائے سچ کیا متوقع بیٹھا اور امام مہدی مین فرقہ شیعہ کے بہت اختلاف ہین سبائیہ و بعض متاخرین امامیہ قائل ہین کہ امام مہدی خود حضرت علیؓ ہین چنانچہ بروایت شیخ حسن بن سلیمان کی امام باقرؑ سے جناب مرتضویؑ سے نص ہو اس بات مین کہ قسم کھائی کہ اسکے خلافت کا واسطے میرے ہارنگے اور تمام پیغمبران آدم سے خاتم تک لشکر مین میرے ہونگے اور تمام انبیا روبرو میرے جہاد کرینگے اور مفضل بن عمر نے حضرت صادقؑ و شیخ طبرسی نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ قائم علیہ السلام نکلینگے بدن آنکے برہنہ آفتاب کے ظاہر ہوتے ہین اور منادی ندا کریگا کہ یہ امیر المؤمنین ہین پھر آئے ہین تاکہ ظالمون کو ہلاک کرین ترجمہ بحار الانوار سے جسکو ملا باقر مجلسی نے تالیف کیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ بجز حضرت علیؓ کے امیر المؤمنین کا اطلاق دوسرے پر درست نہین ہے پس ان لوگون کے قول سے حضرت علیؓ امام مہدی ہین اور کیسانیہ محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کو امام مہدی و باقریہ امام محمد باقرؑ کو اور ناوسیہ امام جعفر صادقؑ کو اور اسمعیلیہ اسمعیل بن امام صادقؑ کو اور ممطورہ امام موسیٰ کاظمؑ کو امام مہدی کہتے ہین تفصیل اسکی مطولات مین ہے پس فرقہ شیعہ کے منازعات پر عاقل کو خیال کرنا چاہیے کہ جتنے مہدی کا حال بیان ہوا اور یہ لوگ آنکے قائل ہین قید حیات مین ہین یا عالم اخری مین مقیم ہین اور اس عالم سے اس دار دنیا مین آنا محالات سے ہے یا نہین اور عرفان امام کو جس دلیل سے مولف منتسب نے فرض مشہور ایا ہے بزرگان اسکے اسی دلیل سے استحباب ثابت کرتے ہین باعتراف علمائے شیعہ لفظ ات منتیہ جابلتیہ وعید مین جانب شارع سے ترک مین ایسے امر کے کہ واجبات

شرعیہ سے نہین ہی مستعمل ہوا ہی روضۃ الواعظین نباب الوصیت مین حدیث معصومین کا یہ
مضمون ہی کہ جو شخص بلا وصیت مرے اُسکی موت جاہلیت کی ہی اور کتاب احکام الائمہ مین ہی
کہ زیادہ اس سے نہین ہی کہ جو شخص بلا وصیت مرے خلاف سنت و استحباب کے اس سے
ظاہر ہوا کفر تک کیا پہونچیگا اور اسی طرح کلینی نے روایت کی ہی کہ حضرت زید شہید نے بہنابع
احول سے فرمایا کہ اگر جاننا امام کا واجب ہوتا مجھکو میرے والد امام زین العابدین ضرور
سمجھا دیتے جب دنیا کی تکلیف میرے واسطے درست نہ رکھتے تھے عذاب آخرت سے
کیون نہ بچاتے مجمع البیان طبرسی مین امام صادق سے منقول ہی کہ ظالم النفسہ ہم لوگون سے
وہ ہی جو نہین پہچانتا حق امام کا اور مقتصد ہم سے وہ ہی کہ پہچانتا ہی حق امام کو اور سابق
بالخیرات وہی امام ہی اور یہ سب کل مغفور ہین پس معلوم ہوا کہ عرفان امام واجب نہین ہی
کتاب شیعہ سے مولف متعسف پہلے اپنے بزرگوارون سے تصفیہ کر لے تب ہم لوگون سے
سوال کرے الغرض اس وقت کتاب و سنت سے زیادہ کسی کو استحقاق امامت نہین ہی
بعد انکے جو انکا عالم کامل ہو جس وقت امام مہدی محمد بن عبداللہ الحسنی الحسینی ظاہر ہونگے
امام کل مومنین ہونگے و چونکہ کلام خدا و رسول متناقض نہین ہی اسواسطے ایک ہی امام
ہو افتفطن **قولہ** وجہ سوم الخ **اقول** ای مولف عبث آپ نے اوقات عزیز کو اپنے لطائف
و توہمات مین ضائع کیا یہ کس قسم کا اعتراض ہی کہ سب امت اپنے نبی کو امام کہہ سکتی ہی اسمین
نقصان کیا ہی یہ تو عین بجا آوری حکم خدا ہی خدا نے تو انکو ائمہ متعدد کہا ہی جعلنا ہم ائمۃ فرما کر
پھر آپ کو باعث جہالت اگر انکار ہی اسکا کیا علاج ہی اور اگر ایک کی امامت و نبوت کے
ماننے سے دوسرے کی امامت و نبوت باطل ہو جاوے سوائے حضرت علی کے دوسرون کا
امام ماننا آپ کے یہان بھی صحیح نہ ہوگا اور حضرت عیسی تو بعد امام مہدی کے امام امت کے
ہونگے یا نہ ہونگے اسمین محل استعجاب کیا ہی ان ہذا لشئی عجاب یعنی ہر آئینہ یہ شئی تعجب کی ہی
کفار مکہ بھی یون ہی تعجب کرتے تھے **قولہ** وجہ چہارم الخ **اقول** بادشاہ کے موجود رہتے

وزیر کی کیا حاجت ہی اس بلا وراثت طبعی کا مولف تحفہ کی کیا جواب اگر وزرا و امرا انہون کار
سلطنت درہم وبرہم ہو جاوے اسی طرح اگر خلفاء اربعہ نہ ہوتے چار دیواری ایمان کی کیونکر
قائم رہتی قولہ اگر تفکیل کیجیے الخ اقول تفکیل مولف تحفہ کی تفضیل کی علامت ہی جب
آپ تسلیم کرتے ہین مناقب مرتضوی کی روایت کاذبہ کو تو البتہ اس کتاب کی روسے آپ ہی کے
مذہب مین نعوذ باللہ ہمارے رسول معزول ہو گئے ہین ورنہ ہم لوگ تو رسالت علی الدوام کے
قائل ہین وا س سے خلافت خلفا مین کسی قسم کی نقصانی نہین ہی فافہم قولہ وجہ پنجم الخ اقول
امامت زمانہ بیکار نہین ہی نبوت و رسالت حضرت رسول خدا کی بعد بعثت کے ابھی تک قائم ہی
رہیگی خاتم النبیین کا خدا نے حضرت کو خطاب دیا ہی آپ کے بعد کوئی نبی نہین ہی البتہ خلافت
و امامت منقضی ہوا کرتی ہی و حیات رسول کو جو آپ پوچھتے ہین اسکو تو اول ہی بیان کر چکا ہون
اگر حیات باطنی رسول کو نہ تسلیم کیجیے گا نکاح مین خاتون خیر جس کے کلام رہ جاویگا جیسا اوپر
بیان ہوا اور حدیث قدسی سے ثابت ہی کہ بندہ بوجہ نوافل کے ایسا تقرب حاصل کرتا ہی کہ
اللہ تعالی اسکا ہاتھ پاؤن آنکھ کان ہو جاتا ہی یعنی صفت ملکیہ و جبروتیہ و لاہوتیہ اسمین حاصل
ہوتی ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اولی و احری ان سب صفات کے ساتھ ہین پھر آپ کی
حیات مین کیا کلام ہی بجز سفیہ بلید کے کوئی انکار نہین کرتا و خلیفہ ثانی پر جو اعتراض ہی
ویسا ہی خلیفہ رابع پر ہی جیسا کہ گذرا قال المولف المتعسف ہداہ اللہ و انقذہ من التعسف
یہ مراد لینا بھی کئی وجہ سے فاسد ہی وجہ اول یہ کہ اطلاق امام کا قرآن پر بھی لغت مین آیا ہی
جیسا کہ قول کشاف کا شف اسکا ہی نزدیک متکلمین کے فالکلام فیہ کالکلام فی الرسول وجہ دوم اگر مراد
امام زمانہ سے حدیث مین قرآن ہو تو حاجت فرض امامت رسول و خلافت خلفا کیا ہی وجہ سوم
درصورتیکہ آپ کے مذہب مین سات قرا مختلف القراءت ہین پس معلوم نہین کہ کس کی قراءت
آپ لوگون کا امام زمانہ ہی وجہ چہارم معلوم نہین کہ جو آپ کے مذہب مین جاہل و ناخواندہ ہین
اور قرآن پڑھنا نہین جانتے اور ایسے لوگ غالباً تین حصہ بلکہ زائد نکلینگے عارف امام زمانہ

یعنی عارف قرآن ہین یا نہین شق اول ظاہر البطلان ہی اور بنا بر شق ثانی لازم آتا ہی کہ آپ کے
مذہب کے بے پڑھے لوگ سب کافر مرینگے وجہ پنجم اگر مراد امام سے قرآن ہو تو تخصیص امام زمانہ کی
کیا ہی قرآن قیامت تک باقی رہیگا بلکہ آپ کے یہان جو قائلین قدامت کلام الٰہی ہین پس
نزدیک انکے اضافت زمانہ سے کوئی فائدہ حاصل نہوگا اور شان رسول اعلیٰ اس سے ہی کہ
کلام لغو زبان وحی ترجمان پر جاری فرماوین وجہ ششم اگر مراد امام زمانہ سے قرآن ہو تو بنا بر ذکر
خفاجی جو عثمان نے مصاحف لکھوا کر شہر دیار مین بھیجا گھر گھر امام زمانہ موجود ہو گئے تھے پھر
حضرت عثمان کی اس وقت کیا حاجت تھی کہ خلیفہ بن گئے تھے اگر کہیے کہ واسطے سمجھانے معانی
قرآن کے تو معلوم ہوا کہ قرآن امام ناقص ہی کہ کافی نہوا اور محتاج طرف دوسرے امام کے ہوا پس
وہ دوسرا اگر کافی اجراے احکام مین ہی تو وہی امام درحقیقت ہی نہ قرآن اور اگر وہ دوسرا بھی
کافی نہین ہی پس احتیاج طرف تیسرے کے ہوگی پس یہ دور ہوگا یا تسلسل وکلاہما محالان اور اگر
فرض کی جاوے امامت قرآن بھی تو کوئی آپ کے مذہب مین قائل اسکا نہین ہی کہ سیکھنا
قرآن کا واجب علینی ہی ہر شخص پر بلکہ مذہب شیعی مین نہ جاننے قرآن کو واجب جانتے ہین
اور نہ جاننے سورہ فاتحہ کو بلکہ حکم کرتے ہین کہ معنی ایک آیت اگرچہ دو شئے سبز ہو کہ ترجمہ بہ ہاتمان ہم
نماز مین کافی ہی مطلقاً چنانچہ حیوۃ الحیوان مین بیچ لغت قمری کے امام الحرمین عبد الملک بن
شیخ محمد عبداللہ جوینی سے نقل کیا ہی کہ سلطان محمود بن سبکتگین حنفی مذہب تھا و حریص طرف علم
حدیث کے تھا علم حدیث سنتا تھا اور معنی اسکے پوچھتا تھا پس پایا اکثر حدیث موافق مذہب
امام شافعی کے پس جمع کیا فقہا کو دونون مذہب شافعی و حنفی کے اور سوال کیا انسے ترجیح ایک
دونون مذہب کو پس اتفاق ہوا اسپر کہ دو رکعت نماز مذہب شافعی پر اور دو رکعت نماز
مذہب حنفی پر آگے بادشاہ کے پڑھی جاوے اور وہ دیکھے اور اختیار کرے اسکو جو حسن ہو
پس قفال مروزی نے بہ طہارت شافعیہ جاری و شرائط معتبرہ از طہارت و ستر و استقبال
قبلہ نماز پڑھا اور بجا لایا ارکان و ہیئت و سنن و ابعاض و آداب کو بروجہ کمال اور نہین

نماز

جائز رکھتا تھا شافعی نماز مگر ایسی پس دو رکعت نماز بنا برا سکے جو ابو حنیفہ جائز رکھتا تھا پڑھا
پس پہنا چمڑا کتے کا دباغت کیا ہوا اور آلودہ کیا اسکو بہ نجاست اور وضو کیا نبیذ تمر یعنی شراب
خرما سے اور ایام گرما تھا پس جمع ہوگئین اسپر مکھیان اور مچھر اور تھا وضو اسکا الٹا پس استقبال
قبلہ کیا اور کھڑا ہوا نماز کو بغیر نیت کے وضو مین تکبیر فارسی مین کہا یعنی الله بزرگ ست پس
قرات کیا نماز مین بجاے سورہ دو برگ سبز یعنی دو پتی سبز پس ٹھوکر مارا زمین پر مثل مرغ کے
سجدہ کی جگہہ جلد جلد بغیر فصل و طمانینت کے درمیان اسکے تشہد پڑھا اور ایک گوز مارا آخر نماز مین
بغیر نیت سلام کے اور کہا ای سلطان یہی نماز ابی حنیفہ کی ہی پس کہا بادشاہ نے اگر یہ نہوگی نماز
ابی حنیفہ کی پس ہم تجھکو قتل کرینگے کس واسطے کہ مثل اس نماز کے کوئی صاحب دین جائز
نہ رکھیگا پس مذہب حنفی والون نے بھی انکار کیا کہ ایسی نماز ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہین ہی
پس طلب کیا قفال نے کتابین مذہب ابو حنیفہ کی پس سلطان نے حاضر کیا کتابون کو اور
حکم کیا ایک نصرانی کو کہ کتابین دونون مذہب کی پڑھین پس پایا اس نماز کو جو قفال نے پڑھا تھا
جائز نزدیک ابو حنیفہ کے پس ترک کیا سلطان نے مذہب ابو حنیفہ کو اور اختیار کیا مذہب
شافعی کے تئین **قول المجیب** اور اہل سنت وجماعت قرآن کو خوب جانتے ہین اظہر من الشمس ہی
کہ کس قدر حفاظ اس فرقہ سنیہ مین موجود ہین بلکہ یہ نعمت عظمی انھین کے نصیب مین ہی اور
ناظرہ خوان تو لاتعد ولاتحصی ہین پس موت اہل سنت والجماعت کی مثل موت مومنین کے
ہوگی نہ مثل اہل جاہلیت کے **اقول متوکلا علی الله السمیع العلیم** سر نہیا من التکلف
والتعسف۔ **قولہ** یہ مراد لینا الخ **اقول** ای مولف آپ کے فساد راسکے سے یہ سب فساد
پیدا ہوے ہین ورنہ قرآن شریف کو تو اکثر پیشوایان آپ کے بھی امام جانتے ہین و پیروی
اسکی موجب نجات جانتے ہین چنانچہ قول پاک امام صادق کا گذرا و شیخ صدوق و سید مرتضی
علم الہدی و قاضی نور الله شوستری و ملا صادق شارح کلینی وغیرہ نے کہا ہی کہ اسی طرح قرآن شریف
اسی ترتیب کے ساتھ وقت ظہور امام دوازدہم کے ظاہر و مشہور ہوگا اور کہا محمد بن الحسن الحر العاملی نے

کہتا محدث نہ فرقہ امامیہ کا ہو کہ جس شخص نے تتبع اخبار و تفحص تواریخ اور آثار کیا ہو علم الیقینی سے جانتا ہو
کہ قرآن نہایت اعلی درجہ تواتر مین ہو اور ہزارون صحابہ حفظ و نقل کرتے تھے اسکو اور وقت
رسول اللہ مین مجموع و مولف تھا اور شیخ صدوق نے کہا ہو کہ قرآن ہمارے نزدیک وہی ہو جو
آدمیون کے پاس ایک سو چودہ سورہ ہو مگر والضحی والم نشرح میرے نزدیک ایک سورہ ہو
اور الم ترکیف اور لایلاف ایک سورہ ہو اور جسنے ہم لوگون مین سے زیادہ اس سے کہا ہو کاذب ہو
پس جب یہی قرآن ہم لوگ کے واسطے متمسک ہو اور امام صامت کا بھی متمسک ہو کیونکہ
اسکو امام اور حجت نہین کہہ سکتے متعقل قولہ وجہ اول الخ اقول قرآن کو امام فقط اہل لغت ہی نے
نہین کہا ہو بلکہ کلام اللہ مین موجود ہو جیسا بامامہم کی تفسیر مین بیضاوی وغیرہ سے منقول ہوا
قولہ فانا امام تیہ الخ اقول قرآن و رسول مین کلام کرنا علامت کفر ہو کما لا یخفی قولہ وجہ دوم الخ
اقول جب کشاف سے خود مولف متعسف قرآن وغیرہ کو امام لکھ چکا ہو اب کیون ایک کی
امامت سے دوسرون کی امامت کو باطل کرتا ہو کیا شاہنشاہ کے تابع چند شاہان نہین ہوتے
اور کیا ہر ایک کو امام نہین کہہ سکتے قولہ وجہ سوم الخ اقول کیا اختلاف قراءۃ سے اصل
قرآن کے معانی بھی مختلف ہو گئے جو تعدد امام لازم آیا خیر حضرت مولف ہمارے یہان تو سات
قرا مشہور ہین آپکے یہان کو قاری ہین اور بغیر قاری کے نکاح پڑھاے ہوے آپ کے
یہان عقد ہی صحیح نہین ہوتا پس جب آپکے یہان قاری نہ ہوے کسی متقدمین کا آپکے
نکاح صحیح نہین ہوا زیادہ حد ادب قولہ وجہ چہارم الخ اقول مولف صاحب خوب معرفت
قرآن کا مطلب آپنے سمجھا خیر اس تقریر سے آپکی میرے یہان تو ناخواندہ مستحق موت
کفر ہوے اور آپکے یہان خواندہ ناخواندہ بغیر ملاحظہ مصحف روے امام آخر الزمان کفر و
نفاق کی موت مرنے کے قابل ٹھہرے قولہ پنجم الخ اقول تخصیص زمانہ سے جب مولف
متعسف تجدد قرآن کا ہر زمانے مین سمجھتا ہو پس ہر زمانے مین نئے امام آخر الزمان کو کیون
نہین تجویز کرتا اور ہم لوگ کلام خدا کو صفت قدیم خدا کی جانتے ہین کیونکہ خدا محل حوادث

ہوتی ہیں لیکن مولف جب متشابہ تشبیہ کا ہے نعوذ باللہ منہا خدا ے پاک کو مرکب حوادث سے
جانتا ہے قولہ وجہ ششم الخ اقول جب جماعت امامت کے متعلق ہوئیں ایک کی امامت سے
دوسرے ہیں کیا نقصانی ہوگی قرآن کا کام جو رسول اللہ صلعم کے وقت میں تھا وہی زمانہ
حضرت عثمانؓ میں تھا اور رسول اللہ کا کام جو انجینہ پایہ میں تھا وہی کام حضرت سیدنا
عثمان کا نیابت رسول میں تھا اور جو دور تسلسل کو مولف نے اختراع کیا اور محال ٹھہرایا
محض نادانی اسکی ہے منشاء دور یہ ہوا آپکے یہاں حلال ہے نہ محال قولہ کہ یکجا قرآن کا الخ اقول
معرفت واولنست آپ کے نزدیک ایک ہے اب آمرخت بھی وہی ہوگئی اور واجب کے توضیح
بھی مولف متعسف نے نہ سمجھا ہے جتنی چیزیں مذہب حنفی میں واجب ہیں انہیں کو عدم نماز جب
ٹھہرایا ہے سورۂ فاتحہ پڑھنا اور سورہ ملانا نماز میں وطمانینت وغیرہ سب واجب ہیں جس
شخص کو اپنے ہی علم سے خبر نہیں دوسرے مذہب سے کیا خبر رکھیگا مدہا شان کا
ترجمہ مولف متعسف سے سمجھیے اور انکی جہالت کی داد دیجیے مولف کے انسانیت سے خارج ہونے میں
کیا شبہ ہے میلان جنسی کے وجہ سے حیوۃ الحیوان کے باب قمری سے نقل بے اصل لایا ہے
اور یہ بھی بتلا دیجیے کہ حیوۃ الحیوان میں یہ سب قصہ جو آپ لکھتے ہیں کہاں ہے اسمیں تو صرف
اسقدر ہے کہ ایک قمری ہندوستان سے سلطان محمود کے پاس گئے تھے شاید آپ کے پاس
کوئی خاندانی حیوۃ الحیوان ہو تو اسے دکھلائیے افترا وکذب کی کالک اپنے منہ سے چھڑائیے
میرے پاس جو نسخہ ہے اسمیں تو کہیں آپ کی روایت منقولہ کا نشان نہیں ملتا بعض متعصبین
شافعیہ نے اگر تعصب مذہبی کے باعث حالانکہ امام شافعی شاگرد کے شاگرد امام ابوحنیفہ کے تھے
اور ادب انکا بہت کرتے تھے توہین مذہب کی انکے کرکے دین کو اپنے برباد کیا اسکے ساتھ ہی
ملا علی قاری وغیرہ نے اسکو گوشمالی کامل دی آپکو اگر ذائقہ اس گوشمالی کا چکھنا منظور ہو
نصرۃ المجتہدین مولفہ جناب مولانا حکیم مفتی وکیل احمد صاحب دام فیضہ سکندرپوری مفتی
حیدرآباد کو ملاحظہ کیجیے ہمگر نا انتقال ھم اللہ غفال کی ماند ہے جب خفیہ یہ صحیح نہ ہوئی اور نہ یہ

قصہ قابل اقتباس ہی سلطان محمود ایسا بادشاہ ہو تو یہ نہ تھا کہ قضیہ مذہبی مسلمانوں کا فیصلہ نصرانی سے قبول کیا کرتا اور جب مولف شیعہ نے طعن مذہب حنفی پر کہ عین طریقہ ائمہ اہل بیت و امام صادق ہے ہر جیسا اوپر بیان ہو چکا کیا پس اب چند مسائل فقہیہ فرقہ امامیہ کو بھی یہاں پر انھیں کی کتاب سے لکھتا ہوں جامع عباسی کتاب معتبر فقہ امامیہ میں لکھا ہی بالو یہ جائز رکھتا ہی نماز پڑھنا کپڑا آلودہ شراب میں جسکو خدا نے رجس فرمایا ہی اور سید مرتضی کہتا ہی کہ اجزا نجس العین کہ حس نہ رکھتے ہوں مثل بال و ہڈی سگ و خوک کے پاک ہی اور نماز جنازہ کو بغیر وضو کے پڑھ سکتا ہی بلکہ محتلم و عورت حائض اگرچہ قدرت غسل کی رکھتے ہوں بغیر غسل کے پڑھ سکتے ہیں اور شرائع فقہ امامیہ میں لکھا ہی کہ گوہ خشک انسان پر سجدہ درست ہی اور امام اعظم طوسی اور شیعیان آنکے عین نماز میں اگرچہ فرض ہو کھیل ساتھ ذکر و خصیتین کے ناقض وضو نہیں جانتے بلکہ غایت بیباکی سے تجویز اسکی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں چنانچہ روایت اسکی حسین بن سعید سے فضالہ سے معاویہ بن عمار سے مختصر استبصار میں یہ ہی کہ کہا اسنے سوال کیا میں نے امام صادق سے کہ جو مرد بازی کرے ساتھ ذکر اپنے نماز فرض میں فرمایا نہیں مضائقہ ہی اسمیں اور وافی میں ابن العوام سے منقول ہی سمع سے کہ کہا اسنے سوال کیا میں نے ابی الحسن سے کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور آتی ہی لونڈی پس لپٹا لیتا ہوں میں اسنے ہی فرمایا نہیں مضائقہ ہوا اسمیں پس غور کیجیے مولف صاحب کہ نماز نہ ہوئی خلوت خاص ہوئی لونڈیوں کو لپٹانا اور ذکر و خصیتین سے بازی گرم کرنا عین حالت نماز میں کام انسان یا ذریات شیطان کا ہی اسکے ساتھ نسبت سوے آئمہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہی اور من لایحضرہ الفقیہ امامیہ میں حضرت امام صادق سے چمڑے سور کا ڈول بنانا جائز نقل کرتے ہیں اور کتاب تحریر الاحکام میں شیعہ کے ہی کہ پیشاب اور پائخانہ کے استنجے کا پانی کہ مجتمع ہو رہا ہو پاک ہی اور کتاب تہذیب شیعہ میں ہی کہ نماز کے بعد اگر مصلی گوہ آدمی وغیرہ کا کپڑے میں اپنے دیکھے

نماز مین خلل نہ آیا اور مین لا یحضرہ الفقیہ مین ہو کہ جس پانی سے تم غسل کرنے پاک ہو
پی لین تو کچھ مضائقہ نہین اور پیشاب و پاخانہ مین ٹیڑھی روٹی دھو کر کہا لینے سے شیعہ
جنتی بنتے ہین من لا یحضرہ الفقیہ کی روایت سے اور لطف مزید کا مسئلہ تو شیعون مین مشہور ہی
اور لونڈی اور عورت کو اپنی شیعہ غیر کے واسطے مباح کر سکتے ہین اسکا فتوی استبصار
مین امام صادقؑ سے منقول ہو اور حلیۃ المتقین کتاب شیعہ مین ہو کہ فرج کا بوسہ لینا بھی
درست ہی اور مصائب النواصب وغیرہ مین متعہ دوریہ اور اغلام کو بھی درست لکھا ہی
یہ عادت امامیون کی ہین اور ہم لوگ پر طعن کرتے ہین ؎ چو کردی با کلوخ انداز پیکار
سر خود را بنادانی شکستی ۔ کافی کلینی مین حضرت امام صادقؑ سے منقول ہو کہ لا دین لمن
لا تقیۃ لہ و حضرت امام باقرؑ سے مروی ہو کہ لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ خلاصہ دونون کلام کا
یہ ہو کہ جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین و بے ایمان ہی پس فرقہ شیعہ خصوصاً مولف تعسف
بسبب ظاہر کرنے اپنے مذہب کے بقول ائمہ معصومین بے ایمان و بے دین ہوے
فتامل قال المولف المتعسف ہذا اعاذنا اللہ و انقذہ من التعسف اقول اگر مجیب کے
اس کلام سے مراد یہ ایا ہو کہ عموماً ہر سنی خوب قرآن جانتا ہو پس یہ ظاہر البطلان ہو کہ چند
ہزار اہل سنت عامی و جاہل محض ہین کہ بائے بسم اللہ بھی نہین جانتے اور اگر مفاخرہ و مباہات
طائفہ خاصہ پر ہو کہ وہ حفاظ و ناظرہ خوان ہین پس اسمین بھی یا وہ لوگ مراد ہین کہ معانی قرآن
سمجھتے ہین یا حافظ اصطلاحی مراد ہین اور دوسرے فرقہ پر مفاخرہ و مباہات عبث ہو کس واسطے کہ اگر
بے بصیرت یا بصارت محض حفظ بعض قرآن یا کل قرآن سے مفتخر ہو اور عارف امام ہو تو
حیوانات کو بھی تعلیم آیات کرتے ہین دونون حکم واحد مین ہین باقی فرقہ اول اعمی وہ حافظ
کہ معانی قرآن سمجھتے ہین پس یہ آپ کے یہان بھی چند نفر نکلینگے باقی اگر نفی حافظ بالکلیہ
فرقہ ناجیہ سے مراد لیجاوے تو بطلان اسکا بھی اظہر من الشمس ہو اسواسطے کہ آپ ہی کے
قول سے انکار اسکا بلکہ اثبات اسکے مخالف کا نکلتا ہی کیونکہ منطوق کلام مجیب دال اسپر ہی

کہ مقدار حفاظ آپ کے مذہب میں کثیر ہے پس اسکا مفہوم یہ ہوا کہ فرقہ حقہ میں بھی حفاظ ہیں مگر قلیل کہ مصداق اسکے بحمد اللہ جناب حافظ محمد تقی صاحب و قاری محمد جعفر صاحب دہلوی کہ زمانہ آنکے حفظ کا سہر فرقہ مین ہے اور صاحبزادہ مولوی امداد علی صاحب مرحوم کہ بالفعل حسین گنج مین تشریف رکھتے ہین اور اسی طرح دوسرے اشخاص بھی ہین کہ نام انکا اس وقت یاد نہین ہے سلمہم اللہ تعالی اور ظاہر ہے کہ کیونکر انکار اسکا کوئی کرسکتا ہے لکن کثرت کی اکثر آیتون مین مذمت وارد ہے قلت کے مدح واقع ہے عاقل کبھی مذموم وباعث فساد کو اختیار نہ کریگا اشارہ اسطرف ہے کہ عارف امام اگرچہ قلیل ہین بہتر ہین غیر عارف سے اگرچہ کثیر مثل مور و ملخ کے ہون فقال لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا۔ اور جو آیات کہ مذمت کثرت مین ہین بہت ہین منجملہ اسکے یہ ہے قال اللہ تعالی لاخیر فی کثیر یعنی کہا اللہ نے بہت مین نہین خیر ہے کثیر مین وقل لایستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث یعنی کہہ تو اے محمد نہین برابر ہین خبیث و طیب اگرچہ خوش آوے تمکو کثرت خبیث کی وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل اللہ یعنی اگر اطاعت کریگا تو اکثر ان لوگون کی جو زمین مین ہین تو گمراہ کرینگے وہ لوگ تجھکو راہ اللہ سے پس بسبب قلت کے ہمارے حفاظ داخل اس آیت مین ہین جو مدح قلت مین نازل ہے اور وہ بھی کثیر ہے ایک آیتین سے یہ ہے قال اللہ تعالی قلیل من عبادی الشکور یعنی فرمایا اللہ تعالی نے کہ کم ہین بندہ میرے شکر کرنے والے پس ہم لوگ اور حفاظ ہمارے آپ ہی کے قول کے مطابق قلیل ہین اور یہی بندہ شکور ہین والسلام علی من اتبع الہدی

تنبیہ یہان قرآن کو امام جاننے سے آپنے حقیقت پیروی خلیفہ ثانی کی کہ جب جناب رسول خدا نے دوات و قلم طلب فرمایا تھا واسطے وصیت لکھنے کے جیسا کہ آپکے یہان ثابت ہے تو انحون نے عدول حکم رسول سے کرکے کہا حسبنا کتاب اللہ یعنی کافی ہے ہمکو کتاب اللہ اب یہان پر معلوم ہوا کہ آپکے مذہب مین رسول کی زندگی مین بھی انکا قول نہین مانتے تھے پس زندگی مین انکا قول نہ مانا تو اب کہ وفات ہوگیا کب انکو امام اور واجب الاتباع آپ لوگ جانینگے اور جب وہ

امام نہووے تو جو قرآن کہ آنکے واسطے نازل ہوا وہ کب امام واجب الاتباع آپکا ہوگا
پس آپ لوگون نے دونون رسول و قرآن کو چھوڑ دیا کیون عبث بعی معرفت مین
اور اپنا امام زمانہ بناتے ہین فتامل۔ اور اسی بنا پر کہ خلیفہ ثانی نے قول رسول نا مانا
آپ بھی اگر جواب مختصر دیجیے کہ ہم اس حدیث کو نہین مانتے تو اسقدر تکلفت وشقت
جواب سے بچ جایئے گا۔ **قول المجیب**۔ اور اگر امام سے حدیث موصوف مین خلیفہ
ارادہ کیا جاوے تو بھی مضائقہ نہین اسواسطے کہ معنی حدیث مسطور کے یہ ہین کہ جو شخص
مرا اور نہ پہچانا اپنے زمانہ کے خلیفہ کو در صورت وجود خلیفہ کے تو مرا مثل موت اہل جاہلیت
کے کیونکہ معرفت شخص کی موقوف ہی اوپر وجود شخص کے **اقول متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم
بریاً عن التکلف والتعسف**۔ **قولہ** عموماً ہر سنی الخ۔ **اقول** معرفت
قرآن کے مطلب ہی مولف متعسف کی سمجھ مین نہ آوے تو اسکا کیا علاج ہے۔ اول قرآن کو
کلام الٰہی قدیم واجب الاتباع جاننا اسی قدر کافی ہے۔ دوسرے دیکھکر پڑھنا تیسرے
حفظ بلا خیال معانی کرنا۔ چوتھے تفسیر یاد کرنا۔ یہ سب صفات فرقہ سنیہ مین موجود ہین
اور فرقہ شیعہ مین چونکہ اعتبار قرآن کا کم ہی دروغ گو را حافظہ نباشد قول مسلم ہے۔
اس وجہ سے کوئی حافظ قرآن نہین اور جن جن کا دعویٰ مولف متعسف نے کیا ہی
کہ انکو قرآن بالتمام یاد ہی واسطے امتحان کے لاوے یا مستعد مقابلہ کر کے مجھے خبر دے
انشاء اللہ المستعان مین خود پہونچ کر کل قرآن انسے سنتا۔ و سناتا ہون اور مجھے
جناب مکرمی معظمی حکیم حاجی حافظ مولوی سید فرزند علی صاحب دہلوی مدفیضہ سے
معلوم ہوا ہی کہ قاری جعفر صاحب کو تو دیکھکر بھی قرآن پڑھنا نہین آتا حفظ تو اعلیٰ درجہ کی
قوت حافظہ سے آنکی باہر ہی اور محمد تقی حافظ مرثیہ انیس و دبیر کو جب چہرہ مین جناب
حافظ محمد خلیل صاحب نے قرآن کے پڑھنے کا مکلف کیا بلا تکلف مبہوت ہو گیا الغرض
ان دونون کا ڈنکا بے چوب رہ گیا۔ باقی رہی ڈنڈی صاحبزادہ صاحب مرحوم کی

وہ بھی دیکھی جائیگی۔ قولہ تو حیوانات کو الخ اقول حیوانات کو ایک دو کلمے جیسے یاد ہوتے ہیں ویسا ہی شیعون کو بھی ایک دو سورہ یاد ہوتے ہین پس دونون برابر ہین نہ اہل سنت وجماعت کہ بفضل خدا حافظ تمامی قرآن کے ہوتے ہین۔ قولہ مگر قلیل الخ اقول۔ الشاذ کالمعدوم انکا اعتبار نہین کالعدم ہین اگر ہون بھی قولہ کہ نام انکا یاد نہین ہے الخ اقول یہ کیسے سلمہم اللہ ہین آپ اپنے ہی حافظہ پر قیاس کریجیے کل فرقہ اپنے کا آپ کو نام تک یاد نہین رہتا وہ لوگ قرآن کے حافظ کیونکر ہوگئے فافہم قولہ چونکہ کثرت کی الخ اقول اس جگہ مولف متعسف نے ابن سبا سے بھی درجہ تحریف مین بڑھا دیا ہے اہل کی توحید سے قلت کی مدح ثابت کرتا ہے آسکے مقابل مین کثرت ائمہ معصومین کا کیا جواب دیگا اور آیت شریفہ لاخیر فی کثیر مین سے من نجواہم کو ترک کیا یعنی نہین ہے بہتری بہت مشورون مین منحرفین کی صراط مستقیم سے یہ آیت تو آنکے عقائد باطلہ کی رو مین ہے آسی کے آگے۔ ویتبع غیر سبیل المومنین الخ۔ آیا ہے یعنی جو تابعداری کرے غیر راہ مومنین کے الخ انھین مخالفین جماعت مین فرقہ شیعہ بھی داخل ہین۔ اور کثرت خبیثا کی بیچ ہے نہ طیب کی اور ہم لوگون کا عقیدہ پاک موافق عقیدہ آئمہ پاک کے ہے اور فرقہ شیعہ کا عقیدہ خبیثہ مخترعہ شیطان الطاق ہے پس یہ دلیل آنکی بھی منقلب ہوئی۔ اور قلیل کی صفت شکور نہین کہ مولف جامہ سے باہر ہے شکور کی صفت قلیل ہے اور فرقہ شیعہ شکور ہو نہین سکتا جسنے خاندان نبوت سے تعلیم پاکر انھین پر جھوٹھ باندھا۔ اور آنکو ایذا دی۔ اور کثرت ملک وقلت ابلیس کو دیکھکر مولف متعسف کو شرمانا چاہیے۔ قولہ تنبیہ الخ۔ اقول۔ تادیب مولف صاحب ہوش درست کیجیے قرآن کو امام ہم لوگ جن وجہون سے مانتے ہین آپ امام معصوم کے اقوال سے جان چکے۔ اور قصہ قرطاس کو جو بیان پیش کیا اسکا جواب شیخ حلی نے آپکی شرح تجرید مین بخوبی دے دیا ہے کہ حضرت عمر بجاے وزیر کے رسول خدا کے تھے اور وزیرون کو جو انتظام منظور نظر بادشاہ معلوم

ہوتا ہی غیرون کو نہین پس اُس وقت مصلحت راحت وہی رسول اللہ کی وجہ سے تکلیف کتابت کی نہ دہی اور جب خدانے قرآن مین الیوم اکملت لکم دینکم فرمادیا یعنی آج کامل کردیا مین نے دین کو تمہارے پھر بعد اکمال دین کے کونسی تکمیل رہ گئی تھی جو رسول اللہ فرماتے مگر کوئی امر خیال آگیا تھا مصلحت دنیاوی سے لکھوانے کو چاہا پھر کچھ سمجھکر نہ لکھوایا اور قلم دوات لانے کا حکم فقط حضرت عمرؓ ہی کو نہ تھا بلکہ سب حاضرین جلسہ کو کہ اُنمین حضرت علیؓ بھی تھے کیون نہ لاتے عدم تعمیل مین سب برابر ہین اور حسبنا کتاب اللہ کہنے سے رسول کی نافرمانی نہوئی کیونکہ اگر آپ کو ضروری لکھوانا ہوتا دوسرے سے دوسرے وقت یا اُسی وقت منگوا لیتے رسول کو کسکا خوف تھا اور اگر اس قول پہ حضرت خلیفۂ ثانی کے آپکا اعتراض عدول حکمی کا ہی تو جلاء العیون کی روایت کا کیا جواب دیجیےگا۔ کہ اُسمین آپ کے پیشواؤن سے مروی ہی کہ قرب زمانہ ولادت حضرت حسن مجتبی رسول اللہ صلعم ایک سفر مین تشریف لے جاتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرما گئے کہ جب تمہارے فرزند پیدا ہو بغیر میرے آنے کے دودھ نہ دینا پس حضرت فاطمہؓ کو یاد تھا اسپر بھی تیسرے روز قبل تشریف آوری رسول اللہ کے فرزند کو اپنے دودھ پلادیا۔ اِسکو آپ لوگ کیا کہتے ہین عدول حکمی اِس سے زائد کیا ہی بس منھ نہ کھولنا ؎ ادب تاجی ست از لطف الٰہی ٭ بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی ٭ رسول کو معزول رسالت سے تو معاذ اللہ آپ ہی لوگ جانتے ہین قال المولف المتعسف ہدٰہ اللہ وانقذہ من التعسف اقول یہ قول عجیب بوجوہ عدیدہ باطل و فاسد ہی وجہ اول۔ یہ ہی کہ اگر امام زمانہ سے مراد آپ کے خلیفہ ہون تو یہ ممنوع ہی کس واسطے کہ زمانہ اُنکا منقضی ہو گیا جیسا کہ آپ نے خود سابق مین کہا ہی اور یہان بھی تبدیل وجود خلیفہ ملا یا ہی۔ وجہ دوم۔ یہ ہی کہ اگر بسبب احتیاج ناس کے امور دین و دنیا مین ضرورت طرف خلیفہ کے ہوئی پس انقطاع سلسلۂ خلفا بلا وجود احد سے ہر زمان کب ہو سکتا ہی

کس واسطے کہ ضرورت واحتیاج اب بھی باقی ہی اور باقی رہیگی قیامت تک پس سواے خلفاے
گذشتہ کسی کو بیان کیجیے کہ ہم اس زمانہ کے خلیفہ کو آپ کے نہین جانتے ہین وہ کون ہی
شاید بادشاہ وقت ہون کہ وہ نصاریٰ ہین کیونکہ آپ کے یہان بادشاہ وقت بھی تو
اولی الامر ہوتا ہی چاہے منصف ہو یا جابر بلکہ یہ صفت تو آپ کے خلفا مین بھی تھی بلکہ
وہ خلیفہ بمعنی امام نہ تھے چنانچہ کتاب حسن المحاضرہ مین جلال الدین سیوطی شافعی نے
ذکر فرق بین الخلافت والملک والسلطنت من حیث الشرع مین نقل کیا ہی کہ کہا ابن سعد نے
طبقات مین خبر دی مجھکو محمد بن عمر نے کہ روایت کیا مجھسے قیس بن ربیع نے عطا ابن سائب سے
اُسنے زاذان سے آسنے سلمان سے کہ عمرؓ بن خطاب نے کہا سلمانؓ سے کہ آیا ہم ملک ہین
یا خلیفہ پس کہا سلمان نے کہ اگر ناحق لیتا ہی زمین مسلمین سے ایک درہم یا اقل یا اکثر
پس صرف کرتا ہی اُسکو غیر حق مین پس تو ملک ہی نہ خلیفہ پس عمرؓ آنکھون مین آنسو بھر لایا
اور اُسی کتاب مین ہی کہ کہا آسنے خبر دیا مجھکو محمد بن عمر نے کہ روایت کیا مجھسے عبد العزیز
بن حارث نے اپنے باپ سے آسنے سفیان بن ابی العوجا سے کہ کہا عمرؓ بن خطاب نے
واللہ نہین جانتا ہون مین کہ مین خلیفہ ہون یا ملک پس اگر ملک ہون پس یہ امر عظیم ہی
کہا کسی کہنے والے نے کہ یا امیر المومنین ان دونون مین فرق ہی۔ پوچھا عمر نے کہ کیا
فرق ہی کہا خلیفہ نہین لیتا مگر حق اور نہین صرف کرتا مگر حق مین اور تو بحمد اللہ ایسا ہی ہی
اور ملک ظلم کرتا ہی آدمیون پر پس لیتا ہی اس سے اور دیتا ہی اُسکو پس سکوت کیا عمرؓ
نے تبیان اس دو روایت سے کئی امر ظاہر ہوا ایک تو یہ کہ عمر کو نہ معلوم تھا کہ ہم خلیفہ ہین
یا ملک جو سب سے پوچھتے پھرتے تھے پس جو اس لیاقت کا ہو وہ کب امامت کے لایق
ہوگا۔ دوسرے یہ کہ رونا اور سکوت قرینہ واضح ہی یہان پر اسکا کہ نادم ہوا اپنے ظلم اور
تعسف پر جو اُس سے صادر ہوا تھا تیسرے یہ کہ بغاد اہل البیت اور ہی بانی مبنیہ
یہ دونون روایت عمرؓ کی آپ کے عالم نے آپ کی روایت سے اپنی کتاب مین نقل کیا ہی

وجہ ششم جب نبی اور قرآن امام ہین پھر خلیفہ کی طرف کیا احتیاج ہوگی اور باقی بعض اجوبہ
سابقہ بھی بیان جاری ہین اعادہ بیفائدہ ہی اور جو مجیب نے حدیث نبوی مین اصلاح
دیا کہ درصورت وجود خلیفہ اولاً یہ قید حدیث مین مذکور نہین ہی اور اگر تسلیم کی جاوے
توہم کب انکار اسکا کرتے ہین یہ تو عین ہمارے مطلب کی بات آپ کی زبان پر جاری
ہوگئی مثل مشہور ہی بوڑھے ہاتھی اپنی فوج کو مارے رسول یا خلیفہ کہان اس
زمانہ مین موجود ہین جنکو آپ نے امام فرض کیا ہی مصرع - بدین فہم و دانش بباید گریست
ثانیاً یہ قید فقط خلیفہ مین کیون لگایا اور باقی کو چھوڑ دیا ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی نتیجہ
جو صاحبان عقل و ادراک ہین آنپر ظاہر ہوگیا کہ فی الواقعی آپ لوگ امام زمانہ کو نہین
پہچانتے قطع نظر سب امور سے آپ نے کہا ہی کہ حدیث مین مراد امام زمانہ سے یا
رسول یا قرآن یا خلیفہ ہین اسی سے بوجہ لینگے کہ ابھی آپ کو تحقیق امام زمانہ کی معرفت
نہین ہی کہ یہ تینون امام زمانہ ہین یا ایک کوئی انمین سے پس یقیناً موت آپ کی
اگر مرجاوے اور جو آپ کے طریقہ پر مرین موت جاہلیت کی ہوگی اور نہین ہی واسطے
اہل جاہلیت کے مگر جہنم واولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون قول المجیب امام زمانہ
ہمارے یہان کیون نہین ہین ہم ثابت کر چکے کہ امام زمانہ پیغمبر آخر الزمان ہین یا
قرآن مجید اور خلیفہ اگر مراد لین تو بھی کچھ قباحت نہین ہی کما مر - اقول متوکلاً
علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف - قولہ - وجہ اول الخ
اقول جب مجیب مصیب نے قید واقعی جو وجود کی تھی بیان کردی ہی پھر خلاف بیانی
کما مولف متعسف کی کوئی انتہا نہین ہی خلفا تو اپنے وقت کے امام تھے اور امامت کو
مولف جو قیامت تک لکھتا ہی کیا مسلمانون اور امام کے سر پر قیامت قائم کریگا -
اور خلفاء خصوصاً حضرت عمر رضہ مین جو جو ثابت کرتا ہم لعنت خدا کی جھوٹون پر ہی
جو خبر مرتبہ تواتر کو پہونچی ہی اسکا بجز منکر بلید کے کون انکار کریگا عدالت عمری رضہ

مشہور ہی ؎ جہان دار دین پرور وداد گر ٭ نامد چو بوبکرؓ بعد از عمرؓ ٭ وحضرات شیخین رضی
یعنی خلیفہ اولؓ وخلیفہ ثانی رضؓ کی عدالت تو قول امام صادقؑ سے کتب امامیہ مین
منقول ہی کہ یہ دونون امام عادل تھے موت آئی حق سے ساتھ ہی کی پس اس
قول کو امام معصوم کے جھوٹا کیونکر کریگا۔ اور حسن المحاضرہ سے قول تواضع کو انکے
یعنی حضرت عمر رضؓ کے اگر محل طعن ٹھہرایا ہی ان آئمہ معصومین کے اقوال تواضع کا
کیا جواب دیگا فرمایا امام زین العابدین نے صحیفہ کاملہ مین کہ میری عمر گناہون مین گذری
اور امالی مین کہ کتاب معتبر امامیہ کی ہی موجود ہی کہ کسی نے امام حسنؑ سے پوچھا کہ کیا
حال ہی فرمایا کیا پوچھتے ہو۔ خدا سر پر میرے ہی اور دوزخ روبرو میرے ہی اور
موت طلب کرتی ہی اور حساب انتظار کرتا ہی وہ مین اپنے اعمال مین گرفتار ہون جو
چاہتا ہون ہم نہین پہونچتا سب امور خدا کے ہاتھ مین ہی خواہ عذاب کرے خواہ
درگذرے مجھسے زیادہ کوئی محتاج نہوگا۔ زاد الفقہ ماتم کی چھٹی مجلس مین حضرت امیر سے
منقول ہی فرماتے تھے۔ آہ آہ زاد راہ ہمارے پاس کم ہی وسفر دور ودراز کا خوفناک
درپیش ہی۔ اسی طرح بہت روایتین کتب فرقۂ شیعہ مین ہین کیا آئمہ معصومین اس
قول سے قابل امامت کے نہ رہے پھر حضرت عمر رضؓ تھوڑی سی عاجزی سے امامت مین
کیون برطرف ہونگے اور جو آیت شریفہ کہ شان کفار مین ہی مولف نے اخیر قول مین
سچ ہم لوگون کے لکھا ہی وہ فرقۂ شیعہ امامیہ پر خوب منطبق ہی کہ مغضوب ائمہ مین ؎
اگر باپ رجنگ جوید کسے ٭ پدر بے گمان خشم گیرد بسے ٭ قولہ بوڑھے ہاتھی الخ
اقول واہ مولف صاحب آپ ہی کی شان مین ناسخ شاعر لکھنوی نے لکھا ہی ؎
رتبہ ہمراتا اور ہاتھی ہو آتی ٭ یہی کچھ بولتے ہین دیہاتی ٭ قال المولف التعسف
ہہ اہ والقذہ من التعسف۔ اقول ہمنے جواب اسکا دے دیا اور ثابت اسکو
کہتے ہین جسکو بدلیل یقینی بیان کرین اور آپ نے تو ادلا تردید کیا جو شک کو چاہتی ہی اگر

دیری

دوسری کوئی دلیل ایسی نہین بیان کیا جس سے اس زمانہ کی امامت واسطے
ان سب کے نکلے **قول المجیب** ہان آپ کے یہان البتہ کوئی امام زمانہ نہین معلوم
ہوتا اگر ہو تو دلیل سے ثابت کیجیے۔ **اقول** متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم
بریاً عن التکلف والتعسف۔ **قولہ** ہمنے جواب اسکا الخ **اقول** ای مولف حنا
آپکا جواب کالسراب ہی مجیب مصیب نے البتہ قرآن وسنت سے امامت ثابت کردیا
آپ کی دلیل بلا ظہور امام آخر الزمان تمام نہین ہو سکتی وخود آپ فرماتے ہین کہ ثابت
اسکو کہتے ہین جسکو دلیل یقینی سے بیان کرین آپ کی دلیل یقینی نہین ہی کہ توہمات سے
ایک امام فرضی قائم کرین۔ **قولہ** اولاً تردید الخ **اقول** قضیہ شرطیہ منفصلہ مانعۃ الخلو
بھی تو ہوتا ہی یعنی ان تینون صورت سے خالی ہین یعنی اگر تینون امام لیے جاوین
ایک زمانہ مین درست ہی مگر جہات امامت مختلف ہین **قولہ** دوسرا الخ **اقول** کیا
قرآن اس زمانہ مین نہین یا قول پاک رسول اللہ کا موجود نہین ہی۔ کیا رسالت
آپ کی باقی نہین ہی پھر کیون دونون امام نہین ہو سکتے **قال المولف** التعسف
ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف۔ اقول جواب اسکا بھی سابق سے ظاہر ہی
اگر حجاب تعصب کو اٹھا دیجیے اور سرمۂ حق بینی سے آنکھ کو جلا دیجیے تو انشاء اللہ تعالیٰ
معلوم ہو جائیگا۔ **قول المجیب** ہم ثابت کر چکے امام زمانہ کو لکن آپ کے یہان
ابھی تک امام زمانہ ثابت نہوا تو جزا بھی اسکی آپ ہی لوگون پر مترتب ہی **اقول**
متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف۔ **قولہ** جواب اسکا
بھی الخ **اقول** جواب کا مثل لاجواب کے ہو جانا اور باطل بل عاطل ہو جانا بھی
سابق سے آپ کو معلوم ہو گیا اور باقی کو آئندہ آپ ہی معلوم کیجیے گا **قال المولف**
المتعسف ہداہ واللہ وانقذہ من التعسف اقول اسکا حال بھی صاحبان
بصیرت پہ خوب روشن ہوا کہ کوئی دلیل آپ نے اپنے دعوی پر یعنی اثبات

امام زمانہ پر نہین بیان کیا بس جتنا اُسکی ظاہر ہو کہ کس پر ہوئی **قول المجیب** صواب
یہ ہو کہ کہا جاوے تو موت آپ کی مثل موت اہل جاہلیت کے ہوئی نتدبر **اقول متوکلاً**
علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف - قولہ اسکا حال الخ
اقول قرآن شریف سے بڑھکر کون دلیل یقینی ہو جو پیش کی جاوے نہ معلوم کہ
مولف متعسف کی آنکھ پر کیسا پردہ پڑا ہو کہ روز روشن مین آفتاب درخشان کو
دیکھ نہین سکتا والا امامت وہمی کا کیا اعتبار بس مستحق جزا مولف متعسف ناسزا ہوا
قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف - اقول وصف عدم
اثبات امام خود اور ثبوت امام فرقۂ حقہ نسبت موت جاہلیت طرف امام کے عین خطا ہو
کما ثبت **قول المجیب** یہ قضیہ غلط ہو ہم پوچھتے ہین کہ ایک شیعہ جاہل ہو اور عزاداری
امام حسینؑ کی خوب کرتا ہو اور وقت ذکر واقع کربلا کے خوب روتا پیٹتا ہو تو ایسا شخص
جنتی ہو یا جہنمی اگر جنتی ہو تو یہ قول آپ کا باطل ہو کہ جاہل کے واسطے نہین ہو مگر جہنم اور اگر جہنمی ہو
تو من بکی علی الحسین اوابکی وتباکی دخل الجنۃ کے معنی کیا ہین ہان اگر جاہل سے مراد اہل جاہلیت
لیجاوے تو یہ خدشہ دفع ہوجاویگا لکن یہ ارادہ خلاف ظاہر ہو فتامل ولاتکن من الغافلین **اقول**
متوکلاً علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف - قولہ وصف عدم اثبات الخ **اقول**
یہ کلام مولف متعسف کا حالت انتشار حواس مین جسکو اُسٹھ کا چوسٹھ کہتے ہین جیا در ہوا
کوئی مولف صاحب سے ترکیب اس جملہ کی پوچھے خدا اُسکو ہدایت کرے بدحواسی سے
آزاد ہو - **قال المولف المتعسف ہداہ اللہ وانقذہ من التعسف** - اقول
یہ قضیہ بہت صحیح ہو وجہ صحت بعد اسکے ہم بیان کرینگے پہلے یہ بتائیے کہ آپ کے
یہان کتاب سنن ابی داؤد - مین باب من ضم یتیما مین سہیل سے اور اُنہون نے جناب
رسول خدا سے روایت کیا ہو کہ فرمایا مین اور کفالت کرنے والا یتیم کا مثل ان
دونون انگلیون کے ہین جنت مین اور ملایا حضرت نے دونون انگلی ایک بیچ کی

اور دوسری قریب انگوٹھے کے اور حدیث مشہور ہی آپکے یہان کہ جو شخص لاالہ الااللہ
کہیگا وہ داخل جنت ہوگا پس ہم پوچھتے ہین کہ کوئی جاہل مشرک زانی شراب خوار
قاتل امام یا رسول اگر بحالت کسی تعظیم کی کرے یا کلمہ لاالہ الااللہ زبان پر جاری کرے
وہ بنابر اس حدیث کے مقارن رسول و داخل جنت ہوگا یا نہین - اگر کہیے کہ داخل
جنت ہوگا تو جو خدا اسنے فرمایا ہی کہ مشرک داخل جنت نہوگا اسکے خلاف ہوتا ہی اور
اگر کہیے کہ داخل جنت نہوگا تو حدیث رسول کے خلاف ہوتا ہی فما ہو جوابکم فہو جوابنا
جب یہ معلوم ہوا تو جواب اس اعتراض کا یہ ہی کہ آپ خوب معنی جاہل کے مقام بحث
ہین سمجھے بیان یہان جاہل امام کا ہی نہ جاہل علم کا اور کیونکہ یہ خلاف ظاہر ہی یک
طفل ممیز بھی کہدیگا کہ یہان جاہل سے کون جاہل مراد ہی اور اہل جاہلیت کے واسطے
تو ہم خود کہتے ہین کہ نہین ہی مگر جہنم اور جو شیعہ اثنا عشری ناخواندہ کہ عزاداری جناب
امام حسین علیہ السلام کی کرتے ہین اور وہ متوقع جنت ہین وہ عارف امام زمانہ
حضرت مہدی علیہ السلام اور مومن ہین افراد اہل جاہلیت مین داخل نہین ہین
اور حدیث من بکی مین اگرچہ لفظ من چاہتا ہی عموم کو لکن دوسری آیات و احادیث سے
اسکی تخصیص ہوئی ہی کہ جو مومن مصیبت جناب امام حسین پر رویگا وہ داخل جنت ہوگا
والا لازم آتا ہی کہ جو ملاعنہ کہ شریک قتل حضرت کے تھے خصوصاً شمر و یزید کہ کافر تھے
جیسا کہ آپ ہی کے یہان ثابت ہی بعد ندامت و گریہ انکا مصائب جناب امام حسین
پر داخل جنت ہون حاشا کہ بوے بہشت انکے مشام تک بلکہ جو انکے فعل پر راضی ہون
بعد انکے نہ پہونچیگی ہذا وقد فرغ من تکمیل رد الجواب العبد الاحقر المتمسک بالثقلین
السید حسین المدعو بعلی الاظہر بتائید اللہ الاکبر حامداً للہ علی الانعام ومصلیاً علی رسولہ وآلہ
الکرام چونکہ جواب پر نام محبوب حسین کا مرقوم تھا اقتضاے راے یہ تھا کہ کسی ادنی
طالب علم کا نام اسپر لکھا جاوے لکن اعوذ باللہ من التدلیس والتلبیس اقول

شتوکا علی اللہ السمیع العلیم بریاً عن التکلف والتعسف۔ قولہ یہ تنقیص
درست ہی الخ اقول اور درستگی بھی مولف تعسف نے ایسی کی کہ کچھ اعتراض ہی
نہ رہا جاہل سے مراد جب جاہل امام لیا جہالت امام موجب دخول جہنم نہین ہو جیسا کہ
کافی مین ثابت ہوا ہی اور نیز تفسیر مجمع البیان مین۔ اب تخفیہ کی غلطی مین کیا شک رہا
اور یہ جو معارضہ کیا ہو کہ کفالت کرنے والا یتیم کا رسول اللہ کے ساتھ بہشت مین جاویگا
اسکی تصدیق لا الہ الا اللہ کے ساتھ معارض عقل کے ہو اسواسطے کہ جبکو تصدیق کلمہ
کی ہو مشرک وغیرہ نہین ہوگا۔ اور یہ جو اسپنے جواب کو ہمارے جواب پر موقوف کیا ہی
سراسر تخبط مولف تعسف ہی خود اسنے جاہل کا معنی السا بیان کیا کہ اعتراض
براسہ باطل ہو گیا اور پہلوؤن پر جو معارضہ وارد کیا شرک اور توحید یکجا کہان
جمع ہو سکتے ہین کہ ہم خراشی اسنے کی ہو اور شقت اٹھائی ہو قولہ اور جو شیعہ
اثنا عشری الخ اقول بیشک تعزیہ داری سے عارف امام ہونا ضرور ہی وہی امام
تعزیہ صاحب کے عارف ہونگے نہ امام آخر الزمان کے اور تعزیہ داری
کو تو پیشوایان فرقہ شیعہ بھی برا کہتے ہین اور تعزیہ دار کو خارج اسلام سے
جانتے ہین چنانچہ من لا یحضرہ الفقیہ مین ہی کہ من جدد قبراً او مثل مثالاً
فقد خرج عن الاسلام یعنی جسنے نیا کیا قبر کو یا پتلا بنایا پس بتحقیق خارج
ہوا وہ اسلام سے۔ اور کسی اہل حق نے لکھا ہی **قطعہ** سلامی تعزیہ داری
اگر حکم خدا ہوتا ٭ تو حمزہ کی عزاداری نبی نے بھی کیا ہوتا ٭ اگر حکم نبی
اس بات مین ہوتا تو بے شبہہ ٭ علی کا تعزیہ حسنین کو بنا رہا ہوتا ٭ علی کا
تعزیہ شبیر لیتے اور حسن کا بھی ٭ عزادار حسین بن علی زین العبا ہوتا ٭ یہ ایسی
بت پرستی شرع مین اصلا نہین جائز ٭ معاذ اللہ کیونکر مرتکب وہ پیشوا ہوتا ٭ غضب
کے ہاتھ سے شطر پرستون کو سزا دیتا ٭ اگر اس وقت مین جیتا شہید کربلا ہوتا

شجاعت یہ سخن تیرا دلیل راہ جنت ہے ✦ جو مین ہوتا تو پہلے سرور دین پر فدا ہوتا ✦
قولہ بلکہ جو آسکے فعل پر الخ اقول اس سے بڑھکر کیا رضامندی کی دلیل ہے کہ
شیعہ نامرضیہ انکے فعل کی مثال فرحان وخوش حال باسانہ ونوا بجالاتے ہین
مولف صاحب سے سچ کہو غالب ہین نائب یا منیب ✦ ہین نرید یہ روسیہ کے یہ جیب
قولہ ہذا وقد فرغ الخ اقول آپ کی صفات کی تعریف لضمن تعریف صفات عم بزرگوار
آپ کے ہوچکی حاجت علیحدہ لکھنے کی نہین ہے۔ قولہ کہ کسی ادنی طالب علم الخ اقول
بلکہ نام بھی مردود الحسین رکھ دیتے البتہ تقابل صحیح ہوتا قولہ من اللہ لیس الخ
اقول مولف متعسف کی جتنے تحریفات واتہام بیجا رسالہ ابترسے ثابت ہوے ہین
شاید تدلیس وتلبیس مین داخل ہین یا نہین عجب نہین کہ ہرگاہ اسی پر خاتمہ کتاب
کیا ہے آسنے اپنے فعل سے توبہ کیا ہو اگر ایسا ہے اللہم آمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - من الدرمدما لکون - استمد التوفیق والعون
قد فرغت من تالیف ہذا الکتاب - القامع لاہل التباب الہادی الی الطریق الصواب
الموصل الی رب الارباب - لیلۃ الجمعۃ السادسۃ عشر من شہر جمادی الآخر سنۃ اثنین
بعد الالف وثلثہ ماتہ من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الف الف صلوۃ من رب البریۃ والتسلیم

تمام شد

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب از محمد عبد الحق

محمد اسد کہ یہ درد نفض	ہوئی آنکے لیے بس تن نقض	جو عبد الحق نے ڈھونڈھی اسکی تاریخ	ندا آئی کہ وہ رد روافض ۱۳۰۲ھ

تقریظ ریختہ کلک گہرسلک عالم عدیم النظیر رشک ظہوری خاقانی مولوی سید علی الحق صاحب

خدا کا شکر خالق کی ستایش ہر انسان ذوی شعور پر واجب اور اسکی ذات کا عرفان

تمام بنی آدم کے لیے فرض عین ہی خداوند یگانہ وطاق تقلید سے علی الاطلاق عبادت کے لایق پرستش کے سزاوار ہی نہ وہ جسم بلاجوف چاندی کا بنا ہوا ساتوجب عرش بریں سے ملا ہی نہ چودہ بالشت کرہ زمین سے پیوند نہ ایسی معرفت مومنون کو ضرور ہی نہ ایسا عقیدہ مسلمانون کے لیے شایان ایسے معتقدہ پر خدائی مار اور بقول صادق کاذب بہت چند ملائک کی پھٹکار۔ لعنت بیحد اور درود بے عدد اس وجود باجود سراپا مقصود کو جو انسان کامل اور خلیفہ الرحمن مظہر خدا سرور دو جہان محبوب رب خلاق رسول انفس وآفاق رازدار اسرار مطلق پردہ کشا من رانی فقد راے الحق دانا ے حقائق ایقان وعلوم ہدایت فرماے اصحابی کالنجوم۔ امام الورا کہف اللہ احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہی کہ جسنے ہم سبھون کے واسطے قرآن متین کو امام مبین فرمایا اور خلفا راشدین کو دلیل ہدایت ویقین بنایا اول انکے قاتل زندیق حضرت ابوبکر صدیق رض اور دوم ناطق باصواب حضرت عمر فاروق بن خطاب رض سوم صاحب حیا وکامل الایمان حضرت عثمان بن عفان رض چہارم غالب علی کل غالب حضرت علی مرتضی ابن ابی طالب ہین رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اما بعد حمد خدا ونعت حبیب کبریا کے کہتا ہی سید ولی الحق بلخی العروسی کہ اندنون ایک رسالہ ابتر جسکو کسی مجہول الاسم مولف نے بیچارہ علی اظہر کے نام سے لکھکر شایع کیا ہی میری نظر سے گذرا بیشک مولف نے پردہ مین یہ خیال بازی تو ضرور کی ہی کہ اپنے ذمہ کا الزام اور اپنے سر کی بلا بیچارے اظہر من الشمس کی گردن پہ ڈال کر مردان میدان کے تیر ستہدف کا نشانہ بنادیا کیونکہ رسالہ اسکا دروغ بندی مین بے مثل اور بے سروپائی مین بے نظیر ہی قطع نظر بازدن کو اسمین نظراور سیہ ہنرگارون کو اس سے حذر ہی اغواے خلائق کے لیے گویہ رسالہ فی نفسہ خناس ہی مگر اسکا رجم بالغیب قل اعوذ برب الناس ہی بوالعجب نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ

اُسکے سابقین نے کیا اسلام کی رونق بگاڑ ہی جو آپ پانچوین سوار مین نام لکھانے
چلے ہر فرعون کے لیے موسیٰ مثل مشہور ہی سو اندنون جناب معلی القاب دین اسلام
کے محافظ مصحف عزیز کے حافظ مخلصان حضرت الٰہی کے حبیب دردمندان گمراہی
کے طبیب قامع روافض حاجی حرمین شریفین عالم باعمل فاضل بے بدل مولانا و بالفضل
اولنا مقبول حضرت صمد جناب مولوی سید شمس الدین احمد صاحب سلمہ اللہ الوہاب نے
ایک کتاب بالاجواب الضرب المنکر علی زرق الاظہر کے نام سے لکھکر اظہر کے رسالہ ہر
پانچ دندان شکن بنایا اور لطف یہ ہی کہ خود شیعون کی کتابون سے استدلال
کر کے اُنکے منھ پر انھین کا طپانچہ لگایا۔ فاروق الاکبر کا مولف اگر کچھ بھی پارہ شرم
رکھتا ہو تو بہتر ہی کہ ایسی ضرب منکر کی مار سے تیزاب فاروقی کے سبوچہ مین ڈوبے
اور تمام بدن سے پانی پانی ہو جاوے یا اس کتاب ہدایت اکتساب کو دیکھے اور
اُسکی ہدایتون پر عمل کر کے اپنے زمانہ کا امام گردانے اور جاہلیت کی موت سے بچے
ورنہ یقین جانے کہ سہ بازگشت آخر کارت منم ٭ صاحبو اگرچہ تمھارا مذہب محض
نفسانیت اور عناد اور فساد اور اہانت اسلام اور فریب دہی خواص و عوام ہی اور
تمھارے پیشواؤن اور مجتہدون نے انواع انواع تلبیس کے لباس مین جلوہ گر ہو کر
کسی زمانہ مین کوئی دقیقہ تخریب دین کا باقی نہ رکھا مگر انصاف سے دیکھو کہ علما
اہل سنت نے کیسے کیسے عقدے تمھارے شبہے اور فریبون کے کھولے اور
کیا کیا جواب تمھارے سوالون کے دیے کہ جسکو دیکھکر تم سبھون نے فرار بر قرار
اختیار کیا ہان اسکا جواب البتہ کسی سے نہو سکا کہ تلوار لگے جاسے اور خدا جھوٹا کر
پھر بھی بعض علمانے اپنی ساکت زبان سے اسکا بھی جواب دیا ہی جیسے جناب
مولوی محمد فاروق صاحب تمھارے پاس موجود ہین کہ انھون نے اکثر سوال کا جواب
باشد خموشی کہہ کے دیا مگر نافہمی کا کچھ جواب نہین۔ بھائی خدا کے واسطے یہ کیا انصاف ہی کہ

طریقہ گمراہی کو چھوڑ و صراط مستقیم کو پکڑو اچھون کو برا نکہو حق کو باطل نہ جانو عداوت
کو محبت نہ سمجھو شر کو خیر نہ تصور کرو اچھے چلن سیکھو میرا کہا مانو کہ آخر ایک دن خدا سبحانہ
عز وجل سے دوچار اور وہان کے محکمہ عدل سے روبکار ہونا ہی سے بشنوی یا نشنوی
من گفتگو مے میکنم ۔ وما علینا الا البلاغ المبین وصلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین تمام شد

تقریظ دلپذیر مقبول سر برنا و پیر ریختۂ خامۂ جادو نگار محمد عبد الحق سلطانپوری

رب قد آتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السموات والارض
انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین ۔ والصلوۃ والسلام علی
شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین سید المرسلین سند الاولین والآخرین سیدنا وامامنا
ونبینا محمد وآلہ الطیبین واصحابہ الراشدین وازواجہ ممدوحۃ رب العالمین ۔ اللھم
احفظنا من الجبر والقدر والاعتزال والنصب والرفض وغیرہا من البطالات بلطفک
المبین واہدنا الطریق القویم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
اما بعد عبدہ محمد عبد الحق خدا باش اہل انصاف مین ملتمس ہی کہ اندنون ایک رسالہ ابتر
مسمی بہ فاروق الاکبر مین معارف الامام والمنکر (کہ جسکی تالیف سے مولوی حکیم علی اطہر
اپنے جہلا کے نزدیک مجتہد العصر ہو رہے ہین حالانکہ مصداق نیم ملا خطرہ ایمان
و نیم حکیم خطرہ جان کے ہین) میری نظرون سے گذرا اسمین شک نہین کہ بیچارہ نے
داد تحریف پوری دیکر روح صفانی کو تازہ کیا ہی اور بہتانات عظیم سے انھون نے
اپنے اس مختصر رسالہ کو بھر کر قابلیت بگھاری ہی اور علمیت کی ٹانگ توڑی ہی جھوٹ
کا انبار لگایا ہی اور لغو کی تتق بندی کی ہی نہ آگا دیکھا ہی نہ پیچھا جو کچھ ذہن ناقص میں وہ بین
آیا ہی لکھکر بیٹھ گئے ہین لہذا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آنکے اس بطالات کی داد مین شعر

مین پڑھون سے شیوۂ جعل و تقیہ ہفوات وکیدات * آنچہ شیعہ ہمہ دارند تو تنہا داری
الف با بھی تو حضرت کو ٹھیک یاد نہین ہی۔ چنانچہ شاہد حال اِسکا تسمیۂ فاروق الاکبر
مین عارفۃ الامام والمنکر ہی عیان راچہ بیان ذی علم ہوتا تو ذرا ٹیڑھی لکیر ہی اور
اسی طرح ہزارون ثبوت ایسے ہین کہ جنسے ذات شریف کے مبلغ علم کی کیفیت معلوم
ہوجاتی ہی صمصام کو جو انھین کے یہان کی کتاب ہی اور ہر طفل مکتب بھی جانتا ہی
کہ بصاد مہملہ لکھا جاتا ہی حضرت اپنے خط مین سین مہملہ سے لکھتے ہین و لفظ غلیظ۔ کو
جو چوتھے پارہ مین سورۂ آل عمران کی جزو آیت ہی آپ نے اپنے خط مورخہ ۲ ربیع الاول
۱۳۱۲ھ مین ضاد معجمہ سے لکھا ہی حالانکہ ہر ابجد خوان بھی جانتا ہی کہ لفظ بظاے معجمہ بمعنی
سخت گو کے آیا ہی اسی طرح آپ اپنے رسالہ مین ہاتھی کو مونث لکھتے ہین حالانکہ یہ بہت
موٹی بات ہی افسوس کہ جب انکو مذکر و مونث کی بھی تمیز نہین تو کس بہتے پر کتاب
لکھنے بیٹھے تھے عالم وہ بنے پھرتے ہین قدرت ہی خدا کی * جو نام بھی لکھنے کا سلیقہ
نہین رکھتے * پس جس شخص کو اتنی بھی تمیز نہو وہ کتاب کیا لکھیگا سواے اِسکے
کہ چند روایات بے سروپا کو وہ بھی محرف کرکے واسطے فریب دہی عوام کالانعام کے لکھدے
چنانچہ مطالعہ رسالہ مذکور سے ظاہر ہی کہ کس قدر لچر دلائل آپ لاکر قبل قائل
نیست خبر حرف سقیم * ز دلیلش غیر بہتان عظیم * کے مصداق ہوے ہین پر یہ انکی
خطا نہین ہی بلکہ قد طویل عجیب الخلقت کی اقتضا ہی عقل کا فتور ہی اور مضمون کیف
خلقت کا ظہور۔ اور چونکہ کوئی برہان قوی انکو ملنی دشوار تھی لہذا دلائل لایعنی لاکے
و مصرع۔ گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت ست * کے عامل ہوے ہین میرے نزدیک
اِس رسالہ کے لکھنے سے کوئی فائدہ انکو بجز ندامت کے ہوتا معلوم نہین ہوا شاید
انھون نے یہ سمجھا ہو کہ اِس رسالہ ضلالت مقالہ کے دیکھنے سے لوگ مذہب حق
اہل سنت والجماعت سے منحرف ہوکر انکے عقائد باطلہ کی پیروی کرینگے مگر یہ انکا

خیال خام و اضغاث احلام ہی اللہ کے فضل و کرم سے اہل سنت ایسے نے سمجھ
نہین کہ اِنکے دام مکر مین آجاوین - اِنکے اسلاف معدن اختلاف نے جو اتنی خاک
اُڑائی تو بارے کیا کر لیا جو یہ نکلے ہین - یہ دین اسلام ہی متوالے کی پگڑی نہین
کہ گرتی پڑتی چلی جاتی ہی اِسکو باطل کرنا دال بھات کا لقمہ نہین ہی یہان اکابر حکماے
فلسفہ کی عقل چکر کھاتی ہی یہ کیا شی ہین اور ان بیچارہ کو سلیقہ ہی بارے کیا ہی کبھی کچھ
کہتے ہین اور لگا سے کچھ ؎ بھٹکتی ہی زبان حالت زبون ہی * نشہ ہی بیخودی کا
یا جنون ہی * پس جبکہ اِنکے اسلاف سے کچھ بن نہ آئی تو انکو کہ جو ابھی حداثت سن و عدم
مہارت فن کے مرض مین مبتلا ہین کیا شوق چرایا جو صاحب تصنیف بننے چلے تفصیل
اِسکی یہ ہی کہ الفاضل الجلیل - العالم الکامل النبیل الادیب البارع المکرم - النجیب
النسیب المعظم - المحقق النحریر الاوجہ الشہیر - الفائق بعلمہ الوافر علی صاحب المثل السائر
وحید آوانہ - فرید زمانہ الکامل الفائق المعجب نظمہ ونثرہ الرائق - ابلغ
شعراء الزمان - المحمود بالسنۃ الاکابر والاعیان مدقق دقائق الدین شمس العلماء
المجتہدین - قطب آسمان شرف و تمکین - مرکز دائرہ زمان و زمین موید طریقت سنت ماحی بدعت
مبطل رسوم بدعت و ضلالت - فقیہ دہر - محدث عصر - مرجع اعاظم العلماء الفحول شیخ
علماء الفروع والاصول - حبر العلوم العقلیہ والنقلیہ - بحر الفنون الفرعیہ والاصلیہ
مظہر انوار جلیہ - مطلع عنایات قدسیہ - مستجمع شرائف ملکیہ - عامل عدیم النظیر فی البریہ
امام المتکلمین - نظام المناظرین - اسوۃ المتبحرین - ہادم قصور المترفضین - قاصم ظہور
المتشیعین قاطع شبہات الملحدین - دافع مکائد الغابرین - مقبول بارگاہ احد جناب
مولانا حکیم حاجی حافظ سید شمس الدین احمد سلمہ اللہ الصمد وابدہ و ابد - نے ایک کتاب
لاجواب مسمی بالضرب المنکر علی فرق الاظہر - یہ تردید اُس رسالہ ابتر کے لکھی اور جوابات
کلا شکن ایسے دیے کہ باید و شاید ؎ تازیانہ گشت عذر لنگ را * تا شناسد یک قدم

ورسنگ راہ ہزارون کتابین لاکھون رسالے مناظرہ کے میری نظر سے گذرے مگر کوئی رسالہ اس قسم کا کہ جسمین خاص امام زمانہ کی بحث ہو نہین دیکھا شاید یہ پہلی کتاب ہے جو خاص اس بحث مین تصنیف ہوئی ہو حاسد کو میرا کلام ضرور نرے مبالغہ معلوم ہوگا الا کوئی حسد کرکے کیا کر سکتا ہو سہ خاک سے خیرہ ہو کہان آفتاب ۔ اپنے ہی منہ پہ پڑیگی تراب ۔ مین نے جو اس کتاب کو از ابتدا تا انتہا بنظر تعمق دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک دریا ہی جو کوزہ مین بند کیا گیا ہو اور اس کتاب مین علاوہ متانت و بلاغت کے چند باتین مین نے پائین جو دوسرون کے کلامون مین کبھی پائی نہ گئین اول یہ کہ کلام کا سیاق اسطرح پہ ہو کہ کوئی لفظ کسی فقرہ مین بدلنا ممکن نہین ہی اگرچہ وہ دوسرا لفظ اسی معنی کا کیون نہو گویا ہر لفظ اسی عبارت اور مضمون کے واسطے موزون بلکہ موضوع ہوا ہی ۔ دوم یہ کہ ۔ باوصف اختصار اتنا مطلب صاف ہی کہ کسی لانبی چوڑی تقریر مین اسقدر صفائی مطلب نہین پائی جاویگی ۔ سوم یہ کہ ہر مضمون مخالف کی تردید مین اُسکے آیندہ ہر طرح کے جوابات کو پیشتر ہی ملحوظ رکھا ہی ۔ چہارم یہ کہ ۔ جواب عام فہم و خاص پسند لکھا ہی خواہ کیسا ہی باریک مضمون کیون نہو ۔ پنجم یہ تو کالبدر المشرق الانوار مستور نہین ہی کہ جواب مخالف ہی کے معتقدات سے ہوا ہی نہ اپنے عقائد کے مطابق ششم یہ کہ اسقدر مطلب خیز کلام ہی جسکا پایان نہین ۔ ان امور پر غور کرکے جو شخص اس تصنیف کی خوبیون سے چشم پوشی کرے اُس سے زیادہ کون بے انصاف ہوگا مین علم و یقین سے کہتا ہون کہ اگر مولوی علی اظہر ۔ و آنکے سب سب پیرا نند چالیس برس شبانہ روز جد و جہد کرین تاہم اس ضرب شکر بے پناہ سے محفوظ نہ رہ سکینگے

آزما دیکھین سہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی ۔ البد رسن باقی ہوس

تقریظ رشحۂ خامۂ جادو بیان منشی سید عزیز الرحمن ساکن شہر جہانگیر نگر عرف ڈھاکہ

الحمد للہ الذی نجانا من قبائح الاعمال ۔ و من تلبیس الروافض اہل البدعۃ و الضلال

ونصلی علی امامنا و مولانا محمد وآلہ اولی الفضل والکمال - واصحابہ الذین کالنجوم فی
کل حین وحال سے جنیب ہی قانون کرم کا ہار ٭ چار ہین وہ زینت ہر دہ ہزار ٭
ہو گا نہ اثنا عشری ہر نہار ٭ چار کو جب تک نہ سمجھے تین بار ٭ اما بعد امیدوار رحمت
ایزد منان سید عزیز الرحمن - خدمات اہل انصاف مین ملتمس ہی کہ اندنون ایک کتاب
لاجواب مسمی بالضرب المنکر علی فرق الاظہر (از تصنیفات عالی جناب معلی القاب نفیس شناس
خیالات فاسدۂ اہل طغیان علاج فرماے افکار کاسدہ رافضیان حاجی حرمین شریفین
حافظ کلام رب المشرقین والمغربین سید المتکلمین سند المناظرین مقبول بارگاہ
صمد مولانا حکیم سید قسیم الدین احمد سلمہ الاحد بجواب رسالہ ابتریعنی فاروق الاکبر بین عارف
الامام والمنکر - مولفہ مولوی علی اظہر جو مصداق مثل مشہور پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل
کے ہین) مین نے از ابتدا تا انتہا دیکھی - الحق یہ رسالہ نافعہ لاجواب ہادی طریق صواب
اور قلع اہل تباب ہی - اور اسقدر باآب وتاب ہی کہ مطالعہ سے اسکے دل روافض
کا کباب ہی - مین نے جو فاروق الاکبر کو دیکھا تو اسمین سواے بطالات وکذبات
وہرزہ سرائی وزبان درازی کے کچھ نظر نہ آیا - اور بے ساختہ یہ اشعار زبان پر
لایا قطعہ - الغیاث از زہر کامان الغیاث ٭ از زبان بے لگامان الغیاث ٭
الحذر از زشت غویان الحذر ٭ الحذر از کفر گویان الحذر ٭ علم نام سرزہ گو پیہا شدہ
دین نشان عیب جو پیہا شدہ ٭ حشر گردند این سیہ بختان کور ٭ گرد شور کفرشان
شور بہ نشور ٭ مگر بفضل خدا سے مولانا نے بھی جواب اسکا ترکی بہ ترکی بموجب
عوض رانگلہ نیست کے لکھکر گردن کو انکی شکنجہ مین دبایا ہی اور دروغ گو را تا بخانہ
بپوشچایا ہی اور لطف یہ کہ اصل مطلب بھی فوت نہین ہونے پایا ہی - اس کتاب
کا وصف جہانتک کیا جاوے کم ہی - لہذا صرف اتنے ہی فقرون پر اکتفا کرتا ہون
کیونکہ ع خامشی از ثنا سے توحد ثنا سے تست ٭ قول مسلم ہی - مصنف

فاروق الاکبر ہین کہ جو طفل دبستان بلکہ ابجد خوان ہی۔ بوجہ حداثت سن وعدم مہارت فن کے اس ضرب منکر کو روکنے کی طاقت کہان ہی۔ ہان اگر حوصلہ مقابلہ ہی تو بالمشافہہ میدان مناظرہ مین آئے ورنہ یہ کونسی جوانمردی ہی کہ گھر ہی بیٹھا بے پر کی اڑا سکے ابیات۔ یہ ہم للکار کر کہتے ہین تجسے اے علی اظہر ؛ یہی میدان یہی گو آزماؤ جیسے جی چاہے ؛ اگر ہو حوصلہ تم کو تو آجاؤ مقابل مین ؛ کوئی برہان قاطع ساتھ لاؤ جیسے جی چاہے ؛ والسلام علی من اتبع الہدی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ اس زمانہ مسرت آغاز فرحت انجام مین ذخیرہ لاجواب نفیس نایاب معلم طرز مباحثہ دستور العمل شائقین مناظرہ شیعون نکے اقوال کی تردید بہ اسانید معتبرہ موسوم بالضرب المنکر مصنفہ عالم باعمل فاضل اجل مستند علمائے روزگار خوش خلق وشیرین گفتار صدر نشین بزم تہذیب ماہر اسرار عجیب وغریب جناب حکیم حاجی حافظ مولوی سید نسیم الدین احمد صاحب متوطن موضع آندر ضلع سارن حسب تحریک مصنف صاحب ممدوح کے مطبع نامی وگرامی عالی جناب منشی نول کشور صاحب واقع لکھنو مین بصحت مصححان ملازم مطبع بہزاران حسن وخوبی بماہ جون ۱۸۸۶ء مطابق ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۳ھ طبع ہوکر مطبوع خاطر مشتاقان ہوا

اعلان